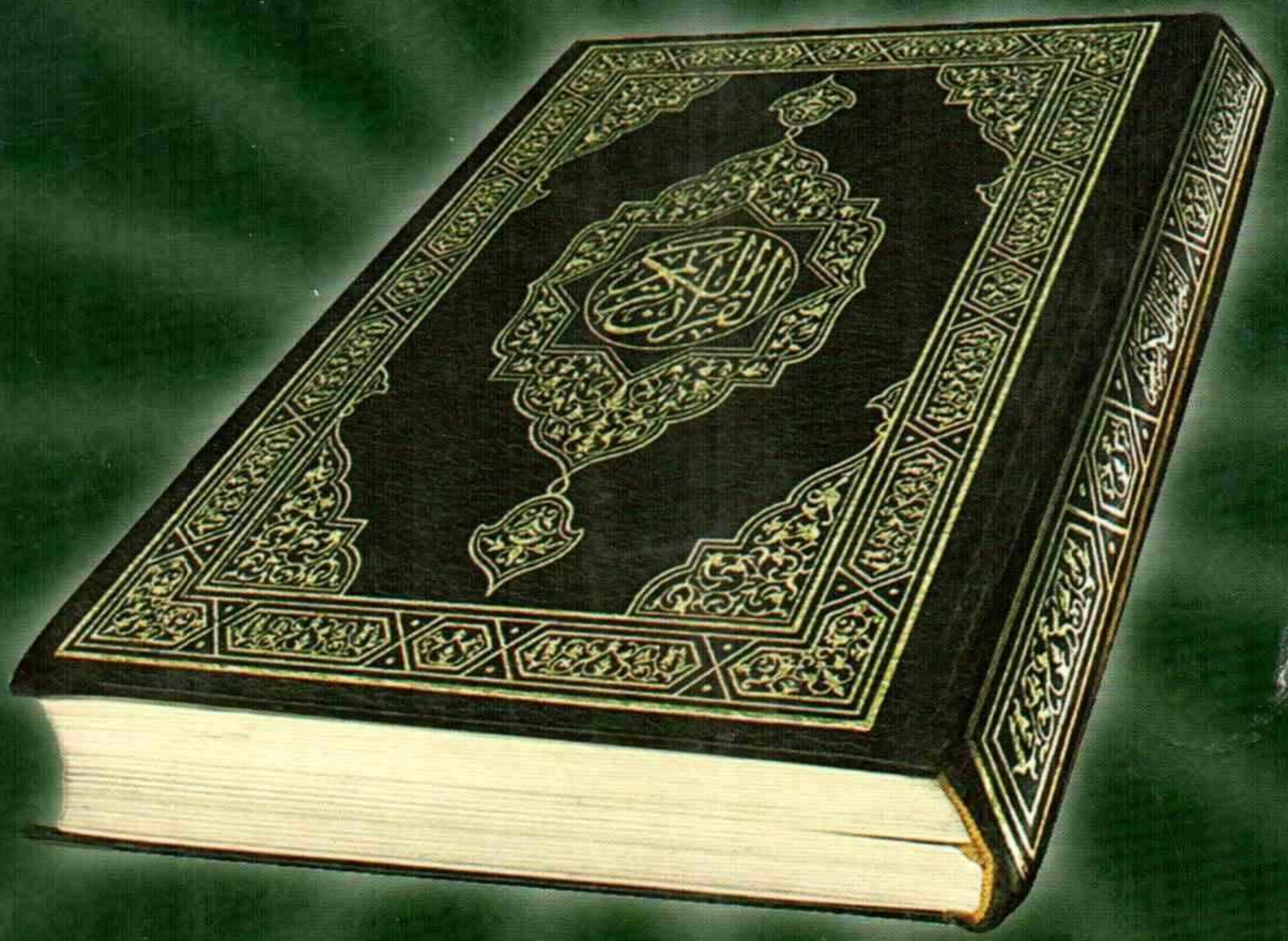
A-PDF Watermark DEMO: Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark



مطالعۂ قرآنِ حکیم

برائے طلباء وطالبات

جماعت نہم

FREE FROM GOVERNMENT

NOT FOR SALE

THE ILM FOUNDATION

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ،
پشاور

یہ کتاب صوبائی وزارت تعلیم بذریعہ نظامت نصاب واساتذہ (DCTE) ایبٹ آباد صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام گورنمنٹ سکولز کے لئے
مراسلہ نمبر No 6210-12/M-4/vol-1/C&TR/DCTE مورخہ 21-10-2019 منظور شدہ ہے۔

FREE FROM GOVERNMENT

NOT FOR SALE

مطالعۂ قرآنِ حکیم

برائے طلباء وطالبات

جماعت نہم

نام _____

ولدیت / سرپرست _____

کلاس _____ سیکشن _____

اسکول _____

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ مطالعہ قرآنِ حکیم کے نصاب کی تمام تر کوتاہیوں سے پاک بہترین اشاعت کا اہتمام ہو۔ تاہم خدانخواستہ دورانِ طباعت اعراب، جلد بندی یا دیگر کوئی کوتاہی جو سہواً ہو گئی ہو آپ کی نظر سے گزرے یا اس میں بہتری کی کوئی تجویز ہو تو ادارہ کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں اسے درست کیا جاسکے۔

نوٹ:

اس درسی کتاب کا تمام تدریسی مواد (مع پرنٹنگ لائسنس) جماعت نہم کے طلباء و طالبات کے لئے خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ کو دی علم فاؤنڈیشن کراچی نے اشاعت کے لئے بلا ہدیہ فراہم کیا ہے جس کے لئے ادارہ ان کا مشکور و ممنون ہے۔ الحمدللہ "مطالعہ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات" کے نصاب کو صوبائی چیف خطیب و چیئرمین متحدہ علماء بورڈ اور نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ (DCTE) حکومتِ خیبر پختونخوا نے نظر ثانی کے بعد تمام گورنمنٹ اسکولوں کے لئے منظور کیا ہے۔

زیر اہتمام: خیبر پختونخوا، ٹیکسٹ بک بورڈ، فیز- V، حیات آباد، پشاور۔

تعلیمی سال: 2020-21

فون نمبر: 091-9217159-60

ای میل: membertbb@yahoo.com

ویب سائٹ: www.kptbb.gov.pk

بتعاون: شعبہ تصنیف و تالیف۔ دی علم فاؤنڈیشن، کراچی۔

NOT FOR SALE

ابتدائی کلمات

قرآنِ حکیم اللہ ﷻ کی وہ آخری کتاب ہے جو حضرت جبریل امین علیہ السلام لے کر آئے اور ہمارے پیارے نبی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک دل پر نازل ہوئی۔ وہ ہمارے لئے ہدایت اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ ہمارے لئے قرآنِ حکیم ایک فیصلہ کن کلام کی حیثیت رکھتا ہے جیسا کہ اللہ ﷻ نے فرمایا "بے شک یہ (قرآن) ایک فیصلہ کن کلام ہے۔ (سورۃ الطارق ۸۶، آیت: ۱۳)

اس دنیا میں ہمارا عروج و زوال قرآنِ حکیم ہی سے وابستہ ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بے شک اللہ ﷻ اِس قرآن کی بدولت قوموں کو عروج عطا فرمائے گا اور اِس (کو ترک کرنے) کی وجہ سے بہت (سی قوموں) کو ذلیل و رسوا کرے گا۔" (صحیح مسلم)

حضرت سیدنا علی کرّم اللہُ وجہہٗ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عنقریب بہت فتنے ہوں گے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کتاب اللہ (کو پیش نظر رکھو) اس میں تم سے پہلوں کی خبریں ہیں اور جو بعد میں پیش آنے والا ہے اس کی اطلاعات ہیں، جو تمہارے درمیان مسائل ہیں ان کے بارے میں بھی اس میں فیصلے ہیں، یہ قول فیصل ہے، کوئی کھیل مذاق نہیں، جو اسے حقیر جان کر چھوڑے گا اللہ ﷻ اس کا غرور خاک میں ملا دے گا، اور جو کسی اور جگہ سے ہدایت و رہنمائی تلاش کرے گا اللہ ﷻ اسے گمراہ کر دے گا، یہ قرآن حکیم اللہ ﷻ کی عطا کردہ مضبوط رسی ہے، اسی میں بڑی محکم نصیحتیں ہیں اور یہی صراطِ مستقیم ہے۔ (جامع ترمذی، بحار الانوار

آخرت میں بھی ہماری کامیابی کا دارومدار قرآن حکیم کے احکام پر عمل کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع کے ساتھ وابستہ ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "قرآن تمہارے حق میں دلیل ہو گا یا تمہارے خلاف۔" (صحیح مسلم)

چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم قرآن اور صاحبِ قرآن "حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط بنائیں۔ ان پر دل سے ایمان رکھیں، اور کتاب اللہ کی باقاعدہ تلاوت کریں، اِسے سمجھیں، اِس پر عمل کریں اور اِسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ ابتدائی عمر میں جو بات ذہن میں بٹھا دی جاتی ہے اس کے پختہ اور دیرپا اثرات کے بارے میں کوئی دو آراء نہیں ہو سکتیں۔ اللہ ہمارے معاشرے میں ابتدائی عمر میں قرآنِ حکیم کی ناظرہ تعلیم اور حفظِ قرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے زندگی بھر قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ابتدائی عمر ہی سے قرآنِ حکیم کے مفہوم اور معانی سکھانے کی طرف توجہ دی جائے تو اُمید ہے کہ قرآنی تعلیمات کو سمجھنا، یاد رکھنا اور قرآنی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنا آسان ہو جائے گا۔

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات" آسان اور عام فہم انداز میں ابتدائی عمر سے قرآنِ حکیم سے تعلق جوڑنے کی ایک مربوط اور منظم کوشش ہے۔ قرآنِ حکیم کا یہ نصاب طلباء و طالبات کو ان کی عصری تعلیم ہی کے دوران "اسلامیات" کے عمومی نصاب کے ساتھ ہی پڑھایا جائے گا۔ اُمید ہے کہ اِن شاء اللہ سات سالوں (تقریباً ۳۵۰ گھنٹوں) میں طلباء و طالبات پورے قرآنِ حکیم کے ترجمہ، مختصر تشریح، اہم مضامین اور عملی ہدایات سے واقف ہو جائیں گے۔ اس طرح اُن کے لئے عملی زندگی قرآنی تعلیمات کے مطابق بسر کرنا ممکن ہو سکے گا۔ یوں افراد کی تبدیلی ایک صالح معاشرہ کے قیام کا ذریعہ بن سکے گی۔

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء و طالبات" کی تکمیل اور تدریس ہمارے لئے آسان فرمائے، ہماری یہ کاوش قبول فرمائے اور جو طلباء و طالبات اس سے استفادہ کریں انہیں ہم سب کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین

NOT FOR SALE

"مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کی خصوصیات

۱- "مکمل قرآنِ حکیم" کا ۷۰ سے زائد معتبر اور معروف تراجم سے انتخاب کرکے "عام فہم اور آسان ترجمہ" مرتب کیا گیا ہے۔

۲- "دور نگوں کے استعمال" سے ترجمہ کو عربی متن سے ہم آہنگ اور بامحاورہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۳- آیات کی تشریح کے حوالے سے "اہم نکات" لکھنے نیز اسباق سے متعلق کوئی تحریری کام کرنے کے لئے "سادہ صفحات" بھی دیئے گئے ہیں۔

۴- حتی الامکان "مشکل اصطلاحات اور ذو معنی الفاظ سے اجتناب" کیا گیا ہے۔

۵- "بچوں کی ذہنی سطح اور دلچسپی" کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نصاب مرتب کیا گیا ہے۔ چنانچہ "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" کے حصہ اوّل میں سورۃ الفاتحہ، سورۃ الصّٰفّٰت، آخری دس سورتیں اور چھ رسولوں (حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام) کے قصے، حصہ دوم میں تیسویں پارے کی سورتوں (سُوْرَۃُ النَّبَاِ سے سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ) کے ساتھ ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے، حصہ سوم میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ اور حصہ چہارم میں حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت مریم سلام اللہ علیہا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے قصوں کے ساتھ مکی سورتیں شامل کی گئی ہیں۔ حصہ پنجم میں واقعہ معراج، تاریخ بنی اسرائیل، اصحاب سبت، اصحابِ کہف، باغ والے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام اور ذوالقرنین کے قصے شامل کیئے گئے ہیں۔ حصہ ششم اور حصہ ہفتم میں شامل مدنی سورتوں میں معاشرتی اور سماجی تعلیمات، ریاستی امور، غزواتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جہاد اور قتال فی سبیل اللہ اور دیگر اہم موضوعات سے متعلق تفصیلات اور واقعات بیان کیئے جائیں گے۔

۶- سورتوں کے مطالعہ سے قبل ان کا "شانِ نزول اور تعارف" بیان کیا گیا ہے۔

۷- آیاتِ قرآنی کی روشنی میں انبیاء کرام علیہم السلام کے قصے "آسان اور دلچسپ انداز" میں "معتبر مواد" کے ساتھ مرتب کیئے گئے ہیں۔

۸- انبیاء کرام علیہم السلام کے قصے بہتر طور پر سمجھانے کے لئے "نقشوں کا استعمال" بھی کیا گیا ہے تاکہ واقعات کے محل ومقام سے واقفیت حاصل ہو۔

۹- ہر سورت اور قصہ کے آخر میں سبق آموز نکات "علم و عمل کی باتیں" کے عنوان سے آیاتِ قرآنی کے حوالہ جات کے ساتھ بیان کی گئی ہیں تاکہ قرآنِ حکیم کی فکری اور عملی ہدایات سے آگاہی ہو سکے۔

۱۰- ہر سورت اور قصہ سے متعلق "سمجھیں اور حل کریں" کے عنوان سے مختلف مشقوں کو شامل کیا گیا ہے تاکہ طلبہ کی قرآن فہمی کا جائزہ لیا جا سکے۔

۱۱- طلبہ کو قرآنِ حکیم کے حوالہ سے عملی مشق کروانے کے لئے "گھریلو سرگرمی" کے عنوان سے دلچسپ سرگرمیاں تجویز کی گئی ہیں تاکہ طلبہ کے گھر والوں کا تعلق بھی قرآنِ حکیم کے ساتھ مزید بڑھ سکے۔

۱۲- طلبہ کی فکری اور عملی رہنمائی کے لئے ہر سبق میں "فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"، "عملی بات"، "کیا آپ جانتے ہیں؟"، "معلوم کیجیے" اور "سوچیے" کے عنوانات سے اہم معلومات بھی دی گئی ہیں۔

۱۳- طلبہ کی سہولت کے لئے "مشکل الفاظ کے معنی" کتاب کے آخر میں اسباق کی ترتیب کے مطابق حروف تہجی کے لحاظ سے دیئے گئے ہیں۔

۱۴- اساتذہ کی تدریسی معاونت کے لئے ہر حصہ کے ساتھ ایک جامع "رہنمائے اساتذہ" بھی تیار کیا گیا ہے۔ جس میں ہر آیت کے ضمن میں "تشریحی نکات، علمی اور عملی پہلو، آیاتِ قرانی کے حوالہ جات اور احادیث مبارکہ" الحمد للہ ۷۰ سے زائد تراجم اور تفاسیر کی روشنی میں مرتب کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں "طریقہ تدریس"، "مقاصدِ مطالعہ" اور "ربطِ سورت" کے ساتھ ساتھ "مشقوں کے جوابات"، "اسباق کی منصوبہ بندی" اور مزید "عملی سرگرمیاں" بھی شامل کی گئی ہیں۔ نیز مطالعۂ قرآنِ حکیم کی تدریس بہتر بنانے کے لئے "عمومی تدریسی ہدایات" بھی مرتب کی گئی ہیں مزید یہ کہ طریقہ تدریس کے عملی مظاہرہ کے لئے "Demo Class" بھی ریکارڈ کرائی گئی ہے۔ "ماڈل پیپر اور عمومی پوچھے جانے والے سوالات (FAQs)" بھی "رہنمائے اساتذہ" میں دیئے گئے ہیں۔

۱۵- "مطالعۂ قرآنِ حکیم برائے طلباء وطالبات" مرتب کرنے میں اس بات کا خصوصی طور پر اہتمام کیا گیا ہے کہ "مسلکی اختلافات کے بیان سے گریز" کیا جائے اور ان ہی اُمور اور تشریحات کو بیان کیا جائے جن پر عموماً سب کا اتفاق پایا جاتا ہے۔

۱۶- اس نصاب کو مرتب کرنے میں علماء کرام، حفاظِ کرام، اساتذہ کرام اور والدین کی "مشاورت اور نظر ثانی" سے استفادہ کیا گیا ہے۔

NOT FOR SALE

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
۱	قصّہ حضرت زکریا علیہ السلام	۱
۲	قصّہ حضرت مریم علیہا السلام	۳
۳	قصّہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۳
۴	سُوۡرَۃُ مَرۡیَم	۶
۵	سُوۡرَۃُ طٰہٰ	۹
۶	سُوۡرَۃُ الۡاَنۡبِیَآء	۹
۷	سُوۡرَۃُ الۡحَجّ	۹
۸	سُوۡرَۃُ الۡفُرۡقَان	۱۲
۹	قصّہ حضرت لوط علیہ السلام	۱۶
۱۰	سُوۡرَۃُ الشُّعَرَآء	۱۹
۱۱	قصّہ حضرت سلیمان علیہ السلام	۱۲
۱۲	سُوۡرَۃُ النَّمۡل	۱۲
۱۳	سُوۡرَۃُ الۡقَصَص	۱۲
۱۴	سُوۡرَۃُ الۡعَنۡکَبُوۡت	۱۲
۱۵	سُوۡرَۃُ الرُّوۡم	۱۲
۱۶	سُوۡرَۃُ لُقۡمٰن	۱۵
۱۷	سُوۡرَۃُ السَّجۡدَۃ	۱۶
۱۸	سُوۡرَۃُ سَبَا	۱۷
۱۹	سُوۡرَۃُ فَاطِر	۱۹
۲۰	سُوۡرَۃُ یٰسٓ	۲۰
۲۱	سُوۡرَۃُ صٓ	۲۱
۲۲	سُوۡرَۃُ الۡاَحۡقَاف	۲۲
۲۳	مشکل الفاظ کے معنی	۲۳

NOT FOR SALE

قصہ حضرت زکریا علیہ السلام

حضرت زکریا علیہ السلام کا تعارف

قرآنِ حکیم میں ۲۶ انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں کا ذکر کیا گیا ہے اور زمانے کی ترتیب کے اعتبار سے حضرت عزیر علیہ السلام کے بعد حضرت زکریا علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔ اللہ ﷻ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا۔ ان کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے ۱۰۰ سال پہلے کا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نہایت عبادت گزار اور صبر کرنے والے تھے اور بیت المقدس کے ایک بڑے امام تھے۔

۱۔ حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کی سعادت

بیت المقدس کے امام حضرت عمران کی بیوی حضرت حَنہ نے منت مانگی کہ اگر اللہ ﷻ انہیں اولاد عطا فرمائے تو وہ اپنی اولاد کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کر دیں گی۔ اللہ ﷻ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں حضرت مریم علیہا السلام جیسی عظیم بیٹی عطا فرمائی۔ حضرت مریم علیہا السلام کی ولادت سے پہلے ہی ان کے والد حضرت عمران انتقال فرما چکے تھے۔ حضرت حَنہ نے اپنی مَنت پوری کرتے ہوئے اپنی بیٹی حضرت مریم علیہا السلام کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف فرما دیا۔ بیت المقدس میں موجود ائمہ میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہوئی کہ حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کی سعادت صرف اسے حاصل ہو۔ اس معاملے کو نمٹانے کے لئے یہ طے ہوا کہ قرعہ اندازی کی جائے اور جس کے نام قرعہ نکلے وہی حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کرے گا۔ یہ قرعہ حضرت زکریا علیہ السلام کے نام نکلا جو حضرت مریم علیہا السلام کے خالو بھی تھے۔ اس طرح اللہ ﷻ نے حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کی سعادت حضرت زکریا علیہ السلام کو عطا فرمائی۔

۲۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے دل میں اولاد کی خواہش کا پیدا ہونا

حضرت زکریا علیہ السلام کی زیرِ سرپرستی بیت المقدس کے بہترین ماحول میں حضرت مریم علیہا السلام پرورش پانے لگیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام ان کی تعلیم و تربیت کا خصوصی خیال فرماتے اور جب بھی حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام سے ملاقات کے لئے ان کے حجرہ میں تشریف لے جاتے۔ تو اُن کے حجرہ میں اکثر بے موسم پھل رکھے ہوئے پاتے۔ ایک دن حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام سے پوچھا کہ مریم (علیہا السلام) یہ پھل تمہارے پاس کہاں سے آئے؟ حضرت مریم علیہا السلام نے جواب دیا کہ یہ اللہ ﷻ کے پاس سے ہیں اور اللہ ﷻ جسے چاہتا ہے بغیر حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ حضرت مریم علیہا السلام کا جواب سن کر حضرت زکریا علیہ السلام نے سوچا کہ جو اللہ ﷻ حضرت مریم علیہا السلام کو بے موسم پھل عطا فرما سکتا ہے وہ اللہ ﷻ مجھے بھی بغیر اسباب کے اولاد عطا فرما سکتا ہے۔

۳۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی اللہ ﷻ سے دعا

اسی وقت حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ ﷻ کو آہستہ آواز سے پکارا اور دعا مانگی کہ اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے نیک اولاد عطا فرما جو میری اور آلِ یعقوب (علیہ السلام) کی وارث بنے اور اُسے ایسا بنا دے کہ وہ آپ کو ہمیشہ خوب راضی رکھے۔

NOT FOR SALE

۴۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کی قبولیت

ابھی حضرت زکریا علیہ السلام عبادت کے حجرے میں کھڑے ہو کر اللہ ﷻ سے دعا مانگ ہی رہے تھے کہ ایک فرشتہ یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں آواز دی اور کہا کہ اللہ ﷻ آپ کو ایک بیٹے یحییٰ (علیہ السلام) کی بشارت عطا فرماتا ہے جو اللہ ﷻ کے کلمہ کی تصدیق کریں گے سردار ہوں گے، اپنے نفس کی خوب حفاظت کرنے والے ہوں گے، نبی ہوں گے اور کامل نیک لوگوں میں سے ہوں گے۔

۵۔ بیٹے کی خوش خبری پر حضرت زکریا علیہ السلام کا تعجب

بیٹے کی خوش خبری پانے پر حضرت زکریا علیہ السلام کو تعجب ہوا کہ وہ بوڑھے ہو چکے ہیں اور ان کی بیوی بھی بوڑھی ہونے کے ساتھ ساتھ بانجھ ہیں۔ اس لئے ان کے ہاں اولاد کیسے ہو سکتی ہے؟ حضرت زکریا علیہ السلام کو اللہ ﷻ کی قدرت پر پورا یقین تھا لیکن اپنے دل کے اطمینان کے لئے انہوں نے سوال کیا کہ آخر اولاد کیسے ہو گی؟ جس کا جواب اللہ ﷻ نے یہ دیا کہ وہ ان کے لئے ان کی بیوی کو درست فرما دیں گے۔ اللہ ﷻ نے حضرت زکریا علیہ السلام کا تعجب دُور کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسا ہی ہو گا اور اللہ ﷻ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ جیسا کہ اس نے آپ علیہ السلام کو پیدا فرمایا جب کہ آپ علیہ السلام کچھ بھی نہ تھے۔

۶۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے لئے علامت کا مقرر کیا جانا

حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ ﷻ سے علامت مقرر کرنے کی درخواست اس لئے کی کہ انہیں پتہ چل جائے کہ اب حمل قرار پا گیا۔ تاکہ وہ اُسی وقت سے اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنے میں لگ جائیں۔ اللہ ﷻ نے فرمایا کہ آپ علیہ السلام کے لئے علامت یہ ہے کہ آپ علیہ السلام لوگوں سے بغیر کسی بیماری کے صحیح و سلامت ہونے کے باوجود تین دن تک صرف اشاروں سے بات کر سکیں گے۔ چنانچہ جب وہ دن آ گئے تو حضرت زکریا علیہ السلام اپنے عبادت کے حجرہ سے باہر آئے اور لوگوں کو اشاروں سے تلقین فرمانے لگے کہ وہ صبح و شام اللہ ﷻ کی پاکیزگی بیان کرتے رہیں۔

۷۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت

حضرت زکریا علیہ السلام نے ایک طویل عمر اولاد کی نعمت سے محرومی میں گزاری تھی اور پھر بڑھاپے میں اللہ ﷻ سے اولاد کے لئے دعا مانگی۔ اللہ ﷻ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کی بانجھ بیوی کو درست فرما دیا اور معجزانہ طور پر حضرت یحییٰ علیہ السلام جیسا عظیم بیٹا عطا فرمایا۔

۸۔ حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے فضائل

حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام دونوں اللہ ﷻ کے نبی تھے۔ اللہ ﷻ نے قرآن حکیم میں کئی مقامات پر ان کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ یہ نیک کاموں کی طرف جلدی کرنے والے، اللہ ﷻ کو امید اور خوف کے ساتھ پکارنے والے تھے۔ اللہ ﷻ کے سامنے عاجزی اختیار کرنے والے تھے۔ اللہ ﷻ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے پہلے اس نام کا کوئی شخص پیدا نہیں فرمایا تھا۔ اللہ ﷻ نے بچپن ہی سے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو دانائی عطا فرمائی تھی۔ وہ لوگوں پر ترس کھانے والے اور شفقت کرنے والے تھے۔ پاکیزگی اختیار کرنے والے اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے والے تھے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دینے والے تھے۔ وہ سرکشی اور گناہ کے کاموں سے بچنے والے تھے۔ اللہ ﷻ نے ان پر سلامتی فرمائی ہے جس دن وہ پیدا ہوئے، جس دن ان کی وفات ہو گی اور قیامت کے دن جب وہ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔

NOT FOR SALE

۹۔ حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی وفات

علماء کی ایک رائے یہ ہے کہ یہود نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کیا جب کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے ایک درخت کے کھوکھلے تنے میں پناہ لی تھی لیکن دشمنوں نے انہیں ڈھونڈ لیا اور حضرت زکریا علیہ السلام سمیت درخت کو آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا اس طرح حضرت زکریا علیہ السلام کو بھی شہید کر دیا گیا۔ یہود کے بڑے بڑے جرائم میں سے ایک بہت بڑا جُرم انبیاء کرام علیہم السلام کو شہید کرنا بھی ہے۔ انہوں نے اللہ ﷻ کے کئی انبیاء کرام علیہم السلام کو شہید کیا۔

قرآنِ حکیم میں بیان کئے گئے انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں کی فہرست

نمبر شمار	انبیاء کرام علیہم السلام کے نام	نمبر شمار	انبیاء کرام علیہم السلام کے نام
۱	حضرت آدم علیہ السلام	۱۴	حضرت ہارون علیہ السلام
۲	حضرت ادریس علیہ السلام	۱۵	حضرت موسیٰ علیہ السلام
۳	حضرت نوح علیہ السلام	۱۶	حضرت داؤد علیہ السلام
۴	حضرت ھود علیہ السلام	۱۷	حضرت سلیمان علیہ السلام
۵	حضرت صالح علیہ السلام	۱۸	حضرت الیاس علیہ السلام
۶	حضرت ابراہیم علیہ السلام	۱۹	حضرت یسع علیہ السلام
۷	حضرت لوط علیہ السلام	۲۰	حضرت یونس علیہ السلام
۸	حضرت اسماعیل علیہ السلام	۲۱	حضرت ذوالکفل علیہ السلام
۹	حضرت اسحاق علیہ السلام	۲۲	حضرت عزیر علیہ السلام
۱۰	حضرت یعقوب علیہ السلام	۲۳	حضرت زکریا علیہ السلام
۱۱	حضرت یوسف علیہ السلام	۲۴	حضرت یحییٰ علیہ السلام
۱۲	حضرت ایوب علیہ السلام	۲۵	حضرت عیسیٰ علیہ السلام
۱۳	حضرت شعیب علیہ السلام	۲۶	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

NOT FOR SALE

۵۔ حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت و پرورش کی ذمہ داری

حضرت مریم علیہا السلام کی پیدائش سے پہلے ہی آپ علیہا السلام کے والد حضرت عمران کا انتقال ہو چکا تھا جو کہ بیت المقدس کے امام تھے۔ حضرت حنہ نے جب اپنی بیٹی حضرت مریم علیہا السلام کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف فرمایا تو بیت المقدس کے تمام ائمہ کی یہ خواہش ہوئی کہ حضرت مریم علیہا السلام کی کفالت کی سعادت صرف اُسے ہی حاصل ہو چنانچہ ان ائمہ کے درمیان قرعہ اندازی کی گئی اور قرعہ حضرت زکریا علیہ السلام کے نام نکلا جو کہ اللہ ﷻ کے نبی اور حضرت مریم علیہا السلام کے خالو بھی تھے۔ اس طرح حضرت مریم علیہا السلام حضرت زکریا علیہ السلام کی کفالت میں بیت المقدس کے بہترین ماحول میں ظاہری اور باطنی اعتبار سے تیزی سے پرورش پانے لگیں۔

۶۔ حضرت مریم علیہا السلام پر اللہ ﷻ کی خصوصی انعامات دیکھ کر حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا

حضرت مریم علیہا السلام نہایت پرہیز گار اور عبادت گزار تھیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام جب بھی ان کے پاس ان کے حجرہ میں جاتے تو کھانے پینے کا کچھ سامان اور بے موسم پھل پاتے۔ تو وہ ان سے پوچھتے اے مریم (علیہا السلام) ! تمہارے پاس یہ کہاں سے آئے ہیں ؟ تو حضرت مریم علیہا السلام جواب دیتیں یہ اللہ ﷻ کے پاس سے ہیں اور اللہ ﷻ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق عطا فرماتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کو خیال آیا کہ جو اللہ ﷻ حضرت مریم علیہا السلام کو بے موسم پھل عطا فرما سکتا ہے وہ مجھے بھی اولاد عطا فرما سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اسی جگہ اللہ ﷻ سے دعا مانگی اور اللہ ﷻ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی صورت میں ان کی دعا قبول فرمائی۔

۷۔ حضرت مریم علیہا السلام کا امتحان

حضرت مریم علیہا السلام اپنے گھر والوں سے علیحدہ ہو کر بیت المقدس کی ایک مشرقی جانب اللہ ﷻ کی عبادت کے لئے بیٹھ گئیں اور پردہ ڈال لیا۔ حضرت مریم علیہا السلام انتہائی پرہیز گار، عبادت گزار اور نیک خاتون تھیں۔ اللہ ﷻ نے ان کا امتحان فرمایا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ایک خوب صورت انسان کی شکل میں بھیجا۔ حضرت مریم علیہا السلام نے تنہائی میں جب اچانک ایک مرد کو دیکھا تو خوف زدہ ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ: "میں تم سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تم اس رحمٰن سے ڈرنے والے ہو"۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان کا خوف دُور کرتے ہوئے فرمایا کہ: "میں اللہ ﷻ کی طرف سے بھیجا ہوا فرشتہ ہوں اس لئے آپ مجھ سے نہ ڈریں"۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خوش خبری دی کہ اللہ ﷻ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ میں آپ علیہا السلام کو پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔ گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ ولادت ہوئی۔

۸۔ حضرت مریم علیہا السلام کا بیٹے کی خوش خبری پر اظہار تعجب

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زبان سے بیٹے کی خوش خبری سن کر حضرت مریم علیہا السلام کو تعجب ہوا کہ ان کے ہاں بیٹا کیسے پیدا ہو سکتا ہے ؟ کیوں کہ نہ تو انہوں نے شادی کی ہے اور نہ ہی انہوں نے کوئی بُرائی کی ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ "ایسا ہی ہو گا اور اللہ ﷻ کے لئے ایسا کرنا بہت آسان ہے"۔

اللہ ﷻ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر مرد اور عورت کے پیدا فرمایا۔ حضرت حوا علیہا السلام کو صرف مرد سے پیدا فرمایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صرف عورت سے پیدا فرمایا۔ باقی تمام انسانوں کو مرد اور عورت سے پیدا فرمایا۔ یہ اس لئے کہ اللہ ﷻ جیسا چاہتا ہے ویسا تخلیق فرماتا ہے۔

NOT FOR SALE

قصّہ حضرت مریم علیہا السلام

حضرت مریم علیہا السلام کا تعارف

حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ اور حضرت عمران کی بیٹی تھیں۔ قرآنِ حکیم میں تقریباً گیارہ سورتوں میں ان کا ذکر ہے۔

۱۔ حضرت مریم علیہا السلام کا مقام و مرتبہ

سورۂ تحریم ۶۶، آیت: ۱۲ میں اللہ ﷻ نے اہل ایمان کے لئے حضرت مریم علیہا السلام کی مثال پیش فرمائی ہے۔ جنہوں نے اپنی عصمت کی حفاظت فرمائی اور اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی۔ اور انہوں نے اپنے رب کی کامل عبادت کی۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت مریم علیہا السلام کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "مردوں میں تو کامل بہت سے گزرے ہیں لیکن عورتوں میں مریم (علیہا السلام) بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ (علیہا السلام) کے سوا کوئی اور کامل پیدا نہیں ہوئیں اور عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہی ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت ہے"۔ (صحیح بخاری) "مریم (علیہا السلام) بنت عمران اپنے زمانے کی سب سے بہترین خاتون تھیں"۔ (صحیح بخاری) "چار خواتین تمام جہانوں کی عورتوں سے افضل ہیں جو مریم (علیہا السلام) بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ (علیہا السلام)، خدیجہ (رضی اللہ عنہا) بنت خُوَیلد اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنت محمد ﷺ ہیں"۔ (بخاری)

۲۔ حضرت مریم علیہا السلام کے والدین کا بیان

حضرت مریم علیہا السلام کے والد حضرت عمران حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان سے تھے۔ وہ بنی اسرائیل میں ایک بلند مقام رکھتے تھے۔ اپنے علم و تقویٰ کی وجہ سے بیت المقدس کے ائمہ میں سے تھے۔ حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ حَنہ نہایت متقی اور پرہیز گار خاتون تھیں۔

۳۔ حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کی مَنت

حضرت عمران اور حضرت حَنہ ایک طویل عرصے سے بے اولاد تھے۔ حضرت حَنہ نے اللہ ﷻ سے نذر مانی کہ اگر اللہ ﷻ نے انہیں اولاد عطا فرمائی تو وہ اپنی اولاد کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف فرمادیں گی۔ اللہ ﷻ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔

۴۔ حضرت مریم علیہا السلام کی ولادت اور ان کی والدہ کی دعا

کچھ عرصہ بعد حضرت حَنہ کے گھر ایک بیٹی کی ولادت ہوئی جن کا نام انہوں نے مریم "عبادت کرنے والی" رکھا۔ حضرت حَنہ کو امید تھی کہ ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا اور وہ اسے بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کر دیں گی۔ بیٹی ہونے پر انہوں نے اللہ ﷻ سے دعا مانگی کہ "میں اسے اور اس کی اولاد کو اے اللہ! آپ کی پناہ میں دیتی ہوں شیطان مَردود سے"۔ اللہ ﷻ نے ان کی یہ دعا بھی قبول فرمائی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے ضرور چُھوتا ہے جس سے وہ چیختا ہے سوائے حضرت مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے"۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم) گویا حضرت حَنہ کی دعا کی وجہ سے حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام شیطان کے چُھونے سے محفوظ رہے۔ حضرت حَنہ نے اپنی نذر کو پورا کرتے ہوئے اپنی بیٹی حضرت مریم علیہا السلام کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف فرمادیا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ کسی لڑکی کو بیت المقدس کے لئے وقف کیا گیا ہو۔

NOT FOR SALE

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ علیہا السلام کے ہاں بچے کا پیدا ہونا ایک طے شدہ بات ہے۔ یہ بچہ اللہ ﷻ کی طرف سے ایک نشانی اور لوگوں کے لئے رحمت کا ذریعہ ہے۔ یہ جواب سن کر حضرت مریم علیہا السلام بالکل مطمئن ہو گئیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ ﷻ کے حکم سے پھونک ماری جس سے وہ حاملہ ہو گئیں۔

یہ حضرت مریم علیہا السلام کی بہت بڑی آزمائش تھی۔ انہوں نے ساری زندگی اپنی عِصمت و عِفت کی حفاظت کی تھی اور اللہ ﷻ کی عبادت میں گزاری تھی۔ شدید اندیشہ تھا کہ لوگ ان کا مذاق اُڑائیں گے اور ان کو بُرا بھلا کہیں گے۔ چنانچہ وہ بیت المقدس سے آٹھ میل دور ایک جنگل اور پہاڑی علاقے "بیت اللحم" تشریف لے گئیں تاکہ بچے کی ولادت تک لوگوں سے کنارہ کش رہ سکیں۔

۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا وقت قریب آیا اور حضرت مریم علیہا السلام نے شدید تکلیف محسوس کی تو وہ کھجور کے ایک درخت کے نیچے تشریف لے گئیں۔ انہوں نے حسرت بھرے انداز میں فرمایا کہ کاش میں اس سے پہلے ہی مر گئی ہوتی۔ کیوں کہ انہیں گمان تھا کہ لوگ ان کی پاک دامنی اور طہارت پر تہمت لگائیں گے اور بد گوئی کریں گے۔ حضرت مریم علیہا السلام اس مشکل وقت میں تنہا تھیں۔ جنگل بیابان میں نہ ان کی خدمت کے لئے کوئی دائی تھی نہ کھانے کی کوئی چیز اور نہ ہی پینے کے لئے شیریں پانی تھا۔ تب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں پکارا کہ آپ علیہا السلام غمگین نہ ہوں۔ آپ علیہا السلام کے رب نے آپ علیہا السلام کے قدموں کے نیچے سے ایک میٹھے پانی کا چشمہ جاری فرما دیا ہے۔ آپ علیہا السلام اس کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلائیں تو آپ علیہا السلام پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گریں گی۔ آپ علیہا السلام کھجوریں کھائیں، پانی پئیں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھیں۔ پھر اللہ ﷻ نے حضرت مریم علیہا السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا پاکیزہ اور عظیم بیٹا عطا فرمایا جو اللہ ﷻ کے ایک بلند مرتبہ رسول تھے۔ اللہ ﷻ نے انہیں بہت سی عظمتیں عطا فرمائی تھیں۔

۱۰۔ حضرت مریم علیہا السلام کا چُپ کا روزہ

فرشتے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے حضرت مریم علیہا السلام کی تنہائی دور ہو گئی۔ اللہ ﷻ نے ان کے کھانے پینے کا انتظام بھی فرما دیا۔ حضرت مریم علیہا السلام کے لئے سب سے بڑی پریشانی اور گھبراہٹ کا سبب یہ بات تھی کہ وہ بچے کو گود میں لے کر لوگوں کے سامنے اپنی پاک دامنی اور ان کے اعتراضات کا کیسے جواب دیں؟ اللہ ﷻ نے ان کی یہ پریشانی بھی دور فرما دی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان سے فرمایا جب لوگ آپ علیہا السلام سے سوال کریں تو آپ علیہا السلام انہیں اشارے سے بتا دیں کہ میں نے رحمٰن کے لئے "چُپ رہنے کے روزے" کی نذر مان رکھی ہے لہٰذا میں آج ہرگز کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔ یہ روزہ ان کی شریعت میں جائز تھا۔

۱۱۔ حضرت مریم علیہا السلام پر قوم کے اعتراضات

حضرت مریم علیہا السلام بچے کو لیکر جب اپنے خاندان والوں کے پاس آئیں تو لوگ بچے کو دیکھتے ہی ان پر برس پڑے کہ تمہاری تو ابھی شادی نہیں ہوئی تو یہ بچہ کیسے ہو گیا؟ یہ تم نے کیسا بُرا کام کیا؟ یہ تم نے کیوں کیا؟ اے ہارون (علیہ السلام) کی بہن! "یعنی حضرت ہارون علیہ السلام کے خاندان سے تعلق رکھنے والی" نہ تمہارا باپ کوئی بُرا آدمی تھا اور نہ ہی تمہاری ماں کوئی بُری عورت تھی پھر اتنے نیک خاندان سے تعلق رکھنے کے باوجود تم

NOT FOR SALE

نے استابزا کام کیوں کیا؟ حضرت مریم علیہا السلام نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا یعنی ان اعتراضات کا جواب یہ بچہ خود دے گا۔ اس پر لوگوں کو اور غصہ آیا انہوں نے کہا ہم اس سے کیا بات کریں یہ تو گہوارے میں پڑا ایک چھوٹا سا بچہ ہے۔ یہ تو بول بھی نہیں سکتا۔

۱۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گہوارے میں معجزانہ طور پر بولنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو ابھی دودھ پیتے بچے تھے قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور معجزانہ طور پر بولے "بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں ہوں اور مجھے حکم فرمایا نماز اور زکوٰۃ کا جب تک میں زندہ رہوں اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا بنایا ہے اور اس نے مجھے سرکش محروم نہیں بنایا اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا اور جس دن میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا"۔ (سورۂ مریم ۱۹: آیات: ۳۰ تا ۳۳)

۱۳۔ حضرت مریم علیہا السلام کی مشکل امتحان میں شاندار کامیابی

اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کی پاک دامنی اور پرہیز گاری کا اعلان معجزانہ طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے کرا دیا۔ حضرت مریم علیہا السلام نے مشکل امتحان میں ثابت قدم رہ کر دنیا اور آخرت میں نہایت بلند اور عظیم مقام حاصل کر لیا۔

NOT FOR SALE

قصّہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعارف

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف بھیجے جانے والے آخری رسول تھے۔ جن کے بعد اللہ ﷻ نے اپنے آخری رسول حضرت محمد ﷺ کو تمام دنیا کے لوگوں کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا تھا۔ "حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان تقریباً چھ سو سال کا زمانہ ہے"۔ (بخاری) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کنواری حضرت مریم علیہا السلام کے ہاں معجزانہ طور پر بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ اللہ ﷻ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ اللہ ﷻ نے انہیں اپنی کتاب انجیل عطا فرمائی اور دشمنوں سے ان کی حفاظت فرمائی۔

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات

اللہ ﷻ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کئی واضح معجزات عطا فرمائے۔ جنہیں دیکھ کر لوگ دنگ رہ گئے۔ مگر ان کی قوم کے اکثر لوگوں نے معجزات دیکھ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بجائے ان کے معجزات کو جادو قرار دیا اور کفر پر جمے رہے۔ اللہ ﷻ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مندرجہ ذیل معجزات عطا فرمائے تھے:

- حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بعد جب انہیں گود میں اٹھائے ہوئے قوم کی طرف تشریف لائیں تو قوم نے ان پر الزامات لگائے۔ حضرت مریم علیہا السلام نے بچے کی طرف اشارہ کیا تو اس پر لوگوں نے کہا کہ ہم اس سے کیا بات کریں یہ تو چھوٹا سا بچہ ہے۔ اللہ ﷻ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معجزانہ طور پر بولنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ وہ قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ: "بے شک میں اللہ ﷻ کا بندہ ہوں، اللہ ﷻ نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے نبی بنایا ہے"۔
- اس طرح اللہ ﷻ نے انہیں گہوارے میں بولنے کا معجزہ عطا فرمایا۔ اسی طرح آپ علیہ السلام کی دنیا میں دوبارہ تشریف آوری کے بعد کہولت (یعنی پختہ عمر) میں گفتگو فرمانا بھی آپ علیہ السلام کا معجزہ ہو گا۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی سے پرندے کی سی صورت بنا کر جب اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ ﷻ کے حکم سے زندہ پرندہ بن کر اڑنے لگتا۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں علم طب اپنے عروج پر تھا۔ لیکن اندھے پن اور کوڑھ جیسے خطرناک اور پھیلنے والی بیماری کا کوئی علاج نہیں تھا۔ اس دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ ﷻ کے حکم سے پیدائشی اندھے کی بینائی درست فرما دیتے۔ کوڑھ کے مریض کو ہاتھ سے چھوتے تو وہ اللہ ﷻ کے حکم سے شفایاب ہو جاتا۔ ایک ایک دن میں کئی کئی مریض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آتے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں معجزانہ طور پر شفا پاتے۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک بہت بڑا معجزہ یہ تھا کہ وہ مُردوں کو اللہ ﷻ کے حکم سے زندہ فرما دیتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قبر پر تشریف لے جاتے اور فرماتے: "قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ" یعنی "اللہ ﷻ کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ" تو مُردہ زندہ ہو کر کھڑا ہو جاتا۔
- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ ﷻ نے ایک یہ معجزہ بھی عطا فرمایا کہ آپ علیہ السلام لوگوں کو یہ بتا دیتے کہ وہ کیا کھا کر آئے ہیں اور انہوں نے اپنے گھروں میں کیا جمع کر رکھا ہے (سورۂ آل عمران ۳، آیت: ۴۹)۔

NOT FOR SALE

۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت اور رسولِ کریم ﷺ کی آمد کی خوشخبری:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ میں تمہاری طرف اللہ ﷻ کا رسول ہوں، تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آئیں گے۔ جن کا نام احمد ﷺ ہو گا۔ پس اللہ ﷻ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ بے شک اللہ ﷻ ہی میرا اور تم سب کا رب ہے۔ پس اسی کی عبادت کرو اور یہی سیدھا راستہ ہے (سورۂ آل عمران ۳، آیات: ۵۰، ۵۱)۔ انہوں نے بنی اسرائیل کو تعلیم دی کہ وہ اللہ ﷻ کے احکامات پر عمل کریں۔ اللہ ﷻ کی حلال کی ہوئی پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ ٹھہرائیں۔

۳۔ بنی اسرائیل کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا انکار اور اُن کی مخالفت کرنا

بنی اسرائیل کو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ ﷻ کے احکامات پر عمل کرنے کا حکم دیا اور گناہوں کو ترک کرنے کی تلقین فرمائی تو بنی اسرائیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخالف ہو گئے۔ وہ آپ علیہ السلام کے معجزات کو جادو کہنے لگے اور آپ علیہ السلام کی جان کے دشمن ہو گئے۔

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی

بنی اسرائیل میں سے چند لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے۔ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاکیزہ تعلیمات پر عمل کیا اور آپ علیہ السلام کا ہر ممکن ساتھ دیا۔ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھی یا حواری کہلاتے ہیں۔ ان کی تعداد بارہ بیان کی جاتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب بنی اسرائیل کی طرف سے خوف محسوس کیا تو پکارا کہ کون ہے میرا مددگار اللہ ﷻ کے لئے؟ تو اس پر حواریوں نے جواب دیا کہ: "ہم ہیں اللہ ﷻ کے مددگار"۔

۵۔ حواریوں کا ایک عجیب مطالبہ

حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تقاضا کیا کہ آپ علیہ السلام کا رب ہم پر آسمان سے ایک کھانے کا خوان نازل فرمائے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا تم اگر ایمان رکھتے ہو تو اللہ ﷻ سے ڈرو۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں، ہمارے دل مطمئن ہو جائیں۔ ہم یقین کر لیں کہ آپ علیہ السلام نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم کھانے کے خوان کے اترنے پر گواہ ہو جائیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ ﷻ سے خوان کے نازل فرمانے کی دعا کی۔ اللہ ﷻ نے فرمایا: "بے شک میں تم پر کھانے کا خوان نازل کروں گا پھر اگر تم میں سے کسی نے ناشکری کی تو میں اسے ایسی سزا دوں گا کہ پورے جہان والوں میں سے کسی کو ایسی سزا نہ دی ہو گی"۔ (سورۃ المائدہ: آیات: ۱۱۲ تا ۱۱۵)

خوان نازل ہونے کے بارے میں علماء کی ایک رائے یہ ہے کہ اللہ ﷻ نے خوان نازل فرمایا اور حکم دیا کہ صرف فقیر اور مریض کھائیں مگر اس خوان میں سے عام، خوشحال اور صحت مند لوگوں نے بھی کھانا شروع کر دیا تو اس پر کفر کرنے والوں کو سُور اور بندر بنا دیا گیا۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو دستر خوان آسمان سے اتارا گیا تھا اس میں روٹی اور گوشت تھا اور انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ اس میں نہ خیانت کریں گے اور نہ کل کے لئے ذخیرہ کریں گے۔ پھر ان لوگوں نے خیانت بھی کی اور کل کے لئے بھی اٹھا رکھا۔ لہٰذا انہیں بندر اور سُور بنا دیا گیا"۔ (ترمذی)

NOT FOR S

۶۔ عیسائیوں کے غلط عقائد اور ان کی اصلاح

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا یا تثلیث یعنی تین میں سے ایک مانتے ہیں یعنی باپ، بیٹا، روح القدس (God The Father, God The son and God The Holy Spirit) جب کہ اللہ سبحانہ قرآن حکیم میں فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ تو خدا ہیں نہ خدا کے بیٹے اور نہ ہی تثلیث کا عقیدہ درست ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ہے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ماں اور باپ کے بغیر محض اپنی قدرت سے پیدا فرمایا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے والد کے بغیر پیدا فرمایا۔ انہیں اپنا محبوب بندہ اور رسول بنایا۔

۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بنی اسرائیل کو دعوت اور بنی اسرائیل کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دشمنی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو توحید کی دعوت دی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی اور آپ علیہ السلام کے آنے کی بشارت فرمائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے علمائے بنی اسرائیل کی سخت ملامت کی کہ "وہ مچھر چھانتے ہیں اور پورے پورے اونٹ نگل جاتے ہیں" یعنی چھوٹے چھوٹے گناہوں کے بارے میں روک ٹوک کرتے ہیں اور بڑے بڑے گناہ آرام سے کر جاتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کی دنیا سے شدید محبت پر انہیں ڈانٹا کہ "تم ان مقبروں کی مانند ہو جن کے باہر رنگ و روغن ہو اور اندر گلی سڑی ہڈیوں کے سوا کچھ نہ ہو" یعنی باہر سے تقویٰ، پرہیز گاری اور نیکی کا اظہار ہے لیکن اندر وہی دنیاوی محبت اور مال کا لالچ ہے۔

۸۔ بنی اسرائیل کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف عظیم سازش

اُس وقت فلسطین پر رومیوں کی حکومت تھی۔ بنی اسرائیل کے یہودی علماء نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف سازش کی۔ ان کے معجزات کو جادو قرار دیا۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں جادو کفر تھا اس لئے اُنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مرتد قرار دیا اور واجب القتل ٹھہرایا۔ بنی اسرائیل نے رومی حکمرانوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مذہبی مجرم قرار دے کر اُنہیں سولی چڑھانے کی درخواست کی۔ (معاذاللہ)

۹۔ بنی اسرائیل کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی سازش اور اللہ ﷻ کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت

انجیل برناباس (Gospel of Barnabas) میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے ایک حواری Judas Iscariot، رومی سپاہیوں کو اس باغ میں لے گیا جہاں ایک مکان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام موجود تھے۔ اللہ ﷻ نے اس کا چہرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسا بنا دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان کی طرف اٹھا لیا۔ رومی سپاہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ Judas Iscariot کو پکڑ کر لے گئے اور اس کو سولی چڑھا دیا۔

۱۰۔ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

یہودی، عیسائی اور مسلمان تینوں اس بات کو جانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے دوبارہ زمین پر بھیجے جائیں گے۔ ان کا نزول قیامت کے آنے کی بڑی نشانیوں میں سے ایک اہم نشانی ہے۔ وہ دین اسلام کے پیروکار بن کر اس کی تبلیغ کریں گے۔ اللہ ﷻ آپ علیہ السلام کے ذریعے مسلمانوں کے ہاتھوں یہودیوں کو سزا دِلوائیں گے۔ اس طرح پوری دنیا پر اسلام غالب ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شادی بھی کریں گے اور پھر یہیں ان کا انتقال ہو گا ان کے انتقال کے کچھ عرصے بعد قیامت واقع ہو جائے گی۔

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ مَرْيَم

تعارف: سورۂ مریم مکی سورت ہے جو ہجرت حبشہ یعنی ۵ نبوی سے پہلے نازل ہوئی۔ یہ وہ دور تھا جب مشرکین مکہ نے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا اور انہیں طرح طرح کی تکالیف پہنچانے لگے تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم دیا۔ ہجرت حبشہ کے موقع پر جب کفار مکہ کے کہنے پر حبشہ کے عیسائی بادشاہ نجاشی نے مسلمانوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں پوچھا تو حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے سورۂ مریم کی تلاوت فرمائی۔ اس سورت کو سن کر نجاشی بادشاہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور اس نے ایک تنکا اُٹھا کر کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ تم نے کہا ہے عیسیٰ علیہ السلام اس سے ایک تنکہ برابر بھی زیادہ نہ تھے۔ قریش کے وفد کو حبشہ سے ناکام واپس جانا پڑا اور مسلمانوں کو حبشہ میں ایک محفوظ ٹھکانا مل گیا۔ (بعد ازاں نجاشی بادشاہ نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا)۔

اِس سورت کا موضوع ایمانیاتِ ثلاثہ یعنی توحید، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔ سورت میں توحید باری تعالیٰ کا بیان ہے یعنی اللہ ﷻ واحد ہے اس کا کوئی بیٹا اور شریک نہیں۔ ایمان بالرسالت کا بیان سات انبیاء کرام علیہم السلام کے ذکر سے کیا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ کسی نبی علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش اس کو خدا نہیں بناتی۔ سورت کے آخری تین رکوعوں میں قیامت کے احوال کا بیان ہے۔ سورت میں حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے۔ اسی لئے یہ اس سورت کا نام ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے
كٓهٰيٰعٓصٓ ۝١ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝٢ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝٣	
کٓھٰیٰعٓصٓ۔ یہ آپ کے رب کی رحمت (فرمانے) کا ذکر ہے اپنے بندے زکریا (علیہ السلام) پر۔ جب انہوں نے اپنے رب کو آہستہ آواز سے پکارا۔	
قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا	
انہوں نے عرض کیا اے میرے رب! بے شک میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور بڑھاپے کے باعث سر آگ کے شعلہ کی طرح سفید ہو گیا	
وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝٤ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ	
اور اے میرے رب! میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا۔ اور بے شک مجھے اپنے بعد اپنے رشتہ داروں (کے دین سے دور ہونے) کا خوف ہے	
وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝٥ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ	
اور میری بیوی بانجھ ہے پس مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عطا فرما۔ جو میرا وارث بنے اور اولادِ یعقوب (علیہ السلام) کا وارث بنے	
وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝٦ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اِسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ	
اور اے میرے رب! اس کو ایک پسندیدہ انسان بنا۔ (اللہ نے فرمایا) اے زکریا! بے شک ہم تمہیں ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ (علیہ السلام) ہو گا	

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝٧ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ

اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی (آدمی) پیدا نہیں فرمایا۔ (زکریا علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟

وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝٨ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ

جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں۔ (اللہ نے) فرمایا ایسا ہی ہوگا تمہارے رب نے فرمایا کہ یہ میرے لئے آسان ہے

وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝٩ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ

اور میں یقیناً اس سے پہلے تمہیں بھی پیدا فرما چکا ہوں جب کہ تم کچھ بھی نہ تھے۔ (زکریا علیہ السلام نے) عرض کیا اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما

قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝١٠

(اللہ نے) فرمایا تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے کلام نہ کر سکو گے مسلسل تین رات تک تندرست ہونے کے باوجود۔

فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝١١

پھر وہ (عبادت کے) حجرے سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے تو انہیں اشارے سے فرمایا کہ تم صبح اور شام (اللہ کی) تسبیح کرو۔

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝١٢ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ

اے یحییٰ! کتاب (تورات) کو مضبوطی سے تھام لو اور ہم نے انہیں بچپن ہی میں حکمت عطا فرمائی۔ اور اپنی طرف سے نرم دلی اور پاکیزگی (عطا فرمائی)

وَكَانَ تَقِيًّا ۝١٣ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝١٤ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ

اور وہ بڑے پرہیز گار تھے۔ اور اپنے والدین سے نیک سلوک کرنے والے تھے اور وہ سرکش اور نافرمان نہ تھے۔ سلام ہو ان (یحییٰ علیہ السلام) پر جس دن وہ پیدا ہوئے

ع ۱۵

وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝١٥ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ

اور جس دن وہ وفات پائیں گے اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کتاب میں مریم (علیہا السلام) کا بھی ذکر کیجئے

اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝١٦ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۡ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا

جب وہ اپنے گھر والوں سے الگ ہوئیں ایک مشرقی مکان میں۔ پھر انہوں نے ان لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا پھر ہم نے ان کے پاس اپنی روح (جبرائیل علیہ السلام) کو بھیجا

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝١٧ قَالَتْ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ

تو وہ ان کے سامنے ایک پورے انسان کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ (مریم علیہا السلام نے) فرمایا بے شک میں تم سے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں

اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۝١٨ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۡ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝١٩

اگر تم (رحمٰن سے) ڈرنے والے ہو۔ (جبرائیل علیہ السلام نے) کہا بے شک میں آپ کے رب کا بھیجا ہوا ہوں (اس لئے آیا ہوں) کہ آپ کو ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں۔

قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝٢٠ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ

(مریم علیہا السلام نے) فرمایا میرے ہاں لڑکا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ ہی میں بدکار ہوں۔ (جبرائیل علیہ السلام نے) کہا یوں ہی ہے

قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ

آپ کے رب نے فرمایا ہے کہ یہ میرے لئے بہت آسان ہے تاکہ ہم اسے اپنی طرف سے لوگوں کے لئے ایک نشانی اور رحمت بنائیں

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ

اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔ پس اس (مریم علیہا السلام) کو اس (بچے) کا حمل ہو گیا تو وہ اسے لے کر ایک دور جگہ چلی گئیں۔ پھر دردِ زہ انہیں لے آیا

إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا ﴿٢٣﴾

کھجور کے تنے کی طرف وہ کہنے لگیں اے کاش! میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور میں بھولی بسری ہو جاتی۔

فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾

پس اس (فرشتے) نے انہیں ان کے نیچے کی جانب سے پکارا کہ غم نہ کیجئے آپ کے رب نے آپ کے نیچے ایک چشمہ جاری فرما دیا ہے۔

وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۖ

اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلایئے آپ پر تازہ پکی کھجوریں گریں گی۔ پس آپ کھائیں اور پئیں اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھیں

فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا

پھر اگر آپ کسی انسان کو دیکھیں تو (اشارے سے) کہہ دیں کہ میں نے رحمان کے لئے (نہ بولنے کے) روزے کی نذر مان رکھی ہے

فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۖ قَالُوا يَا مَرْيَمُ

لہٰذا میں آج ہرگز کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔ پھر وہ اس (بچے) کو اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں انہوں نے کہا اے مریم!

لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾

یقیناً تم تو بڑی عجیب چیز لائی ہو۔ اے ہارون کی بہن! نہ تو تمہارے والد بُرے آدمی تھے اور نہ ہی تمہاری والدہ بدکار تھیں۔

فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ

پس انہوں (یعنی مریم علیہا السلام) نے اس (بچے) کی طرف اشارہ کیا وہ سب بولے ہم کیسے بات کریں (اس سے) جو گہوارے میں پڑا ہوا ایک بچہ ہے؟ وہ بچہ بول اٹھا

إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ ۖ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ

بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور مجھے بابرکت بنایا جہاں بھی میں ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا

مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي ۖ وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ

جب تک میں زندہ رہوں۔ اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور اس نے مجھے سرکش محروم نہیں بنایا۔ اور سلامتی ہے مجھ پر

يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ

جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں وفات پاؤں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ یہ مریم (علیہا السلام) کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) ہیں یہی سچی بات ہے

الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ ۖ سُبْحَانَهُ ۖ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا

جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ اللہ کی یہ شان نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے وہ پاک ہے اس سے جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے

فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٣٥﴾ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٣٦﴾

تو اس سے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ اور بے شک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے پس اسی کی عبادت کرو یہ سیدھا راستہ ہے۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٣٧﴾

پھر مختلف جماعتیں آپس میں اختلاف میں پڑ گئیں پس ان لوگوں کے لئے تباہی ہے جنہوں نے انکار کیا ایک بڑے دن کی حاضری سے۔

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾

کیا خوب سنتے اور دیکھتے ہوں گے جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے لیکن آج ظالم لوگ واضح گم راہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾

اور آپ ان کو حسرت کے دن سے ڈرایئے جب (ہر) کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ لوگ (آج دنیا میں) غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے۔

ع ۲ ۱۵

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۘ

بے شک ہم ہی زمین کے وارث ہوں گے اور جو اس کے اوپر ہے اور ہماری ہی طرف وہ لوٹائے جائیں گے۔ اور آپ کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا ذکر کیجئے

اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ

بے شک وہ بڑے سچے نبی تھے۔ جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے باپ! آپ اُن چیزوں کی کیوں پوجا کرتے ہیں جو نہ سنتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں

وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ

اور نہ ہی وہ آپ کے کچھ کام آسکتی ہیں؟ اے میرے باپ! بے شک میرے پاس وہ علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا تو آپ میری پیروی کریں

اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾

میں آپ کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کروں گا۔ اے میرے باپ! آپ شیطان کی پوجا نہ کیجئے بے شک شیطان رحمان کا بڑا ہی نافرمان ہے۔

يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾

اے میرے باپ! بے شک میں ڈرتا ہوں کہ آپ کو رحمٰن کی طرف سے کوئی عذاب پہنچے تو آپ شیطان کے ساتھی ہو جائیں گے۔

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ

(آزر نے) کہا اے ابراہیم! کیا تم میرے معبودوں سے منہ پھیرتے ہو اگر تم (اس کام سے) باز نہ آئے تو میں تمہیں ضرور رجم کر دوں گا

وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ

اور تم ہمیشہ کے لئے مجھ سے دور ہو جاؤ۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا آپ پر سلام ہو میں اپنے رب سے آپ کے لئے بخشش مانگوں گا

اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

بے شک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے۔ اور میں تم لوگوں سے الگ ہوتا ہوں اور اُن سے بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو

وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۡ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ

اور میں اپنے رب ہی کی بندگی کروں گا امید ہے کہ میں اپنے رب کی بندگی کر کے محروم نہ رہوں گا۔ پھر جب وہ (ابراہیم علیہ السلام) ان سے الگ ہو گئے

وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾

اور اُن (بتوں) سے جن کی وہ اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے ہم نے ان کو اسحٰق (علیہ السلام بیٹا) اور یعقوب (علیہ السلام پوتا) عطا فرمائے اور ہم نے ان سب کو نبی بنایا۔

NOT FOR SALE

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۗ

اور ہم نے ان کو اپنی رحمت عطا فرمائی اور ہم نے ان کا ذکر خیر بہت بلند فرما دیا۔ اور آپ اس کتاب میں موسیٰ (علیہ السلام) کا (بھی) ذکر کیجیے

اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ

بے شک وہ خاص (بندے) تھے اور بھیجے ہوئے نبی تھے۔ اور ہم نے اِنہیں طُور (پہاڑ) کی دائیں جانب سے پکارا

وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾

اور راز کی بات کہنے کے لئے انہیں اپنے قریب بلایا۔ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت سے ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو نبی بنا کر عطا فرمایا۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۗ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾

اور آپ اس کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا بھی ذکر کیجیے بے شک وہ وعدے کے سچے تھے اور ہمارے بھیجے ہوئے نبی تھے۔

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۗ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۗ

وہ اپنے گھر والوں کو (خاص طور پر) حکم دیا کرتے تھے نماز اور زکوٰۃ کا اور وہ اپنے رب کے ہاں پسندیدہ تھے۔ اور آپ اس کتاب میں ادریس (علیہ السلام) کا ذکر کیجیے

اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ

بے شک وہ بڑے سچے نبی تھے۔ اور ہم نے انہیں بلند مرتبے تک پہنچایا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا انبیاء (علیہم السلام) میں سے

مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۗ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ۗ

(اور) آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے اور ان میں سے جنہیں ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ سوار کیا تھا اور ابراہیم (علیہ السلام) اور اسرائیل (یعنی یعقوب علیہ السلام) کی اولاد میں سے

وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۗ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ﴿٥٨﴾

اور ان میں سے جنہیں ہم نے ہدایت دی اور ہم نے پسند فرمایا جب ان پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو وہ سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر جاتے تھے۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف (نااہل) جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

پس وہ عنقریب گمراہی (کے انجام) سے دوچار ہوں گے۔ سوائے اس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کرتا رہا تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ ۗ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ۗ

اور ان پر کچھ (بھی) ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ہمیشہ رہنے والے باغات میں (رہیں گے) جن کا رحمان نے وعدہ فرمایا ہے اپنے بندوں سے غائبانہ

اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۗ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾

بے شک اس کا وعدہ پورا ہونے والا ہے۔ وہ اس میں کوئی بے کار بات نہیں سنیں گے صرف سلام (سنیں گے) اور اس میں ان کے لئے ان کا رزق صبح و شام ملے گا۔

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ

یہی وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے بنائیں گے اس کو جو پرہیز گار ہے۔ اور ہم (فرشتے) آپ کے رب کے حکم کے بغیر نہیں اتر سکتے

NOT FOR SALE

لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾

(سب) اسی کا ہے جو (کچھ) ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے اور جو اس کے درمیان ہے اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں ہے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ

وہ رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو ان دونوں کے درمیان ہے پس آپ اسی کی عبادت کیجئے اور اسی کی عبادت پر ثابت قدم رہیے

ع ۴ ۱۵

هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ

کیا آپ اس کا کوئی (اور بھی) ہم نام جانتے ہیں۔ اور انسان کہتا ہے کہ کیا جب میں مر جاؤں گا تو عنقریب زندہ کر کے نکالا جاؤں گا؟ کیا انسان کو یہ یاد نہیں

اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ

کہ بے شک اس سے پہلے ہم نے اسے پیدا فرمایا جبکہ وہ کچھ بھی نہ تھا۔ پس آپ کے رب کی قسم! ہم انہیں اور شیطانوں کو ضرور جمع کریں گے

ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ

پھر ہم ان سب کو حاضر کریں گے جہنم کے گرد گھٹنوں کے بل گرے ہوئے۔ پھر ہم ہر گروہ میں سے ان لوگوں کو ضرور کھینچ کر نکالیں گے

اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾

جو رحمٰن کے خلاف زیادہ سخت سرکش تھے۔ پھر یقیناً ہم خوب جانتے ہیں ان کو جو اس (جہنم) میں جھونکے جانے کے زیادہ حق دار ہیں۔

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

اور تم میں سے ہر ایک اس (جہنم) پر سے گزرنے والا ہے یہ آپ کے رب کا حتمی فیصلہ ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے

وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ

اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔ اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں

قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾

تو جنہوں نے انکار کیا وہ مومنوں سے کہتے ہیں کہ دونوں گروہوں میں سے کون مقام کے اعتبار سے بہتر ہے اور مجلس کے اعتبار سے اچھا ہے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ

اور ہم ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر چکے ہیں جو ساز و سامان اور نمود نمائش میں (ان سے کہیں) اچھی تھیں۔ آپ فرما دیجئے جو شخص گمراہی میں مبتلا ہو

فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۭ

تو رحمٰن بھی اسے ڈھیل دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں گے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی) عذاب یا قیامت کو

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۭ

پھر عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون ہے بُرے مقام والا اور کس کا گروہ کمزور ہے۔ اور اللہ بڑھاتا ہے ہدایت یافتہ لوگوں کی ہدایت کو

وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ

اور باقی رہنے والی نیکیاں ہیں جو آپ کے رب کے نزدیک ثواب میں بہتر ہیں اور انجام کے اعتبار سے (بھی) بہت اچھی ہیں۔ کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۷۷﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾

جس نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور کہا کہ مجھے مال اور اولاد ضرور دیا جائے گا۔ کیا اس نے غیب کی خبر پالی ہے یا اس نے رحمان سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟

كَلَّا ۭ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ وَّنَرِثُهٗ

ہرگز (ایسا) نہیں ہے! ہم عنقریب اسے لکھ لیں گے جو کچھ وہ کہہ رہا ہے اور ہم اس کے لئے عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے۔ اور ہم اس کے وارث ہوں گے

مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾

جو کچھ وہ کہتا ہے اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا۔ اور انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا لئے تاکہ وہ ان کے لئے باعث عزت ہوں۔

كَلَّا ۭ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ اَلَمْ تَرَ ع ۵

ہرگز (ایسا) نہیں ہے! عنقریب یہ معبود خود ہی اُن کی پوجا سے انکار کریں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا

اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ

کہ بے شک ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے جو انہیں خوب اکساتے رہتے ہیں۔ پس آپ ان کے لئے (عذاب کی) جلدی نہ کریں

اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ

ہم خود ہی ان کے دن گن رہے ہیں۔ جس دن ہم پرہیز گاروں کو جمع کریں گے رحمٰن کے پاس مہمان بنا کر۔ اور ہم مجرموں کو ہانک کر لے جائیں گے

اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾

جہنم کی طرف پیاسے (جانوروں کی طرح)۔ کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہو گا سوائے اس کے جس نے رحمٰن سے عہد لیا ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے بیٹا بنایا ہے۔

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـــًٔا اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾

یقیناً تم بہت بھاری بات (زبان پر) لائے ہو۔ قریب ہے کہ آسمان اس (بات) سے پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر جائیں۔

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کہ انہوں نے رحمٰن کے لئے اولاد کا دعویٰ کیا۔ حالانکہ رحمان کی شان نہیں کہ وہ کسی کو اولاد بنائے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے

اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾

وہ رحمان کے پاس بندے (غلام) کی حیثیت سے حاضر ہو گا۔ یقیناً اس (اللہ) نے اُن کا احاطہ کر رکھا ہے اور انہیں خوب اچھی طرح گن رکھا ہے۔

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾

اور ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس کے پاس اکیلا آئے گا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے عنقریب ان کے لئے رحمان محبت پیدا فرما دے گا۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾

پس ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں آسان فرما دیا ہے تاکہ آپ پرہیز گاروں کو اس سے خوشخبری دیں اور جھگڑالو قوم کو اس سے خبردار کریں۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۭ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾ ع ۶ ۱۶

اور ہم ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر چکے ہیں کیا آپ ان میں سے کسی ایک کو (بھی) محسوس کرتے ہیں یا کسی کی کوئی آہٹ بھی سنتے ہیں؟

NOT FOR SALE

علم و عمل کی باتیں

۱- تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی قوموں کو ایک اللہ ﷻ کی عبادت کرنے کی دعوت دی۔ (آیات: ۳۰، ۳۵، ۳۶)

۲- ہمیں اپنی تمام حاجات کے لئے صرف اللہ ﷻ سے دعا کرنی چاہیئے۔ (آیات: ۴، ۵، ۴۸)

۳- کسی نبی کی معجزانہ پیدائش انہیں خدا یا خدا کا بیٹا نہیں بنا دیتی بلکہ یہ اُن کی عظمت کو بیان کرتی ہے۔ (آیات: ۸، ۱۹، ۲۰)

۴- ہمیں اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہیئے کیونکہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے۔ (آیات: ۱۴، ۳۲)

۵- ہمیں اپنے بڑوں کو نہایت ادب اور احترام سے نیکی کی دعوت اور بُرائی سے منع کرنا چاہیئے۔ (آیات: ۴۲-۴۵)

۶- ہمیں وعدہ پورا کرنا چاہیئے کیونکہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام اور نیک لوگوں کی صفت ہے۔ (آیت: ۵۴)

۷- ہمیں اپنے گھر والوں کو بھی نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی تلقین کرتے رہنا چاہیئے۔ (آیت: ۵۵)

۸- نماز کو ضائع کرنا اور نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا جہنم میں لے جانے والے ذرائع ہیں۔ (آیت: ۵۹)

۹- گناہوں پر توبہ کرنا، ایمان لانا اور نیک اعمال کرنا جنت میں لے جانے والے ذرائع ہیں۔ (آیت: ۶۰)

۱۰- اللہ ﷻ نے قرآنِ حکیم کو نبی کریم ﷺ کی زبان میں آسان فرمادیا ہے۔ ہمیں بھی عربی سیکھ کر قرآن حکیم میں غور و فکر کرنا چاہیئے۔ (آیت: ۹۷)

نوٹ: حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے کی مزید تفصیلات مطالعۂ قرآنِ حکیم حصہ دوم میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ (مفسرین کی مشہور رائے کے مطابق آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تھا۔ کئی مورخین نے بتایا ہے کہ آپ علیہ السلام کے والد کا نام تارخ اور ان کا لقب آزر تھا۔ جب کہ مفسرین کی ایک جماعت کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تارخ اور چچا کا نام آزر تھا جو شرک میں مبتلا ہو گیا تھا، اور چچا کو باپ کہنا عربی محاورات میں عام ہے۔ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد ہوں یا چچا بہر حال قرآن کے طور پر ان کے قابل احترام بزرگ تھے۔)

NOT FOR SALE

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) حضرت زکریا علیہ السلام کا بیٹے کی خوش خبری ملنے پر کیا تاثر تھا؟

(الف) وہ خوش ہو گئے (ب) وہ فکر مند ہو گئے (ج) انہیں تعجب ہوا

(۲) حضرت مریم علیہا السلام کو فرشتے نے کس چیز کی خوش خبری دی؟

(الف) جنت میں اعلیٰ مقام کی (ب) بیٹے کی (ج) اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کی

(۳) فرشتے نے حضرت مریم علیہا السلام کو لوگوں کے سوالات سے بچنے کے لئے کس بات کا مشورہ دیا؟

(الف) دور چلے جانے کا (ب) چھپ جانے کا (ج) چپ کا روزہ رکھنے کا

(۴) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کو کیا کہا جاتا ہے؟

(الف) حواری (ب) تابعی (ج) صحابی

(۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں نے ان سے کیا عجیب مطالبہ کیا؟

(الف) جنت کا (ب) کتاب کا (ج) آسمان سے خوان نازل کرنے کا

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- اس سورت میں جن سات انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر ہے ان کے نام تحریر کریں؟

۲- حضرت زکریا علیہ السلام نے اولاد کی خواہش کا اظہار کیوں فرمایا؟

۳- ان انبیاء کرام علیہم السلام کا نام تحریر کریں جن کی پیدائش معجزانہ طور پر ہوئی؟

۴- اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کون سے پانچ معجزات عطا فرمائے؟

NOT FOR SALE

۵- حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے سورۂ مریم کی تلاوت سُن کر کیا اثر ہوا اور اُس نے کیا کہا؟

گھریلو سرگرمی

۱- مندرجہ ذیل انبیاء کرام علیہم السلام کا آپس میں کیا رشتہ تھا:

نبی علیہ السلام کا نام	نبی علیہ السلام کا نام	رشتہ (Relationship)
حضرت ابراہیم علیہ السلام	حضرت اسماعیل علیہ السلام	والد / بیٹا
حضرت ابراہیم علیہ السلام	حضرت یعقوب علیہ السلام	
حضرت یعقوب علیہ السلام	حضرت یوسف علیہ السلام	
حضرت ابراہیم علیہ السلام	حضرت اسحٰق علیہ السلام	
حضرت اسحٰق علیہ السلام	حضرت یعقوب علیہ السلام	
حضرت اسماعیل علیہ السلام	حضرت اسحٰق علیہ السلام	
حضرت ابراہیم علیہ السلام	حضرت لوط علیہ السلام	
حضرت موسیٰ علیہ السلام	حضرت ہارون علیہ السلام	
حضرت داؤد علیہ السلام	حضرت سلیمان علیہ السلام	
حضرت زکریا علیہ السلام	حضرت یحییٰ علیہ السلام	

۲- حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق کوئی دو احادیث تلاش کر کے تحریر کریں۔

دستخط استاد بمع تاریخ: _____ دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ طٰهٰ

تعارف: سورۂ طٰہٰ ابتدائی مکی دور میں ہجرت حبشہ سے پہلے نازل ہوئی۔ یہ سورۂ یوسف سے ملتی جلتی سورت ہے جیسا کہ سورۂ یوسف کے بارہ رکوعوں میں سے گیارہ رکوعوں میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس سورت کے آٹھ رکوعوں میں سے پانچ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا قصہ تین ادوار کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔

(۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے مدین ہجرت فرمانے تک کا دور۔ ۲۔ مدین سے صحرائے سینا کی طرف ہجرت کا دور۔ ۳۔ ہجرت کے بعد سے وفات تک کا دور۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے ان تینوں ادوار کی تفصیل مطالعۂ قرآن حکیم حصہ دوم میں دیکھی جاسکتی ہے)

احادیث مبارکہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا جو واقعہ بیان ہوا ہے اس وقت ان کی بہن سورۂ طٰہٰ ہی تلاوت فرمارہی تھیں۔

آخر کے تین رکوعوں میں ایمانیاتِ ثلاثہ (توحید، رسالت اور آخرت) کا بیان ہے۔ اللہ ﷻ کی عظیم قدرتوں اور صفات کا بیان ہے۔ ایمان بالرسالت کا ذکر ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔ قرآنِ حکیم کا مقام و مرتبہ بیان کیا گیا ہے اور قرآنِ حکیم سے اعراض کرنے کی سزا بیان کی گئی ہے۔ مجرموں کو آخرت کے بُرے انجام سے ڈرایا گیا ہے۔

آخر میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ منکرین حق کے معاملہ میں جلدی اور بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ اللہ ﷻ کا قانون ہے کہ وہ کسی قوم کو اس کے کفر اور انکار پر فوراً نہیں پکڑ لیتا بلکہ سنبھلنے کے لئے مہلت دیتا ہے۔ اس لئے اہلِ حق کو صبر و تحمل کے ساتھ دعوت کا کام کرتے رہنا چاہیئے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے
طٰهٰ ۚ﴿۱﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۙ﴿۲﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۙ﴿۳﴾	
طٰہٰ۔ ہم نے آپ پر یہ قرآن اس لئے نہیں نازل فرمایا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ بلکہ یہ تو ایک نصیحت ہے اس کے لئے جو (اللہ سے) ڈرتا ہے۔	
تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝﴿۴﴾ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝﴿۵﴾	
یہ اس (اللہ) کی طرف سے نازل ہوا ہے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا فرمایا۔ وہ بڑا مہربان عرش پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوا۔	
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝﴿۶﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ	
اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کی انتہائی گہرائی میں ہے۔ اگر تم زور سے بات کہو	
فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَى ۝﴿۷﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۝﴿۸﴾	
تو وہ پوشیدہ بات اور اس سے زیادہ چھپی ہوئی بات جانتا ہے۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کے لئے سب اچھے نام ہیں۔	

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

نوٹ! اس سورت کی اگلی آیات:۹۸تا۹۹ مطالعہ قرآن حکیم حصہ دوم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں دی گئی ہیں۔

سُوْرَةُ طٰهٰ: آیات:۹۹تا۱۳۵

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾

اس طرح ہم آپ کو سناتے ہیں ان (قوموں) کی خبریں جو گزر چکی ہیں اور یقیناً ہم نے آپ کو اپنے پاس سے ذکر (قرآن) عطا فرمایا ہے۔

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ

جو کوئی اس سے منہ موڑے گا تو بے شک وہ قیامت کے دن (گناہ کا) بوجھ اٹھائے گا۔ (ایسے لوگ) اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ

اور یہ بوجھ اُٹھانا قیامت کے دن ان کے لئے برا ہوگا۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا ہم مجرموں کو اکٹھا کریں گے

يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾

اس دن اس حال میں کہ ان کی آنکھیں نیلی نیلی ہوں گی۔ وہ آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے کہ تم (دنیا میں) دس دن کے سوا نہیں ٹھہرے۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿۱۰۴﴾

ع ۵ ۱۵

ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہہ رہے ہوں گے جب ان میں سے بڑا سمجھ دار کہے گا کہ تم ایک دن کے سوا نہیں ٹھہرے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾ فَيَذَرُهَا قَاۗعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾

اور وہ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں تو آپ فرما دیجئے کہ میرا رب انہیں دھول بنا کر اڑا دے گا۔ اور زمین کو (ایسا) صاف میدان بنا دے گا۔

لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ

کہ جس میں آپ نہ کہیں پستی دیکھیں گے اور نہ بلندی۔ اس دن لوگ ایک پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے جس کی خلاف ورزی نہ ہوگی

وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَىِٕذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ

اور رحمان کے سامنے سب آوازیں دب جائیں گی تم ہلکی سی آواز کے سوا کچھ نہیں سنو گے۔ اس دن سفارش کچھ کام نہ آئے گی مگر جس کے لئے رحمان اجازت دے

وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾

اور جس کی بات پسند فرمائے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ (اپنے) علم سے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ

اور سب چہرے جھک جائیں گے اس زندہ (اور) قائم رہنے والے کے آگے اور وہ یقیناً نامراد رہا جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا۔ اور جو نیک کام کرے

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا

اور وہ مومن بھی ہو تو اسے نہ کسی ظلم کا خوف ہوگا اور نہ نقصان کا۔ اور اسی طرح ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل فرمایا

وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾

اور اس میں ہم نے طرح طرح سے ڈرانے کی باتیں بیان کیں تاکہ وہ پرہیزگار بنیں یا (قرآن) ان کے لئے کوئی نصیحت پیدا کر دے۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫

پس اللہ بہت بلند ہے (جو) حقیقی بادشاہ ہے اور آپ قرآن (پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کریں اس سے قبل کہ اس کی وحی آپ پر پوری اتر جائے

وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿١١٤﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ

اور آپ دعا کیجئے کہ اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔ اور یقیناً ہم نے اس سے پہلے آدم (علیہ السلام) سے بھی عہد لیا تھا تو وہ بھول گئے

ع ۱۱ ۶

وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ

اور ہم نے ان میں (خطا کا) کوئی عزم نہ پایا۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے

اَبٰى ﴿١١٦﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ

اس نے انکار کیا۔ پس ہم نے فرمایا اے آدم! بے شک یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے پس وہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا نہ دے

فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾

تو تم تکلیف میں پڑ جاؤ گے۔ بے شک تمہارے لئے (جنت میں) یہ ہے کہ اس میں نہ کبھی تم بھوکے رہو گے اور نہ برہنہ ہو گے۔

وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ

اور یہ کہ اس میں نہ تمہیں پیاس لگے گی اور نہ دھوپ۔ پس شیطان نے (ان کے دل میں) وسوسہ ڈالا وہ کہنے لگا اے آدم!

هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا

کیا میں تمہیں بتاؤں ہمیشہ (کی زندگی) کا درخت اور ایسی بادشاہی جسے زوال نہ آئے؟ پس دونوں نے کھالیا اس میں سے تو ان دونوں کے لئے ان کی شرم گاہیں ظاہر ہو گئیں

وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۣ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾

اور دونوں جوڑ کر رکھنے لگے اپنے اوپر جنت کے پتے اور آدم (علیہ السلام) نے (بھول کر) اپنے رب سے لغزش کی پس (اپنے مطلوب سے) بے راہ ہو گئے۔

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا

پھر ان کے رب نے انہیں چن لیا ان کی توبہ قبول فرمائی اور ہدایت عطا فرمائی۔ (اللہ نے) فرمایا تم دونوں اکٹھے یہاں سے اتر جاؤ

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ

تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہیں پس اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو کوئی میری ہدایت کی پیروی کرے گا پس وہ نہ تو گم راہ ہو گا

وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾

اور نہ تکلیف میں پڑے گا۔ اور جس نے میری نصیحت سے منہ پھیرا تو بے شک اس کی (دنیاوی) معاش تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا

وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو دیکھنے والا تھا۔ (اللہ) فرمائے گا اسی طرح تمہارے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں

فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ

پس تم نے انہیں بھلا دیا اور اسی طرح آج تمہیں بھی نظر انداز کر دیا جائے گا۔ اور اسی طرح ہم بدلہ دیں گے اسے جو حد سے گزرے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ۝ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ

پھر بھی جو شخص اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتا تو اس کے لئے عذاب بہت سخت اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ تو کیا انہیں (اس بات سے) راہنمائی نہیں ملی

ع ۷

كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝

کہ ہم ان سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے جن کے رہنے کی جگہوں میں یہ چلتے پھرتے ہیں یقیناً اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ۝ فَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ

اور اگر آپ کے رب کی بات پہلے سے طے شدہ نہ ہوتی اور ایک مقرر وقت نہ ہوتا تو (ان پر عذاب کا آنا) لازم ہو جاتا۔ پس آپ ان کی باتوں پر صبر کیجئے

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَاۗئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ

اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کیجئے سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے پہلے اور رات کے کچھ اوقات میں تسبیح کیجئے اور دن کے کناروں پر بھی

لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ

تاکہ آپ راضی ہو جائیں (انعام سے)۔ اور آپ ہرگز اپنی نگاہ بھی نہ اٹھایئے ان چیزوں کی طرف جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہیں

زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝

دنیاوی زندگی کی رونق کے طور پر تاکہ اس میں ہم انہیں آزمائیں اور آپ کے رب کا دیا ہوا رزق بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔـلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ

اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور اس پر قائم رہیئے ہم آپ سے کوئی رزق نہیں مانگتے (بلکہ) ہم آپ کو رزق دیتے ہیں

وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ

اور بہتر انجام پرہیز گاری کا ہی ہے۔ اور وہ (کفار) کہتے ہیں کہ یہ (رسول) ہمارے پاس اپنے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے

اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ

کیا ان کے پاس وہ واضح دلیل نہیں آئی جو پہلے صحیفوں میں ہے؟ اور اگر ہم اس (رسول) سے پہلے ہی انہیں عذاب سے ہلاک کر دیتے

لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ۝

تو وہ کہتے کہ اے ہمارے رب! تُو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم آپ کی آیتوں کی پیروی کرتے اس سے پہلے کہ ہم ذلیل اور رُسوا ہوں۔

ع ۸

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ۝

آپ فرما دیجئے ہر کوئی منتظر ہے پس تم بھی انتظار کرو عنقریب تم جان لو گے کہ کون سیدھی راہ پر چلنے والے ہیں اور کون ہدایت یافتہ ہیں۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت کے دن اللہ ﷻ ہی فیصلہ فرمائے گا کہ کس کی سفارش کی جائے اور کون سفارش کرے۔ (آیت: ۱۰۹)

۲- قرآن حکیم کو اللہ ﷻ نے عربی زبان میں نازل فرمایا تاکہ ہم پرہیز گاری اختیار کریں اور اس پر غور و فکر کریں۔ (آیت: ۱۱۳)

۳- ہمیں اللہ ﷻ سے اپنے علم میں اضافہ کی دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ (آیت: ۱۱۴)

۴- شیطان ہمارا دشمن ہے جو وسوسہ ڈال کر ہم سے اللہ ﷻ کی نافرمانی کرانا چاہتا ہے۔ (آیت: ۱۲۰)

۵- اللہ ﷻ نے شرم و حیا انسان کی فطرت میں رکھی ہے۔ ہمیں بے حیائی اور بے پردگی سے بچنا چاہیئے۔ (آیت: ۱۲۱)

۶- دنیا میں ہم ہدایت کے محتاج ہیں اور جو اللہ ﷻ کی ہدایت کی پیروی کرے گا وہ گمراہی اور تکلیف سے بچ جائے گا۔ (آیت: ۱۲۳)

۷- قرآن حکیم پر عمل نہ کرنے والوں کی دنیاوی معاش تنگ کر دی جائے گی۔ قیامت کے دن ان کو اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔ (آیت: ۱۲۴)

۸- سابقہ نافرمان قوموں کے کھنڈرات ہمارے لئے عبرت کے نشانات ہیں۔ (آیت: ۱۲۸)

۹- مجرموں کو اللہ ﷻ کے عذاب سے بے خوف نہیں رہنا چاہیئے۔ اللہ ﷻ کی پکڑ کا وقت طے شدہ ہے۔ (آیت: ۱۲۹)

۱۰- ہمیں نمازوں کو وقت کی پابندی کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔ (آیت: ۱۳۰)

۱۱- دنیا کی آسائشیں اور نعمتیں ہماری آزمائش اور امتحان کے لئے ہیں۔ (آیت: ۱۳۱)

۱۲- ہمیں دوسروں کے مال و دولت کو دیکھ کر متاثر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اصل نعمتیں آخرت کی ہیں جو بہت بہتر اور ہمیشہ رہنے والی ہیں۔ (آیت: ۱۳۱)

۱۳- ہمیں اپنے گھر والوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین کرنی چاہیئے۔ (آیت: ۱۳۲)

۱۴- آپ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ قرآنِ حکیم ہے۔ (آیت: ۱۳۳)

۱۵- انبیاء کرام علیہم السلام کو زمین پر بھیجنے کا مقصد ہدایت کے راستہ کو واضح کر دینا ہے تاکہ لوگ قیامت کے دن اپنی لاعلمی یا ہدایت کے نہ پہنچنے کا بہانہ نہ کر سکیں۔ (آیت: ۱۳۴)

۱۶- کون کامیاب ہے اور کون ناکام ہے اس کا نتیجہ قیامت کے دن نکل آئے گا۔ (آیت: ۱۳۵)

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) قرآنِ حکیم کس کے لئے نصیحت ہے؟

(الف) اللہ ﷻ سے ڈرنے والوں کے لئے (ب) عقل مند لوگوں کے لئے (ج) عربی زبان سمجھنے والوں کے لئے

(۲) اس سورت سے متعلق کس صحابی رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کا واقعہ مشہور ہے؟

(الف) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (ب) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (ج) حضرت بلال رضی اللہ عنہ

(۳) دنیا کی آسائشوں اور نعمتوں کی کیا حقیقت بیان کی گئی ہے؟

(الف) اللہ ﷻ کے راضی ہونے کی علامت ہیں (ب) انسانوں کو آزمانے کے لئے ہیں (ج) جہنم میں لے جانے کا سبب ہیں

NOT FOR SALE

(۴) سابقہ نافرمان قوموں کے کھنڈرات ہمارے لئے کس طرح کے نشانات ہیں؟

(الف) عظمت کے (ب) تاریخی ورثہ کے (ج) عبرت کے

(۵) قرآنِ حکیم سے منہ موڑنے والا قیامت کے دن کس حال میں ہو گا؟

(الف) لنگڑا ہو گا (ب) گونگا ہو گا (ج) اندھا ہو گا

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- قیامت کے دن پہاڑ اور زمین کی کیا کیفیت ہو گی؟

۲- اس سورت کی روشنی میں قرآن حکیم سے منہ موڑنے والوں کے بارے میں کوئی چار باتیں بیان کریں؟

۳- اس سورت کے آخری رکوع میں اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو جن باتوں کا حکم دیا ان میں سے کوئی چار لکھیں؟

۴- قیامت کے دن کن لوگوں کے چہرے جھکے ہوئے ہوں گے اور وہ نامراد رہیں گے؟

۵- حضرت آدم علیہ السلام نے بھول کر خطا ہونے پر کیا طرزِ عمل اختیار فرمایا؟

گھریلو سرگرمی

۱- حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے تینوں ادوار پر ایک ایک پیراگراف تحریر کریں۔

۲- قرآنِ حکیم کی جن سورتوں کا نام "حروفِ مقطعات" پر مبنی ہے ان کے ناموں کی ایک فہرست تحریر کریں۔

دستخط استاد بمع تاریخ: _____ دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآء

تعارف: یہ سورت مکی دور کے اس عرصہ میں نازل ہوئی جب سردارانِ قریش نبی کریم ﷺ کی دعوت کی بھرپور مخالفت کررہے تھے اور آپ ﷺ کا مذاق اڑا رہے تھے۔(معاذاللہ)حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ " سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ کہف، سورۂ مریم، سورۂ طٰہٰ اور سورۃ الانبیاء میرا پرانا اور قیمتی مال ہیں "۔(صحیح بخاری) یعنی اِن کی میں حفاظت کرتا ہوں، اِن کو میں دُہراتا رہتا ہوں۔

اس سورت میں نافرمانوں کو ان کے بُرے انجام سے خبردار کیا گیا ہے۔ سورت کی ابتدائی ۴۷ آیات میں ایمانیاتِ ثلاثہ یعنی توحید، رسالت اور آخرت کا بیان ہے۔ قیامت کے قریب آنے سے خبردار کیا گیا ہے۔ قرآنِ حکیم اور رسالت پر مشرکین کے اعتراضات کا بھرپور جواب دیا گیا ہے۔ توحید باری تعالیٰ کے لئے بھی دلائل دیئے گئے ہیں۔ سورت کے درمیانی حصّہ (آیات: ۴۸-۹۳) میں ۱۷ انبیاء کرام علیہم السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں ایمان بالآخرت کا ذکر ہے اور قیامت کے مختلف احوال بیان کئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی اس حقیقت کا ذکر ہے کہ صدق واخلاص کے ساتھ نیکی کی راہ پر چلنے والوں کے لئے کامیابی ہے۔ ایسے لوگوں کو آخرت میں کوئی خوف نہ ہوگا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے
اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝١ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ	
لوگوں کے لئے ان کے حساب کا وقت قریب آگیا اور وہ غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں۔ جو کوئی نئی نصیحت ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے آتی ہے	
اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٢ۙ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۣ	
وہ اسے کھیل کود میں لگے ہوئے سنتے ہیں۔ ان کے دل غافل ہوتے ہیں اور انہوں نے چپکے چپکے سرگوشیاں کیں جنہوں نے ظلم کیا	
هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ قٰلَ	
کہ یہ (رسول) تم جیسا ایک بشر ہی تو ہے کیا پھر تم جادو کے پاس آتے ہو؟ حالانکہ تم دیکھ رہے ہو۔(نبی کریم ﷺ نے) فرمایا	
رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۠ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ	
میرا رب آسمان اور زمین کی ہر بات کو جانتا ہے اور وہی خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ بلکہ وہ کہنے لگے کہ (یہ قرآن) پریشان خواب ہیں	
بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝	
بلکہ انہوں نے اسے گھڑ لیا ہے بلکہ وہ تو شاعر ہیں پس ان کو چاہیئے کہ ہمارے پاس کوئی نشانی لے آئیں جیسے پہلے رسول (نشانیاں) دے کر بھیجے گئے تھے۔	
مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا	
ان لوگوں سے پہلے کوئی (نافرمان) بستی ایمان نہیں لائی جسے ہم نے ہلاک کیا تو کیا یہ ایمان لائیں گے؟ اور آپ سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھیجے وہ سب مرد ہی تھے	

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

نُوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا

جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے پس تم والوں سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے ہو۔ ہم نے ان (انبیاء علیہم السلام) کے ایسے جسم نہیں بنائے تھے

لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ

کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔ پھر ہم نے انہیں (یعنی انبیاء علیہم السلام کو) وعدہ سچا کر دکھایا پس ہم نے انہیں اور جن کو چاہا نجات دی

وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ع ۱

اور حد سے بڑھنے والوں کو ہم نے ہلاک کیا۔ یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا ذکر ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں؟

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ

اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کیں جو ظالم تھیں اور ہم نے ان کے بعد دوسری قوموں کو پیدا فرمایا۔ پس جب انہوں نے ہمارا عذاب محسوس کیا

اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝

تو فوراً وہاں (بستیوں) سے بھاگنے لگے۔ (کہا گیا) مت بھاگو اور واپس جاؤ جہاں تم نے عیش کیا تھا اور اپنے گھروں میں تاکہ تم سے پوچھا جائے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝

وہ کہنے لگے ہائے ہماری خرابی! بے شک ہم ہی ظالم تھے۔ پس وہ یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹا ہوا (اور) بجھا ہوا بنا دیا۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۙ

اور ہم نے نہیں بنایا آسمان اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے کھیل تماشے کے طور پر۔ اگر ہم کھیل ہی بنانا چاہتے تو یقیناً اسے اپنے پاس سے بنا لیتے

اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ

اگر ہمیں یہی کرنا ہوتا۔ بلکہ ہم باطل پر حق کی چوٹ لگاتے ہیں تو وہ اُسے کچل دیتا ہے پس وہ اسی وقت مٹ جاتا ہے

وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ۝ وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَنْ عِنْدَهٗ

اور تمہارے لئے تباہی ہے ان باتوں کی وجہ سے جو تم بناتے ہو۔ اور اسی کا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے)

لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝

وہ نہ اس کی عبادت سے تکبر کرتے ہیں اور نہ ہی تھکتے ہیں۔ وہ دن اور رات تسبیح بیان کرتے ہیں وہ سستی نہیں کرتے۔

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ۝ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ

کیا ان لوگوں نے زمین میں سے ایسے معبود بنا لیے ہیں جو زندہ کر کے اٹھا سکتے ہیں؟ اگر ان (آسمان اور زمین) میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے

لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

تو یقیناً دونوں درہم برہم ہو جاتے پس پاک ہے اللہ جو عرش کا مالک ہے ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۝ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ

اس (اللہ) سے سوال نہیں کیا جا سکتا اس کے متعلق جو وہ کرتا ہے بلکہ ان سے سوال کیا جائے گا۔ کیا ان لوگوں نے اس کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ

(اے نبی ﷺ) آپ فرما دیجئے لاؤ اپنی دلیل یہ (قرآن) ان لوگوں کا ذکر ہے جو میرے ساتھ ہیں اور ان کا (بھی) ذکر ہے جو مجھ سے پہلے تھے

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ

بلکہ ان میں اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے پس وہ منہ موڑے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے آپ (ﷺ) سے پہلے جو بھی رسول بھیجے ان کو یہی وحی فرمائی

اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ

کہ میرے (اللہ کے) سوا اور کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو۔ اور وہ (مشرکین) کہتے ہیں رحمان نے کوئی اولاد بنا رکھی ہے وہ پاک ہے

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۝ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

بلکہ وہ (فرشتے) معزز بندے ہیں۔ وہ اس کے آگے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے اور وہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ وہ جانتا ہے جو ان کے آگے اور جو ان کے پیچھے ہے

وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ

اور وہ اسی کی سفارش کریں گے جس کے لئے وہ (اللہ) راضی ہو اور وہ اس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے جو کوئی کہے

ع ۲ ۱۹

اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

کہ میں اس کے سوا معبود ہوں تو ہم اس کو جہنم کی سزا دیں گے اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں ظالموں کو۔ کیا کافروں نے نہیں دیکھا

اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

کہ آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے پھر ہم نے ان دونوں کو الگ کیا اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو بنایا تو کیا یہ ایمان نہیں لاتے۔

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝

اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے کہ وہ انہیں لے کر ہلنے نہ لگے اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنا دیئے تاکہ وہ راستہ پائیں۔

وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنا دیا اور وہ اس (آسمان) کی نشانیوں سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ اور وہی ہے جس نے بنائے رات اور دن

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ

اور سورج اور چاند (یہ) سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔ اور ہم نے آپ سے پہلے کسی انسان کے لئے (دنیا میں) ہمیشہ رہنا نہیں بنایا

اَفَاْىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ

پس اگر آپ انتقال فرما جائیں تو کیا یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی میں آزمائش کے لئے مبتلا کرتے ہیں

وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ

اور تم ہماری ہی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور جب کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق ہی اڑاتے ہیں (کہتے ہیں) کیا یہی ہے وہ جو تمہارے معبودوں کا ذکر کرتا ہے

وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۭ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ۝

حالانکہ وہ خود رحمٰن کے ذکر کے منکر ہیں۔ انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے عنقریب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا پس تم مجھ سے جلدی کا مطالبہ نہ کرو۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ

اور وہ کہتے ہیں یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا اگر تم سچے ہو۔ کاش کافر (اس وقت کو) جانتے جس وقت نہ تو یہ آگ کو اپنے چہروں سے ہٹا سکیں گے

وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا

اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔ بلکہ وہ (قیامت) ان پر اچانک آپڑے گی تو وہ ان کے ہوش کھو دے گی پس نہ تو وہ اس کو ہٹا سکیں گے

وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ

اور نہ ہی ان کو مہلت ملے گی۔ اور یقیناً آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اُڑایا گیا پس ان لوگوں میں سے انہیں جو مذاق اُڑاتے تھے اسی (عذاب) نے گھیر لیا

ع ۳ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ

جس کا وہ مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے کہ تمہاری کون حفاظت کرتا ہے؟ رات اور دن میں رحمان سے

بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ

بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ کیا ہمارے سوا ان کے کچھ اور معبود ہیں جو انہیں بچا سکیں؟ وہ نہ تو خود اپنی مدد کر سکتے ہیں

وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ

اور نہ انہیں ہمارا ساتھ حاصل ہو گا۔ بلکہ ہم نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو سامانِ زندگی دیا یہاں تک کہ ان پر لمبی عمر گزر گئی تو کیا وہ نہیں دیکھتے

اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ قُلْ

کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے آرہے ہیں تو کیا وہی غالب آنے والے ہیں؟ (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے

اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۫ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ۝ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ

بے شک میں تمہیں اللہ کی وحی کے ذریعے خبردار کرتا ہوں اور بہرے پکار کو نہیں سنتے جب انہیں خبردار کیا جائے۔ اور اگر انہیں چھو جائے

نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ

آپ کے رب کے عذاب کا جھونکا تو ضرور کہیں گے ہائے ہماری خرابی! بے شک ہم ہی ظالم تھے۔ اور قیامت کے دن ہم انصاف کا ترازو رکھیں گے

فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝

پس کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی (کسی کا عمل) ہو گا تو ہم لے آئیں گے اسے بھی اور ہم حساب لینے کے لئے کافی ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی جو (حق و باطل میں) فرق کرنے والی اور روشنی دینے والی اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت تھی۔

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ

جو اپنے رب سے بن دیکھے ڈرتے ہیں اور قیامت کا بھی خوف رکھنے والے ہیں۔ اور یہ (قرآن) مبارک نصیحت ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے

ع ۴ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝

تو کیا تم اس کا انکار کرنے والے ہو؟

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

نوٹ: آیات: ۵۱ تا ۷۳ مطالعہ قرآنِ حکیم حصہ دوم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں دی گئی ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ: آیات: ۷۴ تا ۱۱۲

ع ۵

وَ لُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَّ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝۷۴

اور لوط (علیہ السلام) کو ہم نے حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نے انہیں اس بستی سے نجات دی جو گندے کام کرتی تھی بے شک وہ بُرے اور بد کردار لوگ تھے۔

وَ اَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۷۵ وَ نُوْحًا

اور ہم نے انہیں (لوط علیہ السلام کو) اپنی رحمت میں داخل فرمایا بے شک وہ نیک لوگوں میں سے تھے۔ اور نوح (علیہ السلام) کو بھی (اپنی رحمت میں داخل فرمایا)

اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝۷۶

جب اس سے پہلے انہوں نے پکارا تو ہم نے اُن کی دعا قبول فرمائی پس ہم نے انہیں اور ان کے گھر والوں کو نجات عطا فرمائی بڑے غم سے۔

وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۷۷

اور ہم نے ان کی مدد کی ان لوگوں پر جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا بے شک وہ بُرے لوگ تھے پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ

اور داؤد (علیہ السلام) اور سلیمان (علیہ السلام) (کو یاد کیجئے) جب وہ کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئیں

وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝۷۸ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَ كُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ۫

اور ہم ان کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے۔ پس ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کو اس کا (صحیح فیصلہ) سمجھا دیا اور ہر ایک کو ہم نے حکمت اور علم عطا فرمایا

وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَ الطَّيْرَ ؕ وَ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝۷۹

ہم نے پہاڑوں کو داؤد (علیہ السلام) کے تابع فرما دیا تھا جو تسبیح کرتے اور پرندوں کو بھی (تابع فرمایا) اور (یہ سب) ہم ہی کرنے والے تھے۔

وَ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ۝۸۰

اور ہم نے انہیں (یعنی داؤد علیہ السلام کو) تمہارے لئے زرہیں بنانا سکھایا تاکہ وہ تمہاری لڑائی میں تمہیں بچائیں تو کیا تم شکر گزار بنتے ہو؟

وَ لِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ۝۸۱

اور تیز ہوا کو سلیمان (علیہ السلام) کے تابع فرما دیا جو ان کے حکم سے چلتی اس زمین کی طرف جہاں ہم نے برکت دی ہے اور ہم تو ہر چیز کو جاننے والے ہیں۔

وَ مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَ يَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ كُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ۝۸۲

اور کئی شیاطین (جنات) ایسے تھے جو ان کے لئے غوطہ لگاتے (تاکہ قیمتی پتھر نکالیں) اور اس کے علاوہ اور بھی کئی کام کرتے تھے اور ہم ان کی حفاظت کرنے والے تھے۔

وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝۸۳

اور ایوب (علیہ السلام کو یاد کیجئے) جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور آپ رحم فرمانے والوں میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ ۪ وَّ اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ

تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی پس ہم نے دُور فرما دی جو انہیں تکلیف تھی اور ہم نے انہیں ان کے گھر والے بلکہ ان کے ساتھ اتنے اور بھی عطا فرمائے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ

یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور عبادت گزاروں کے لئے نصیحت ہے۔ اور اسماعیل (علیہ السلام) اور ادریس (علیہ السلام) اور ذوالکفل (علیہ السلام) کو بھی (یاد کیجئے)

كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾

یہ سب صبر کرنے والے تھے۔ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمایا بے شک وہ نیک بندوں میں سے تھے۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ

اور مچھلی والے (یونس علیہ السلام کو یاد کیجئے) جب وہ غصے کی حالت میں چلے گئے تو خیال کیا کہ ہم ان پر ہرگز تنگی نہیں کریں گے پس انہوں نے اندھیروں میں پکارا

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ

کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ پاک ہیں بے شک میں ہی قصوروار ہوں۔ پس ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ہم نے انہیں غم سے نجات عطا فرمائی

وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا

اور اسی طرح ہم ایمان والوں کو نجات عطا فرماتے ہیں۔ اور زکریا (علیہ السلام کو یاد کیجئے) جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑیئے

وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ

اور آپ سب سے بہتر وارث ہیں۔ پس ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں یحییٰ (علیہ السلام) عطا فرمائے اور ان کی بیوی کو ان کے لئے درست فرما دیا

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾

بے شک وہ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں امید اور خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے لئے عاجزی اختیار کرتے تھے۔

وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا

اور (مریم علیہا السلام کو یاد کیجئے) جنہوں نے اپنی عفت کی حفاظت کی تو ہم نے ان میں اپنی روح میں سے پھونک دیا

وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ

اور انہیں اور ان کے بیٹے کو تمام جہان والوں کے لئے ایک نشانی بنا دیا۔ بے شک یہ تمہاری اُمت ایک ہی اُمت ہے اور میں تمہارا رب ہوں

ع ۶ ۱۸ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾

پس میری عبادت کرو۔ اور انہوں نے آپس میں اپنے (دین کے) معاملہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہر ایک کو ہماری طرف ہی واپس آنا ہے۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾

پس جو کوئی نیک اعمال کرے اور وہ مومن بھی ہو تو اس کی کوشش کی ناقدری نہیں ہوگی اور اسے ہم لکھ رہے ہیں۔

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ

اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا (ان کے لئے) ممکن نہیں کہ وہ (دنیا میں) واپس آئیں۔ یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے

وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ

اور وہ ہر بلندی سے نیچے کو دوڑتے آئیں گے۔ اور (قیامت کا) سچا وعدہ قریب آجائے گا تو اچانک کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

(وہ پکار اٹھیں گے) ہائے ہماری خرابی! یقیناً ہم اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہم ہی ظالم تھے۔ بے شک تم اور جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو

حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ۝ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ

سب دوزخ کا ایندھن بنو گے تم اس میں داخل ہونے والے ہو۔ اگر یہ (سچے) معبود ہوتے تو اس (جہنم) میں داخل نہ ہوتے

وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ۝

اور وہ سب اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ وہاں ان کے لئے چیخ پکار ہوگی اور وہاں (چیخ پکار کے سوا) کچھ بھی نہ سن سکیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ

بے شک جن کے لئے پہلے سے ہی ہماری طرف سے بھلائی مقرر ہو چکی ہے وہ اس (جہنم) سے دُور رکھے جائیں گے۔ وہ تو اس (جہنم) کی آہٹ تک نہ سنیں گے

وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ

اور وہ اپنی جی چاہی چیزوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ وہ بڑی گھبراہٹ ان کو غمگین نہ کرے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے

هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ

(اور کہیں گے) یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ اُس دن ہم آسمان کو یوں لپیٹ دیں گے جیسے لکھے ہوئے کاغذ لپیٹ دیے جاتے ہیں

كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝

جس طرح ہم نے پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے بے شک ہم (ایسا ضرور) کرنے والے ہیں۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا

اور یقیناً زبور میں ہم نصیحت کے بعد یہ لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث ہوں گے ہمارے نیک بندے۔ بے شک اس (قرآن) میں ایک بڑا پیغام ہے

لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ

عبادت گزار لوگوں کے لئے۔ اور ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ فرما دیجئے میرے طرف تو وحی کی جاتی ہے

اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ

کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو کیا تم فرماں برداری کرتے ہو؟ پھر اگر یہ منہ موڑ لیں تو آپ فرما دیجئے کہ میں نے تمہیں یکساں طور پر خبردار کر دیا

وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ

اور میں نہیں جانتا کہ قریب ہے یا دور جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ بے شک وہ (اللہ) بلند آواز سے کی ہوئی بات کو جانتا ہے

وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝ وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ قٰلَ

اور وہ بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔ اور میں نہیں جانتا شاید یہ تمہاری آزمائش ہو اور ایک وقت تک کچھ فائدہ اٹھانا ہو۔ (نبی کریم ﷺ نے) عرض کیا

رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ ع ۱۹

اے میرے رب! حق کے ساتھ فیصلہ فرما دیجئے اور ہمارا رب بڑا مہربان ہے اسی سے مدد طلب کی جاتی ہے ان باتوں پر جو تم بیان کرتے ہو۔

NOT FOR SALE

علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت کا وقت قریب سے قریب تر ہوتا جارہا ہے۔ اس لئے ہمیں اللہ ﷻ سے غافل ہو کر زندگی نہیں گزارنی چاہیے۔ (آیت:۱)

۲- اللہ ﷻ نے انسانوں ہی میں سے بعض انسانوں کو اپنا نبی اور رسول بنا کر لوگوں کی ہدایت کے لئے دنیا میں بھیجا۔ (آیات:۷،۸)

۳- جو بات ہم نہیں جانتے وہ بات ہمیں علم رکھنے والوں سے پوچھ لینی چاہیئے۔ (آیت:۷)

۴- قرآنِ حکیم ہر دور کے لئے رہنمائی عطا کرتا ہے۔ اس میں ہمارا ذکر اور ہمارے لئے نصیحت موجود ہے۔ (آیت:۱۰)

۵- نافرمان لوگ اللہ ﷻ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ (آیات:۱۱-۱۵)

۶- اللہ ﷻ نے یہ دنیا محض کھیل تماشہ کے لئے نہیں بلکہ بامقصد طور پر پیدا فرمائی۔ اس لئے ہمیں اللہ ﷻ کو راضی کرنے والی زندگی گزارنی چاہیئے۔ (آیات:۱۶،۱۷)

۷- اللہ ﷻ ہمیشہ حق کو باطل سے ٹکرا کر باطل کا سر کچل دیتا ہے۔ (آیت:۱۸)

۸- اگر اس کائنات میں ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو زمین اور آسمان میں فساد مچ جاتا۔ (آیت:۲۲)

۹- ہر شخص اپنے اعمال کا اللہ ﷻ کے سامنے جواب دہ ہے۔ (آیت:۲۳)

۱۰- کائنات، پانی، پہاڑ، آسمان، سورج اور چاند سب اللہ ﷻ کی قدرت کی واضح نشانیاں ہیں۔ (آیات ۳۰-۳۲)

۱۱- ہر نفس کو موت آکر رہے گی۔ ہمیں اللہ ﷻ سے ملاقات کی تیاری کرتے رہنا چاہیئے۔ (آیت:۳۵)

۱۲- ہمیں مشکلات میں اللہ ﷻ ہی کو پکارنا چاہیئے کیوں کہ وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔ (آیت:۸۳)

NOT FOR SALE

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) کون سے نبی علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے تھے؟

(الف) حضرت اسحاق علیہ السلام (ب) حضرت یعقوب علیہ السلام (ج) حضرت لوط علیہ السلام

(۲) اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ یہ کس نبی علیہ السلام کی دعا ہے؟

(الف) حضرت یونس علیہ السلام (ب) حضرت زکریا علیہ السلام (ج) حضرت ایوب علیہ السلام

(۳) اللہ ﷻ نے ہر جاندار شے کو کس چیز سے بنایا ہے؟

(الف) آگ سے (ب) پانی سے (ج) آکسیجن سے

(۴) ذُوالنون سے کون مراد ہیں؟

(الف) حضرت ایوب علیہ السلام (ب) حضرت یونس علیہ السلام (ج) حضرت ادریس علیہ السلام

(۵) اللہ ﷻ نے نبی کریم ﷺ کو کس کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے؟

(الف) تمام نیک لوگوں کے لئے (ب) تمام مسلمانوں کے لئے (ج) تمام جہان والوں کے لئے

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- تیسرے رکوع کی روشنی میں بتائیں کہ منکرین باری تعالیٰ کو اللہ ﷻ کی قدرت کی کون سی نشانیوں میں غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے؟

۲- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کی بے بسی کو اپنی قوم کے سامنے کیسے واضح فرمایا؟

NOT FOR SALE

۳- حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ ﷻ کی طرف سے عطا کی جانے والی کوئی چار خاص نعمتیں اور فضیلتیں تحریر کریں؟

۴- سورۃ الانبیاء کے آخری رکوع میں اللہ ﷻ نے آسمانی کتاب "زبور" کی کس پیشن گوئی کا ذکر فرمایا ہے؟

۵- اس سورت کے پہلے رکوع میں انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں بیان کئے گئے کوئی چار مشترکہ حقائق تحریر کریں؟

گھریلو سرگرمی

۱- اس سورت میں دی گئیں انبیاء کرام علیہم السلام کی دعاؤں کا ترجمے کے ساتھ ایک چارٹ بنائیے۔

۲- "اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا" اس آیت کی روشنی میں سیرت النبی ﷺ سے آپ ﷺ کی رحمت و شفقت کے کوئی تین واقعات تحریر کریں۔

دستخط استاد بمع تاریخ: _____ دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ الْحَجّ

تعارف: اس سورت میں مکی اور مدنی دونوں سورتوں میں بیان ہونے والے مضامین کا تذکرہ ہے۔ مزید برآں اس سورت کی چند آیات سفر ہجرت کے دوران بھی نازل ہوئیں۔ یوں یہ سورت منفرد مزاج کی سورت ہے۔ سورت کی ابتداء میں قیامت کے احوال کا بیان ہے۔ قیامت کے دن منافقوں اور کافروں کے بُرے انجام اور مومنوں کے اچھے انجام کا ذکر ہے۔ پھر حج اور قربانی کے احکامات کا بیان ہے۔ مشرکوں سے جنگ لڑنے کی اجازت دی گئی ہے اور شرک سے منع کیا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں تمام انسانوں کو ایمان لانے کی بھرپور دعوت دی گئی ہے۔ اہلِ ایمان کو عملِ صالح کرنے اور اُمت والی ذمہ داری ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ① يَوْمَ تَرَوْنَهَا

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی (ہولناک) چیز ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے

تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى

ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور تمام حمل والیاں اپنا حمل گرا دیں گی اور آپ لوگوں کو نشے کی حالت میں دیکھیں گے

وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ② وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہو گا۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں علم کے بغیر

وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۙ ③ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ

اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرتے ہیں۔ جس کے بارے میں لکھ دیا گیا ہے کہ جو اسے دوست بنائے گا تو وہ اسے گم راہ کر دے گا

وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ④ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ

اور جہنم کے عذاب کا راستہ دکھائے گا۔ اے لوگو! اگر تمہیں (دوبارہ) جی اٹھنے میں کوئی شک ہے تو یقیناً ہم نے تم کو (پہلی بار بھی تو) مٹی سے پیدا کیا

ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ

پھر ایک قطرے سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر گوشت کی بوٹی سے (جس کی بناوٹ) مکمل بھی ہوتی ہے اور اُدھوری بھی

لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۭ وَنُقِرُّ فِى الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا

تاکہ ہم تمہارے لئے ظاہر کر دیں اور ہم جس کو چاہتے ہیں رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں ایک خاص وقت تک پھر تمہیں بچے کی صورت میں نکالتے ہیں

ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ

پھر تم جوانی کو پہنچتے ہو اور تم میں وہ بھی ہیں جو وفات دے دیئے جاتے ہیں اور بعض تم میں وہ ہیں جو ناکارہ عمر (زیادہ بڑھاپے) تک پہنچا دیئے جاتے ہیں

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ

تاکہ (بہت کچھ) جاننے کے بعد کچھ بھی نہ جانے اور تم دیکھتے ہو کہ زمین خشک پڑی ہوتی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے

وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى

اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی خوش نما نباتات اگاتی ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ بے شک اللہ ہی حق ہے اور بے شک وہی مُردوں کو زندہ فرماتا ہے

وَاَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ۙ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝

اور بے شک وہ ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔ اور بے شک قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور بے شک اللہ دوبارہ زندہ فرمائے گا انہیں جو قبروں میں ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ۙ

اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کے بارے میں جھگڑتا ہے بغیر کسی علم کے اور بغیر کسی دلیل کے اور بغیر کسی روشن کتاب کے۔

ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(اور تکبر سے) گردن موڑ لیتا ہے تاکہ اللہ کے راستے سے گم راہ کرے اس کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے چکھائیں گے

عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ۧ

جلنے کا عذاب۔ (کہا جائے گا) یہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور بے شک اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰي حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُۨ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ

اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں ایک کنارے پر (رہ کر) پس اگر اسے کوئی بھلائی پہنچ جائے تو (اسلام سے) مطمئن ہو جاتا ہے

وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُۨ انْقَلَبَ عَلٰي وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝

اور اگر کوئی مصیبت پڑ جائے تو منہ کے بل اُلٹا پھر جاتا ہے اس شخص نے دنیا اور آخرت کا نقصان اٹھایا یہی تو کھلا نقصان ہے۔

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ يَدْعُوْا لَمَنْ

وہ اللہ کے سوا ایسی چیز کو پکارتا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ اسے فائدہ دے سکتی ہے یہی تو دُور کی گم راہی ہے۔ وہ ان کو پکارتا ہے

ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جن کا نقصان ان کے نفع سے زیادہ قریب ہے وہ کیا ہی بُرا مددگار اور کیا ہی بُرا ساتھی ہے۔ بے شک اللہ داخل فرمائے گا ان کو جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ مَنْ كَانَ يَظُنُّ

اور انہوں نے نیک اعمال کئے ایسی جنتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ جو کوئی یہ گمان رکھتا ہو

اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَاۗءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ

کہ اللہ اس کی مدد نہیں فرمائے گا دنیا و آخرت میں تو وہ ایک رسی آسمان کی طرف لٹکائے پھر کاٹ دے پھر دیکھے کیا اس کی تدبیر اس چیز کو دور کرتی ہے

مَا يَغِيْظُ ۝ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝

جس پر وہ غصہ ہو رہا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے اس (قرآن) کو واضح آیتیں بنا کر نازل فرمایا اور بے شک اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت نصیب فرماتا ہے۔

ع ۱ ۱۰

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست اور عیسائی اور مجوسی اور وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا

اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ

اللہ ان سب کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرماوے گا بے شک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں بے شک اللہ ہی کے لئے سجدہ کرتے ہیں

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ

جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے انسان بھی

وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۝

اور بہت سے وہ ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے اور جسے اللہ ذلیل کرے تو اسے کوئی عزت دینے والا نہیں ہے بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ۭ

یہ دو فریق (مومن و کافر) ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں پس جو کافر ہیں ان کے لئے آگ کے کپڑے کاٹ دیئے گئے ہیں

يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۝

(اور) ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ اس سے گل جائے گا جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اور کھالیں۔

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ۝ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۠

اور ان (کی سزا) کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہیں۔ وہ جب بھی ارادہ کریں گے کہ غم (کی وجہ) سے اس (جہنم) سے نکل جائیں وہیں لوٹا دیئے جائیں گے

وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ

اور (کہا جائے گا) جلنے کا عذاب چکھو۔ بے شک اللہ داخل فرمائے گا ان کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ایسی جنتوں میں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝

جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہاں ان کو پہنائے جائیں گے سونے کے کنگن اور موتی اور وہاں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ۝

اور انہیں (دنیا میں) پاکیزہ بات کی ہدایت کی گئی اور انہیں تمام تعریفوں والے (اللہ) کے راستے کی طرف ہدایت کی گئی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور جو روکتے ہیں اللہ کے راستے سے اور مسجد حرام سے جسے ہم نے سب لوگوں کے لئے (اس طرح) بنایا ہے

سَوَاۗءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ

کہ اس میں رہنے والے اور باہر سے آنے والے برابر ہیں جو بھی اس میں کسی قسم کے ظلم کے ساتھ کسی ٹیڑھ کا ارادہ کرے گا

نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـــًٔا

ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔ اور جب ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر فرمادی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں

NOT FOR SALE

وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾

اور میرے گھر کو صاف ستھرا رکھیں طواف کرنے والوں کے لئے اور قیام کرنے والوں کے لئے اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے۔

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٧﴾

اور لوگوں کے درمیان حج کا اعلان کیجئے (تو) وہ آپ کے پاس آئیں گے پیدل اور دُبلے پتلے اُونٹوں پر (جو) آئیں گے دور دراز علاقوں سے۔

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ

تاکہ وہ اپنے فائدے دیکھیں جو ان کے لئے رکھے گئے ہیں اور اللہ کا نام یاد کریں (قربانی کے) مقررہ دنوں میں

عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿٢٨﴾

ان جانوروں پر جو اس (اللہ) نے انہیں عطا فرمائے ہیں پس اس میں سے خود بھی کھائیں اور تنگ دست محتاج کو بھی کھلائیں۔

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ ۚ

پھر چاہیئے کہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور قدیم گھر (بیت اللہ) کا طواف کریں۔ یہ (ہمارا حکم ہے)

وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ

اور جو تعظیم کرے اللہ کی حرمتوں کی تو وہ خود اسی کے لئے بہتر ہے اس کے رب کے نزدیک اور تمہارے لئے تمام مویشی حلال کر دیئے

اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ

سوائے ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں پس بتوں کی ناپاکی سے بچتے رہو اور جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو۔ ایک اللہ کے ہو کر رہو

غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ

اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوئے اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے تو (اس کا حال ایسا ہے کہ) جیسے وہ آسمان سے گر پڑا

فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ ۗ

پھر (یاتو) اسے پرندے (راہ میں سے) اُچک لے جاتے ہیں یا ہوا اسے لے جا کر پھینک دیتی ہے کسی دور دراز جگہ۔ یہ (ہمارا حکم ہے)

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ بے شک دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔ تمہارے لئے ان (قربانی کے جانوروں) میں فائدے ہیں

ع ۴ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا

ایک مقررہ وقت تک پھر ان (کے قربان کرنے) کی جگہ قدیم گھر (خانہ کعبہ) کے پاس۔ اور ہر امت کے لئے ہم نے (قربانی کے) طریقے مقرر فرمائے ہیں

لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۗ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ۗ

تاکہ وہ اللہ کا نام لیا کریں ان مویشی چوپایوں پر جو اس (اللہ) نے انہیں عطا فرمائے ہیں پس تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے پس تم اسی کے فرمانبردار بنو

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

اور عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں

NOT FOR SALE

وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٥﴾

اور (جب) ان پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرنے والے ہیں اور نماز قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ

اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے بنایا ہے اللہ کی نشانیوں میں سے ان میں تمہارے لئے فائدے ہیں پس انہیں کھڑا کر کے (ذبح کرتے ہوئے) ان پر اللہ کا نام لو

فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۭ

پھر جب وہ اپنے پہلو کے بل گر جائیں تو تم (خود بھی) اس میں سے کھاؤ اور کھلاؤ (نہ مانگ کر) قناعت کرنے والے کو اور (بے قرار ہو کر) مانگنے والے کو بھی

كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٣٦﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا

اسی طرح ہم نے ان کو تمہارے لئے مسخر کر دیا تاکہ تم شکر کرو۔ اللہ کو ہرگز نہ ان (قربانیوں) کے گوشت پہنچتے ہیں

وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۭ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ

اور نہ ان کے خون بلکہ اُس (اللہ) کو تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے اسی طرح اس (اللہ) نے اُن (جانوروں) کو تمہارے لئے مسخر کر دیا

لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۭ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٧﴾

تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور آپ (ﷺ) نیکی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔

ع ۵

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٨﴾

بے شک اللہ ایمان والوں کی طرف سے دفاع کرتا ہے بے شک اللہ پسند نہیں فرماتا کسی خیانت کرنے والے ناشکرے کو۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُۙ ﴿٣٩﴾

اجازت دے دی گئی ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جارہی ہے اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ ان کی مدد پر یقیناً بڑی قدرت رکھتا ہے۔

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

وہ لوگ جو اپنے گھروں سے نکالے گئے ناحق صرف اس لئے کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ نہ ہٹاتا رہتا بعض لوگوں کو بعض کے ذریعہ

لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ

تو ضرور ڈھا دی جاتیں (راہبوں کی) خانقاہیں اور کلیسے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے اللہ ضرور اُس کی مدد فرمائے گا

مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٤٠﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ

جو اس (کے دین کی) کی مدد کریں گے یقیناً اللہ بہت قوت والا بہت غالب ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار بخشیں تو یہ نماز قائم کریں گے

وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ

اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور نیکی کا حکم دیں گے اور بُرائی سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔ اگر یہ آپ (ﷺ) کو جھٹلاتے ہیں

فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿٤٢﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿٤٣﴾

تو (نئی بات نہیں) ان سے پہلے بھی (رسولوں کو) جھٹلایا تھا قوم نوح (علیہ السلام) اور عاد اور ثمود نے اور ابراہیم (علیہ السلام) کی قوم اور لوط (علیہ السلام) کی قوم نے۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾

اور مدین والوں نے بھی اور موسیٰ (علیہ السلام) کو بھی جھٹلایا گیا پس میں نے (پہلے تو) کافروں کو مہلت دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا تو کیسا (سخت) رہا میرا عذاب۔

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ

کتنی ہی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا اس حال میں کہ وہ ظالم تھیں تو اب وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں اور کتنے ہی کنوئیں بے کار پڑے ہیں

وَقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ

اور کتنے مضبوط محل ویران پڑے ہیں۔ کیا انہوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ ان کے دل ایسے ہو جاتے جن سے یہ سمجھتے

اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾

یا کان ایسے ہو جاتے جن سے یہ سنتے تو حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۭ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ

اور یہ لوگ آپ سے عذاب کے لئے جلدی مچا رہے ہیں اور اللہ ہرگز اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں فرمائے گا اور بے شک آپ کے رب کے ہاں ایک دن

كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ

ایک ہزار سال کے برابر ہے جو تم گنتے ہو۔ اور کتنی ہی بستیاں (ایسی) تھیں جنہیں میں نے مہلت دی اس حال میں کہ وہ ظالم تھیں

ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٩﴾ ع ۱۰

پھر میں نے ان کو پکڑ لیا اور میری ہی طرف واپس آنا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجئے اے لوگو! میں تو تمہارے لئے واضح طور پر خبردار کرنے والا (رسول) ہوں۔

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ

پس جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے تو ان کے لئے مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو نیچا دکھانے کی کوشش کی

اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٥١﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ

تو یہی لوگ جہنم والے ہیں۔ اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے جو بھی رسول یا نبی بھیجے تو جب بھی وہ کوئی آرزو کرتے تو شیطان ان کی آرزو میں وسوسہ ڈالتا

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾

پس جو وسوسہ شیطان ڈالتا اللہ اسے مٹا دیتا ہے پھر اپنی آیات کو پختہ کر دیتا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ

تاکہ وہ شیطان کے ڈالے ہوئے وسوسہ کو آزمائش کا ذریعہ بنا دے ان کے لئے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

اور یقیناً ظالم بہت دور کی مخالفت میں پڑے ہیں۔ اور اس لئے کہ وہ جان لیں جنہیں علم عطا فرمایا گیا ہے کہ یہ (وحی) حق ہے آپ کے رب کی طرف سے

فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥٤﴾

تو وہ اس پر ایمان لے آئیں پس ان کے دل اس کے لئے جھک جائیں اور یقیناً اللہ ایمان لانے والوں کو ہدایت عطا فرماتا ہے سیدھے راستہ کی طرف۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿٥٥﴾

اور کافر اس (قرآن) کی طرف سے ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت کی گھڑی آپہنچے یا ان پر کسی بے برکت دن کا عذاب آپہنچے۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۚ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٥٦﴾

اس دن بادشاہی اللہ کی ہوگی وہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا پس جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے وہ نعمتوں والی جنتوں میں ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ع ٧

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا پس ان کے لئے رُسوا کرنے والا عذاب ہے۔ اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی

ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٥٨﴾

پھر قتل کئے گئے یا مر گئے اللہ ضرور انہیں اچھا رزق عطا فرمائے گا اور یقیناً اللہ سب سے بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿٥٩﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ

وہ انہیں ایسی جگہ داخل فرمائے گا کہ وہ اس سے راضی ہو جائیں گے اور یقیناً اللہ خوب جاننے والا تحمل والا ہے۔ بات یہی ہے اور جس نے بدلہ لیا

بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿٦٠﴾

اسی قدر جس قدر اسے تکلیف دی گئی تھی پھر اس پر زیادتی کی گئی تو اللہ ضرور اس کی مدد فرمائے گا یقیناً اللہ معاف فرمانے والا بڑا ہی بخشنے والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾

یہ اس لئے کہ اللہ رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے اور یقیناً اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ تَرَ

یہ سب اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جسے وہ پوجتے ہیں وہ باطل ہے اور بے شک اللہ ہی بلند مرتبہ بڑائی والا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿٦٣﴾ ج لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ

کہ اللہ آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے پس زمین (اس سے) سرسبز ہو جاتی ہے بے شک اللہ مہربان باخبر ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦٤﴾ ع ٨ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ

اور یقیناً اللہ بے نیاز بہت تعریفوں والا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر دیا جو کچھ زمین میں ہے

وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۭ وَيُمْسِكُ السَّمَاۗءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ

اور کشتیاں سمندر میں اسی کے حکم سے چلتی ہیں اور وہی آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ اس کے حکم کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتا

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ

یقیناً اللہ لوگوں پر بہت شفقت فرمانے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ اور وہ ہی تو ہے جس نے تمہیں زندہ فرمایا پھر تمہیں موت دے گا

ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ

پھر تمہیں زندہ فرمائے گا یقیناً انسان تو بڑا ہی ناشکرا ہے۔ ہر اُمت کے لئے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر فرمایا ہے جس پر وہ چلتے ہیں

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ۭ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(اے نبی ﷺ) پس کافر لوگ آپ سے (اس) معاملہ میں جھگڑا نہ کریں اور آپ (لوگوں کو) اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں یقیناً آپ سیدھے راستے پر ہیں۔

وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اور اگر وہ آپ سے جھگڑیں تو آپ (ﷺ) فرما دیجئے اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔ اللہ تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا قیامت کے دن

فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ۭ

جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے بے شک یہ سب ایک کتاب میں ہے

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا

بے شک یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔ اور وہ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی پوجا کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی

وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ

اور نہ ہی ان کو اس کا کوئی علم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اور جب ان پر تلاوت کی جاتی ہیں ہماری واضح آیات تو آپ (ﷺ) پہچان لیتے ہیں

فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۭ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۭ قُلْ

ان کافروں کے چہروں پر ناگواری قریب ہے کہ وہ حملہ کر دیں ان لوگوں پر جو ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے

اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ اَلنَّارُ ۭ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ع ۹ ۸

کیا میں تمہیں اس سے بھی بری چیز بتاؤں؟ وہ آگ ہے جس کا اللہ نے کافروں سے وعدہ کیا ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ اے لوگو!

ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا

ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے غور سے سنو بے شک جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ ہرگز ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے

وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ

اگرچہ اس کے لئے سب جمع ہو جائیں اور اگر وہ مکھی ان سے کچھ چھین لے تو یہ اس (چیز) کو اس (مکھی) سے چھڑا بھی نہیں سکتے

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۭ

کتنا کم زور ہے طالب (عابد) اور مطلوب (معبود)۔ ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق تھا

اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ۭ

یقیناً اللہ بڑا ہی قوت والا بہت غالب ہے۔ اللہ فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے چن لیتا ہے اور لوگوں میں سے بھی

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۭ

بے شک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے

وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ

اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو

NOT FOR SALE

وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ

اور خیر کے کام کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ اس کے جہاد کا حق ہے اس نے تمہیں چن لیا ہے

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ

اور اس نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی (یہی) تمہارے والد ابراہیم (علیہ السلام) کا طریقہ ہے اس (اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا

مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

اس پہلے اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم پر گواہ ہوں اور تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۷۸﴾

اور اللہ (کی رسی) کو مضبوط پکڑ لو وہی تمہارا کارساز ہے پس وہ کتنا اچھا کارساز اور کتنا اچھا مددگار ہے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- قیامت کا دن ایک نہایت سخت اور ہولناک دن ہو گا جو لوگوں کے ہوش اڑا دے گا۔ (آیات: ۱، ۲)

۲- شیطان کی پیروی کرنے والے دنیا میں گم راہی کا شکار اور آخرت میں جہنم کے عذاب میں ہوں گے۔ (آیات ۳، ۴)

۳- اللہ ﷻ نے انسان کو مٹی سے بنایا ہے اور وہی اسے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ فرمادے گا۔ (آیات: ۵-۷)

۴- شرک کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔ مشرکین کے لئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں جلانے والا عذاب ہے۔ (آیات: ۸، ۹، ۷۱)

۵- منافقین اللہ ﷻ کی عبادت کنارے رہ کر کرتے ہیں اور دنیا کے فائدے پر خوش ہوتے اور نقصان پر ان سے دور ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے دنیا و آخرت کا نقصان ہے۔ (آیت: ۱۱)

۶- جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک اعمال کرتے ہیں اللہ ﷻ انہیں ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی۔ (آیت: ۱۴)

۷- قرآنِ حکیم کی واضح آیات سے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ (آیت: ۱۶)

۸- ساری کائنات اللہ ﷻ کے آگے سجدہ ریز ہے۔ (آیت: ۱۸)

۹- اللہ ﷻ ان کی مدد فرماتا ہے جو اللہ ﷻ (کے دین) کی مدد کرتے ہیں۔ (آیت: ۴۰)

۱۰- سابقہ نافرمان قوموں کے برے انجام سے درس عبرت حاصل نہ کرنے والے دل کے اندھے یعنی بصیرت سے محروم ہوتے ہیں۔ (آیت: ۴۶)

NOT FOR SALE

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) جب ہم اللہ ﷻ کی راہ میں جانور قربان کرتے ہیں تو کیا چیز اللہ ﷻ تک پہنچتی ہے؟

(الف) جانور کا خون (ب) ہمارا تقویٰ (ج) جانور کا گوشت

(۲) اللہ ﷻ کن لوگوں کی لازماً مدد فرمائے گا؟

(الف) جو حج کریں گے (ب) جو جانور قربان کریں گے (ج) جو اللہ ﷻ کے دین کی مدد کریں گے

(۳) سورۃ الحج کے آخری رکوع میں شرک کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے؟

(الف) باپ دادا کی پیروی (ب) ناسمجھی اور جہالت (ج) اللہ ﷻ کی قدر نہ کرنا

(۴) سورۃ الحج کے چوتھے رکوع میں حج کے کن ارکان کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) قیام منیٰ اور رمی جمرات کا (ب) قربانی اور طواف زیارت کا (ج) وقوفِ عرفات و مزدلفہ کا

(۵) سورۃ الحج کے پانچویں رکوع میں اللہ ﷻ کے لئے عاجزی اختیار کرنے والے نیک بندوں کو کیا کہا گیا ہے؟

(الف) محسنین (ب) مومنین (ج) مخبتین

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- سورۃ الحج کے دوسرے رکوع میں کافروں کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

۲- سورۃ الحج کے چھٹے رکوع کی روشنی میں جواب دیجئے کہ جب اللہ ﷻ نیک لوگوں کو زمین میں قوت اور اختیار عطا فرمائے گا تو وہ کون سے چار کام کریں گے؟

NOT FOR SALE

۳- سورۃ الحج کے چوتھے رکوع میں اللہ ﷻ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کون سے تین خصوصی احکامات عطا فرمائے تھے؟

۴- سورۃ الحج کے آخری رکوع میں بتوں اور جھوٹے معبودوں کی بے بسی اور لاچارگی کو کس مثال سے واضح کیا گیا ہے؟

۵- سورۃ الحج کے آخری رکوع میں ایمان لانے والوں کو کن آٹھ باتوں پر عمل کرنے کی دعوت دی گئی ہے؟

گھریلو سرگرمی

۱- ایامِ حج (۸ ذی الحجہ تا ۱۳ ذی الحجہ) میں مناسکِ حج کی ادائیگی ترتیب سے تحریر کریں۔

۲- مناسکِ حج کی ادائیگی کی تصاویر جمع کر کے ایک چارٹ پر لگائیں۔

دستخط استاد بمع تاریخ: _____ دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ الْفُرْقَان

تعارف: سورت کے آغاز میں اللہ ﷻ کا بہت عمدگی سے تعارف کرایا گیا ہے۔ جھوٹے خداؤں کی بے بسی اور لاچارگی کا بیان ہے۔ اللہ ﷻ قرآنِ حکیم اور رسالت پر مشرکین کے اعتراضات کا بھرپور جواب دیا گیا ہے۔ نافرمان قوموں پر اللہ ﷻ کے عذاب کا ذکر کر کے مجرموں کو خبردار کیا گیا ہے۔ سورت کے آخری رکوع میں رحمان کے پسندیدہ بندوں کی اعلیٰ صفات بیان فرمائی گئی ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے
تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ	
بہت ہی بابرکت ہے وہ (اللہ) جس نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر فرقان (یعنی قرآن) نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہاں والوں کے لئے خبردار کرنے والے ہو جائیں۔	
الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ	
وہ ذات جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا اور نہ ہی کوئی بادشاہی میں اس کا شریک ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا	
فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ	
پھر اس کا ایک اندازہ مقرر فرمایا۔ اور انہوں نے اس (اللہ) کے سوا کئی اور معبود بنا لیئے جو کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں	
وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝	
اور نہ وہ اپنے لئے کسی نقصان اور نہ ہی فائدے کا کچھ اختیار رکھتے ہیں اور نہ کسی موت کے مالک ہیں اور نہ زندگی کے اور نہ دوبارہ جی اُٹھنے کے۔	
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ	
اور کہا انہوں نے جنہوں نے کفر کیا کہ یہ (قرآن) تو جھوٹ ہے جسے انہوں نے خود بنا لیا ہے اور کچھ دوسرے لوگوں نے (بھی) اس کام میں ان کی مدد کی ہے	
فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ	
یقیناً یہ لوگ ظلم اور جھوٹ پر (اتر) آئے ہیں۔ اور انہوں نے کہا یہ تو پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو انہوں نے لکھوالی ہیں پس وہی ان پر پڑھی جاتی ہیں	
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ	
صبح و شام۔ (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے اس (قرآن) کو اس نے نازل فرمایا ہے جو سب پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے آسمانوں اور زمین کی	
اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ	
بے شک وہ بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ کیسے رسول ہیں؟ جو کھانا کھاتے ہیں اور بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں	
لَوْ لَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ	
ان کی طرف کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا پس وہ بھی ان کے ساتھ خبردار کرتا۔ یا ان کی طرف کوئی خزانہ اُتار دیا جاتا یا ان کے لئے کوئی باغ ہوتا	

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

يَاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ

جس سے وہ کھایا کرتے اور ظالموں نے کہا تم تو بس ایسے آدمی کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو کیا گیا ہے۔ آپ دیکھئے وہ آپ کے لئے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں

ع ۱ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ

تو وہ گمراہ ہو گئے ہیں پس وہ کوئی راستہ نہیں پا سکتے۔ بہت ہی بابرکت ہے وہ (اللہ) (جو) اگر چاہے تو آپ کے لئے اس سے بہتر (چیزیں) بنا دے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا

(یعنی ایسے) باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور آپ کے لئے محل بنا دے۔ بلکہ انہوں نے قیامت کو جھٹلا دیا اور ہم نے تیار کر رکھی ہے

لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝

بھڑکتی ہوئی آگ ان کے لئے جو قیامت کو جھٹلائے۔ جب وہ (آگ) انہیں دیکھے گی دور کی جگہ سے تو وہ اس کے جوش اور دھاڑنے کی آوازیں سنیں گے۔

وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝

اور جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے کسی تنگ جگہ میں زنجیروں میں جکڑے ہوئے تو وہ وہاں موت کو پکاریں گے۔

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ

(ان سے کہا جائے گا) آج ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو۔ آپ (ﷺ) فرما دیجئے کہ کیا یہ بہتر ہے یا ہمیشہ کی جنت؟

الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ۝ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ

جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ ان کے لئے بدلہ اور ٹھکانا ہو گی۔ وہاں ان کے لئے ہو گا جو وہ چاہیں گے (وہ اس میں) ہمیشہ رہیں گے

كَانَ عَلٰي رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

یہ وعدہ آپ کے رب کے ذمہ ہے جو مانگے جانے کے لائق ہے۔ اور جس دن وہ انہیں اکٹھا فرمائے گا اور انہیں جن کی وہ اللہ کے سوا پوجا کرتے ہیں

فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

پھر (اللہ) ان سے فرمائے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا؟ یا یہ خود ہی راستے سے بھٹک گئے تھے؟ وہ کہیں گے آپ پاک ہیں

مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَاۗءَهُمْ

ہمارے لئے مناسب نہ تھا کہ ہم آپ کے سوا کسی کو دوست بناتے لیکن آپ نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو سامان زندگی دیا

حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ

یہاں تک کہ وہ (آپ کی) یاد بھول گئے اور وہ ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔ پس انہوں نے تمہیں جھٹلا دیا ان باتوں میں جو تم کہتے ہو

فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ۝

پس تم نہ تو (عذاب) پھیرنے کی طاقت رکھتے ہو اور نہ کسی مدد کی اور تم میں سے جو ظلم کرے گا ہم اسے بہت بڑا عذاب چکھائیں گے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ

اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

ع ۲

أَتَصْبِرُونَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ﴿٢٠﴾ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلَائِكَةُ

کیا تم صبر کرو گے؟ اور آپ کا رب خوب دیکھنے والا ہے۔ اور کہا انہوں نے جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے ہم پر فرشتے کیوں نہیں اُتارے گئے

أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا ۗ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ﴿٢١﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ

یا ہم اپنے رب کو دیکھ لیتے یقیناً انہوں نے اپنے آپ کو اپنے دلوں میں بہت بڑا سمجھ لیا اور انہوں نے بہت بڑی سرکشی کی۔ جس دن وہ فرشتوں کو دیکھیں گے

لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ حِجْرًا مَحْجُورًا ﴿٢٢﴾ وَقَدِمْنَا

اس دن مجرموں کے لئے کوئی خوشخبری نہ ہو گی اور وہ کہیں گے (کاش! ہمارے درمیان) ایک مضبوط آڑ ہو۔ اور ہم اس کی طرف آئیں گے

إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُورًا ﴿٢٣﴾ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُسْتَقَرًّا

جو انہوں نے کوئی بھی عمل کیا ہو گا تو ہم اسے اُڑتے ہوئے خاک کے ذروں کی طرح بنا دیں گے۔ اس دن جنت والے ٹھکانے کے لحاظ سے بہت بہتر

وَأَحْسَنُ مَقِيلًا ﴿٢٤﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا ﴿٢٥﴾

اور آرام گاہ کے اعتبار سے کہیں اچھے ہوں گے۔ اور جس دن آسمان بادل سے پھٹ جائے گا اور فرشتے لگاتار اتارے جائیں گے۔

الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ﴿٢٦﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ

اس دن حقیقی بادشاہی رحمٰن کی ہو گی اور کافروں کے لئے وہ دن بڑا سخت ہو گا۔ اور جس دن ظالم (افسوس سے) اپنے ہاتھ کاٹے گا وہ کہے گا

يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ﴿٢٧﴾ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ﴿٢٨﴾

کہ کاش میں نے رسول کے ساتھ ہی راستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے میری خرابی! کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۗ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ﴿٢٩﴾

یقیناً اس نے تو مجھے نصیحت سے گمراہ کیا اس کے بعد کہ وہ میرے پاس آ پہنچی اور شیطان تو انسان کو (مصیبت کے وقت) چھوڑ دینے والا ہے۔

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ﴿٣٠﴾ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

اور رسول عرض کریں گے اے میرے رب! بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔ اور اسی طرح ہم نے بنا دیئے ہر نبی کے لئے دشمن

مِنَ الْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ﴿٣١﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً ۚ

مجرموں میں سے اور آپ کا رب کافی ہے ہدایت اور مدد فرمانے کے لئے۔ اور کہا انہوں نے جنہوں نے کفر کیا یہ قرآن ان پر ایک ہی بار کیوں نہ نازل کیا گیا

كَذَٰلِكَ ۖ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ

اس طرح (نازل ہوا) تاکہ ہم اس کے ذریعے سے آپ کا دل مضبوط کریں اور اسی لئے ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ہے۔ یہ آپ کے پاس جو بھی مثال لاتے ہیں

إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ﴿٣٣﴾ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا

ہم لے آتے ہیں آپ کے لئے اس کا ٹھیک جواب اور اس کی بہتر وضاحت۔ جو لوگ اپنے منہ کے بل جمع کئے جائیں گے جہنم کی طرف وہی بدترین ٹھکانے میں ہیں

وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا ﴿٣٥﴾

اور راستے کے اعتبار سے زیادہ گمراہ ہیں۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارون (علیہ السلام) کو ان کا مددگار بنایا۔

ع ۳

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۝ وَقَوْمَ نُوْحٍ

پھر ہم نے فرمایا تم دونوں جاؤ ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا آخر کار ہم نے اُن (آل فرعون) کو تباہ کر دیا۔ اور قوم نوح (علیہ السلام) (کو بھی)

لَمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ

جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا ہم نے انہیں غرق کر دیا اور ہم نے انہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دیا اور ہم نے تیار کر رکھا ہے ظالموں کے لئے

عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۝

دردناک عذاب۔ اور (ہلاک کر دیا) عاد اور ثمود کو اور کنوئیں والوں کو اور ان کے درمیان اور بہت سی قوموں کو بھی۔

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۠ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۝ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ

اور ہر ایک (کو سمجھانے) کے لئے ہم نے مثالیں بیان کیں اور ہر ایک (نافرمان) کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اور یقیناً یہ اس بستی پر بھی گزرے ہیں

الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۝ وَاِذَا رَاَوْكَ

جن پر بُری طرح بارش برسائی گئی کیا یہ پھر بھی اسے دیکھتے نہیں بلکہ یہ دوبارہ جی اُٹھنے کی امید نہیں رکھتے۔ اور جب یہ لوگ آپ کو دیکھتے ہیں

اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا

تو آپ کا مذاق اُڑاتے ہیں (کہتے ہیں) کیا یہی ہیں وہ؟ جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ انہوں نے تو ہمیں ہمارے معبودوں سے ہٹا دیا ہوتا

لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ اَرَءَيْتَ

اگر ہم ان پر ڈٹے نہ رہتے اور جلد ہی یہ جان لیں گے جب وہ عذاب دیکھیں گے کہ کون راستے سے گم راہ ہے؟ کیا آپ نے دیکھا؟

مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝ اَمْ تَحْسَبُ

اسے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا تو کیا آپ اس کے ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟ کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں؟

اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ ۭ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ اَلَمْ تَرَ

کہ بے شک ان میں سے اکثر لوگ سنتے اور سمجھتے ہیں یہ تو چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گم راہ۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا؟

اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَاۗءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝

اپنے رب (کی قدرت) کی طرف کہ کیسے سائے کو پھیلایا اور اگر وہ چاہتا تو اسے ٹھہرا ہُوا کر دیتا پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنا دیا۔

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا

پھر ہم اس (سائے) کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں۔ اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو ڈھانپنے والی بنایا

وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا

اور نیند کو آرام کا ذریعہ (بنایا) اور دن کو (کام کے لئے) اٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔ اور وہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے خوشخبری بنا کر

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً طَهُوْرًا ۝ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا

اپنی رحمت (کی بارش) سے پہلے اور ہم نے ہی آسمان سے پاک پانی نازل فرمایا۔ تاکہ ہم اس سے کسی مُردہ شہر کو زندہ کریں

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ

اور ہم اپنے پیدا کئے ہوئے بہت سے چوپایوں اور انسانوں کو۔ یقیناً ہم نے اس (بارش) کو ان کے درمیان طرح طرح سے تقسیم کیا ہے

لِيَذَّكَّرُوْا ۭ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں مگر اکثر لوگوں نے ناشکری کے سوا نہیں مانا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک خبردار کرنے والا بھیج دیتے۔

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ

پس آپ کافروں کا کہنا نہ مانیں اور اس (قرآن) کے ذریعے ان سے بڑا جہاد کریں۔ اور وہی ہے جس نے دو دریاؤں کو ملا دیا یہ (ایک) میٹھا پیاس بجھانے والا

وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاۗءِ بَشَرًا

اور یہ (دوسرا) کھاری کڑوا ہے اور اس نے ان دونوں کے درمیان بنا دیا ایک پردہ اور مضبوط رکاوٹ۔ اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا فرمایا

فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ

پھر اسے خاندانی (نسب) اور سسرالی رشتوں والا بنایا اور آپ کا رب بڑی قدرت والا ہے۔ اور یہ پوجتے ہیں اللہ کے سوا ان (چیزوں) کو جو نہ انہیں فائدہ پہنچا سکتی ہیں

وَلَا يَضُرُّهُمْ ۭ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰي رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾

اور نہ انہیں نقصان اور کافر اپنے رب کی طرف پیٹھ پھیرنے والا ہے۔ ہم نے آپ کو صرف ایک خوشخبری سنانے والا اور خبردار کرنے والا (رسول) بنا کر بھیجا ہے۔

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ وَتَوَكَّلْ

آپ (ﷺ) فرما دیجئے کہ میں تم میں سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا مگر یہ کہ جو چاہے اختیار کرے اپنے رب کا راستہ۔ اور آپ بھروسہ کیجئے

عَلَي الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَۨا ﴿۵۸﴾

اس زندہ رہنے والے (رب) پر جسے کبھی موت نہیں آئے گی اور اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے۔ اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر رہنے کے لئے کافی ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ ۛ

جس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے چھ دنوں میں پھر وہ عرش پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوا

الرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۤ

وہ رحمان ہے آپ اس کے بارے میں کسی باخبر سے پوچھ لیجئے۔ اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے؟

اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ۛ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَاۗءِ بُرُوْجًا

کیا ہم اس کو سجدہ کریں؟ جس کا تم ہمیں حکم دیتے ہو اور یہ بات انہیں نفرت میں بڑھا دیتی ہے۔ بہت بابرکت ہے وہ (اللہ) جس نے آسمان میں ستارے بنائے

وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿۶۱﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً

اور اس میں بنایا چراغ (سورج) اور چمکتا ہوا چاند۔ اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو بنایا ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا

لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَي الْاَرْضِ هَوْنًا

اس (شخص) کے لئے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر گزار بننا چاہے۔ اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں

السجدة ع ۵ ۱۶

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾

[illegible] کہتے ہیں سلام ہے۔ اور جو راتیں گزارتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام کرتے ہوئے۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾

اور جو دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے بے شک اس کا عذاب چمٹنے والا ہے۔

اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا

بے شک وہ بُری جگہ ہے (تھوڑی دیر) ٹھہرنے اور (مستقل) رہنے کے لحاظ سے۔ اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں

وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

اور نہ کنجوسی کرتے ہیں اور (ان کا خرچ) ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے

وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿٦٨﴾

نہ ہی اللہ کی حرام کی ہوئی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ (ہی) وہ زنا کرتے ہیں اور جو شخص یہ کام کرے گا وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا۔

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ

قیامت کے دن اس کے لئے عذاب بڑھایا جائے گا اور وہ اس میں ذلت کے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لے آیا

وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ تَابَ

اور نیک عمل کیا تو یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جن کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ اور جو توبہ کرے

وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ

اور نیک عمل کرے تو بے شک وہ اللہ ہی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بے کار بات پر ان کا گزر ہوتا ہے

مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

تو شریفانہ انداز سے گزر جاتے ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے ان کے رب کی آیتوں کے ذریعے

لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا

تو ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گر پڑتے۔ اور جو دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں عطا فرما ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے

قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا

آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں (جنت میں) بالا خانے عطا کئے جائیں گے ان کے صبر کے بدلے میں

وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿٧٥﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ

اور ان کا وہاں دعا اور سلام سے استقبال کیا جائے گا۔ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہ کیسا اچھا ٹھکانا اور مقام ہے۔ (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے

ع ۱۶ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاۗؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾

کہ میرا رب تمہاری پرواہ بھی نہ کرتا اگر تمہاری دعائیں نہ ہوتیں یقیناً تم تو (حق کو) جھٹلا چکے تو عنقریب (اس کا عذاب) چمٹ جانے والا ہوگا۔

NOT FOR SALE

علم و عمل کی باتیں

۱- قرآنِ حکیم حق اور باطل میں فرق کرنے والا کلام ہے جو تمام جہان والوں کو خبر دار کرنے کے لئے نازل کیا گیا ہے۔(ت:۱)

۲- اللہ ﷻ، رسول کریم ﷺ اور قرآنِ حکیم پر اعتراضات کرنے کی اصل وجہ قیامت کو جھٹلانا ہے۔(آیت:۱۱)

۳- قیامت کے دن ظالم لوگ حسرت کریں گے کہ کاش انہوں نے نبی کریم ﷺ کی دعوت کو قبول کر کے آپ ﷺ کا راستہ اختیار کیا ہوتا تو وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے۔(آیت:۲۷)

۴- بُرے لوگوں کو دوست بنانے والے دنیا میں بھی نقصان اُٹھاتے ہیں اور روزِ قیامت بھی وہ اپنی ہلاکت پر افسوس کریں گے۔ (آیات:۲۸)

۵- شیطان کی پیروی کرنے والے ہمیشہ نقصان اُٹھاتے ہیں۔(آیات:۲۹)

۶- قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ اللہ ﷻ سے شکایت کریں گے کہ میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔(ت:۳۰)

۷- ہمیں دوسروں کے ساتھ عاجزی وانکساری کا رویہ اختیار کرنا چاہیئے اور نادان لوگوں سے اُلجھنا نہیں چاہیئے۔(آیت ۶۳)

۸- رات کو اٹھ کر اللہ ﷻ کی عبادت کرنا عباد الرحمٰن کی اعلیٰ صفات میں سے ہے۔(آیت:۶۴)

۹- اللہ ﷻ کے محبوب بندے زندگی میں میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔ اسراف اور کنجوسی سے بچتے ہیں۔(آیت:۷)

۱۰- شرک، قتل ناحق اور زنا بڑے گناہوں میں سے ہیں جن کی سزا مل کر رہتی ہے۔(آیت:۶۸)

۱۱- سچی توبہ کرنے پر اللہ ﷻ گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتے ہیں۔(آیت:۷۰)

۱۲- اللہ ﷻ کے نیک بندے جھوٹ اور جھوٹے کاموں سے بچتے ہیں۔(آیت:۷۲)

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) اس سورت کے تیسرے رکوع میں مجرموں کی نیکیوں کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

(الف) راکھ کے ڈھیر کی طرح ہوں گے (ب) سراب کی مانند ہوں گے (ج) ریت کے ذرات کی طرح بکھیر دی جائیں گی

(۲) قیامت کے دن نبی کریم ﷺ اللہ ﷻ سے اپنی قوم کی کیا شکایت فرمائیں گے؟

(الف) انہوں نے مال و دولت جمع کیا تھا (ب) انہوں نے قرآن کو چھوڑ رکھا تھا (ج) انہوں نے تہجد کی نماز کو چھوڑ دیا تھا

(۳) اس سورت کے پانچویں رکوع میں اللہ ﷻ نے نبی کریم ﷺ کو کس چیز کے ساتھ کفار سے بڑا جہاد کرنے کا حکم فرمایا

(الف) قرآن کے ساتھ (ب) تلوار کے ساتھ (ج) قلم کے ساتھ

NOT FOR SALE

(۴) کس قوم پر پتھروں کی بارش کا عذاب بھیجا گیا؟

(الف) قوم عاد (ب) قوم ثمود (ج) قوم لوط علیہ السلام

(۵) سورۃ الفرقان کے آخری رکوع میں رحمان کے پسندیدہ بندوں کی پہلی صفت کیا بیان کی گئی ہے؟

(الف) تہجد کی نماز ادا کرتے ہیں۔ (ب) بے کار باتوں سے بچتے ہیں۔ (ج) زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- سورۃ الفرقان کے پہلے رکوع میں اللہ ﷻ کی کیا صفات بیان کی گئی ہیں؟

۲- اس سورت کے دوسرے رکوع میں مجرموں کی کون سی پانچ کیفیات بیان کی گئی ہیں؟

۳- اس سورت کے چوتھے رکوع میں کن نافرمان قوموں کا ذکر بطور عبرت کیا گیا ہے؟

NOT FOR SALE

۴- اس سورت کے پانچویں رکوع میں اللہ ﷻ کی بیان کردہ قدرتوں اور نعمتوں میں سے کوئی دس تحریر کریں؟

۵- سورت کے آخری رکوع میں رحمان کے پسندیدہ بندوں کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ کوئی سی سات صفات تحریر کریں؟

گھریلو سرگرمی

۱- قرآنِ حکیم میں ایک اور سورت تلاش کریں جس میں اللہ ﷻ کے نیک بندوں کی صفات بیان کی گئی ہوں ان میں سے کوئی پانچ صفات لکھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے والدین کو عبادالرحمٰن (یعنی رحمان کے بندوں) کی دعا:
"رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا" ترجمہ کے ساتھ زبانی سنائیں۔

۲- معاشرہ میں جو منفی عادات تیزی سے فروغ پا رہی ہیں ان میں سے پانچ کی فہرست بنائیں ان سے بچنے کے لئے اپنے گھر والوں سے مشاورت کریں۔

دستخط استاد بمع تاریخ: _____ دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

قصہ حضرت لوط علیہ السلام

حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔ اُنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ عراق سے ہجرت فرمائی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں فلسطین کے قریب عَمُوْرَہ اور سَدُوْم کی بستیوں کی طرف بھیجا۔ حضرت لوط علیہ السلام نے وہیں شادی کی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم شرک میں مبتلا تھی اور شرک کے ساتھ اُنہوں نے ایک ایسی بُرائی کا آغاز کیا جو اِن سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کی تھی۔ اُن کے مرد عورتوں سے شادی کرنے کے بجائے مَردوں سے ہی اپنی نفسانی خواہش پوری کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ ﷻ نے اِس قوم کی اصلاح کے لئے حضرت لوط علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا۔ حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کو بہت سمجھایا کہ وہ اللہ ﷻ کے ساتھ شرک نہ کریں اور ان بُرائیوں سے باز آجائیں۔ قوم نے اُن کو دھمکی دی کہ تم بہت پاک صاف بنتے ہو۔ ہم تمہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے۔

جب قوم اپنی بُرائیوں سے باز نہ آئی تو اللہ ﷻ نے اُن پر عذاب بھیجا۔ عذاب لانے والے فرشتے نہایت خوب صورت لڑکوں کی شکل میں حضرت لوط علیہ السلام کے گھر آئے۔ حضرت لوط علیہ السلام اُن کو دیکھ کر پریشان ہوئے۔ اُنہیں خدشہ تھا کہ یہ بُرے لوگ میرے اِن اجنبی مہمانوں کو اپنی بُرائی کا نشانہ نہ بنالیں اور مجھے میرے مہمانوں کے سامنے رسوائی نہ اُٹھانی پڑے۔ جلد ہی اُن کی قوم کو بھی اِن مہمانوں کی آمد کی اطلاع ہوگئی اور وہ سب کے سب حضرت لوط علیہ السلام کے گھر پہنچ گئے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ میرا لحاظ کرو اور میرے مہمانوں کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ کیا تم میں کوئی ایک شخص بھی سمجھ دار نہیں؟ حضرت لوط علیہ السلام نے انہیں اس بُرے عمل کو چھوڑ کر عورتوں سے شادی کرنے کی نصیحت فرمائی۔ مگر قوم نے حضرت لوط علیہ السلام کو جواب دیا کہ تم تو جانتے ہو کہ ہمیں عورتوں میں کوئی دلچسپی نہیں۔

مہمانوں نے حضرت لوط علیہ السلام کو تسلی دی کہ آپ علیہ السلام فکر نہ کریں ہم انسان نہیں بلکہ اللہ ﷻ کی طرف سے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں۔ اللہ ﷻ نے ہمیں ان نافرمانوں پر عذاب نازل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا یہ نافرمان لوگ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ فرشتوں نے حضرت لوط علیہ السلام سے کہا کہ آپ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی بیٹیاں رات میں اِس بستی سے نکل جائیں اور آپ میں سے کوئی پیچھے مُڑ کر نہ دیکھے کیونکہ صبح ہوتے ہی اِن پر اللہ ﷻ کا عذاب بھیج دیا جائے گا۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر اللہ ﷻ کا عذاب آگیا۔ نافرمان قوم کو اندھا کر دیا گیا۔ اُن کی بستیوں کو اُٹھا کر پٹخ دیا گیا اور اُن پر آسمان سے پتّھروں کی بارش ہوئی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی بھی عذاب کا شکار ہوئی کیونکہ اس نے آپ علیہ السلام کا ساتھ دینے کے بجائے کافر قوم کے ساتھ ہمدردی رکھی اُس کی ہمدردیاں اپنی نافرمان قوم کے ساتھ ہی تھیں۔ اِس طرح یہ نافرمان لوگ مِٹا دیئے گئے۔ آج بھی اِن اُجڑی ہوئی بستیوں کے کھنڈرات بحرِ مُردار (Dead Sea) کے قریب عبرت کا درس دے رہے ہیں۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

قصہ حضرت لوط علیہ السلام

سورۃ الاعراف آیات: ۸۰ تا ۸۴

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور لوط (علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم (ایسی) بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا جہاں میں کسی نے نہیں کی۔

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝

بے شک تم مردوں کے پاس نفسانی خواہش پوری کرنے آتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝

اور اُن کی قوم کا جواب یہی تھا کہ انہوں نے کہا انہیں اپنی بستی سے نکال دو بے شک یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝

تو ہم نے انہیں (یعنی لوط علیہ السلام کو) اور ان کے گھر والوں کو نجات عطا فرمائی سوائے ان کی بیوی کے وہ پیچھے (عذاب میں) رہ جانے والوں میں سے تھی۔

ع ۱۰ ۱۲

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی تو دیکھ لیجئے مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

قصہ حضرت لوط علیہ السلام

سورۃ ھود آیات: ۷۷ تا ۸۳

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ

اور جب ہمارے فرشتے لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے (تو) وہ ان کی وجہ سے غمگین ہوئے اور دل میں تنگی محسوس کی اور (لوط علیہ السلام نے) فرمایا

هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ

آج کا یہ دن انتہائی مشکل ہے۔ اور ان کے پاس ان کی قوم دوڑتی ہوئی آئی اور وہ پہلے ہی سے برے عمل کیا کرتے تھے۔

قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

(لوط علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم! یہ (جو) میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں وہ تمہارے (نکاح کے) لئے زیادہ پاکیزہ ہیں تو تم اللہ سے ڈرو

وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ

اور مجھے میرے مہمانوں (کی موجودگی) میں رُسوا نہ کرو کیا تم میں کوئی بھی سمجھ دار آدمی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا یقیناً تم جان چکے ہو

مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ۝

(کہ) ہمیں تمہاری (قوم کی) بیٹیوں کی کوئی ضرورت نہیں اور یقیناً تم خوب جانتے ہو جو ہم چاہتے ہیں۔

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۝

(لوط علیہ السلام نے) فرمایا کہ کاش میرے پاس تمہارے مقابلے کی کوئی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی طرف پناہ پکڑتا۔

قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ

(فرشتوں نے) کہا اے لوط! بے شک ہم آپ کے رب کے بھیجے ہوئے ہیں یہ لوگ ہرگز آپ تک نہیں پہنچ سکیں گے

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ

پس آپ رات کے ایک حصے میں اپنے گھر والوں کو لے کر نکل جائیے اور آپ میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے سوائے آپ کی بیوی کے

اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ

بے شک اسے (وہ عذاب) پہنچنے والا ہے جو ان (کافروں) کو پہنچے گا بے شک ان کے (عذاب کے) وعدے کا وقت صبح ہے

اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا

کیا صبح قریب نہیں ہے؟ پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آگیا تو ہم نے اُس (بستی) کے اُوپر والے حصّہ کو نیچے کر دیا اور ہم نے اس (بستی) پر برسائے

حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝ ع ۱۵

پکی مٹی کی کنکریوں کے لگاتار پتھر۔ جن پر آپ کے رب کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے اور وہ (بستی) ظالموں سے دُور نہیں ہے۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE .

قصہ حضرت لوط علیہ السلام

سورۃ الشعراء آیات: ۱۶۰ تا ۱۷۵

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِالْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

قوم لوط (علیہ السلام) نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب اُن کے بھائی لوط (علیہ السلام) نے اُن سے فرمایا کیا تم (اللہ سے) نہیں ڈرتے؟

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝

بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور میں تم سے اِس (تبلیغ) پر کوئی اَجر نہیں مانگتا میرا اَجر تو تمام جہانوں کے رب کے ذمہ ہے۔

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَتَذَرُوْنَ

کیا تم (نفسانی خواہش کے لئے) مردوں کے پاس آتے ہو جہان والوں میں سے۔ اور تم چھوڑ دیتے ہو

مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ۝

اپنی بیویوں کو جنہیں تمہارے رب نے تمہارے لئے پیدا فرمایا بلکہ تم تو حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو۔

قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ۝

(قوم لوط علیہ السلام نے) کہا اے لوط! اگر تم باز نہ آئے تو تم ضرور (اس بستی سے) نکال دیئے جاؤ گے۔

قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ۝

(لوط علیہ السلام نے) فرمایا بے شک میں تمہارے اس عمل سے نفرت کرنے والا ہوں۔

رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

اے میرے رب! آپ مجھے اور میرے گھر والوں کو نجات دیجئے اُس عمل (کی سزا) سے جو وہ کرتے ہیں۔

فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝

پس ہم نے اُنہیں (یعنی لوط علیہ السلام کو) اور اُن کے سب گھر والوں کو نجات عطا فرمائی۔ سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ

پھر ہم نے باقی لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ اور ہم نے اُن پر (پتھروں کی) شدید بارش برسائی

فَسَاۗءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ

تو وہ (عذاب سے) ڈرائے جانے والوں پر بہت بُری بارش تھی۔ یقیناً اِس (قصہ) میں نشانی ہے

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

ع ۹ ۱۶

اور اُن میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ اور یقیناً آپ کا رب بہت غالب ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

NOT FOR SALE

علم و عمل کی باتیں

۱۔ اللہ ﷻ نے بے شرمی اور بے حیائی سے منع فرمایا ہے۔ ہمیں شرم و حیا اختیار کر کے پاکیزہ زندگی گزارنی چاہیے۔ (الاعراف:۸۰،۸۱)

۲۔ مرد اور عورت کا شادی کرنا ثواب کا کام ہے اور پاکیزہ طریقہ ہے۔ (الاعراف:۸۱، ھود:۷۸، الشعراء:۱۶۶)

۳۔ ہر دَور میں بُرے لوگ انبیاء کرام علیہم السلام کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ (الاعراف:۸۲، الشعراء:۱۶۷)

۴۔ اللہ ﷻ حیا اختیار کرنے اور پاکیزہ رہنے والوں کو کامیاب فرماتے ہیں۔ (الاعراف:۸۳، الشعراء:۱۶۹،۱۷۰)

۵۔ کفار کو روزِ قیامت کسی نیک آدمی سے رشتہ داری فائدہ نہیں دے گی۔ (الاعراف:۸۳، ھود:۸۱، الشعراء:۱۷۱)

۶۔ بے شرمی اور بے حیائی کرنے والوں پر اللہ ﷻ کا عذاب آتا ہے۔ (الاعراف:۸۴، ھود:۸۱، ۸۲، ۸۳، الشعراء:۱۷۲، ۱۷۳)

۷۔ مہمان نوازی اور مہمانوں کی حفاظت کی فکر کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے۔ (ھود:۷۷، ۷۸، ۸۰)

۸۔ ہمیں بُرے لوگوں کے بُرے انجام سے سبق حاصل کر کے بُرائیوں سے بچنا چاہیے۔ (ھود:۸۳، الشعراء: آیت:۱۷۴)

۹۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ ﷻ سے ڈرنے اور اس کی نافرمانی سے بچنے کی دعوت دی۔ (الشعراء:۱۶۱، ۱۶۳)

۱۰۔ ہمیں بُرے لوگوں سے نہیں بلکہ بُرائی سے نفرت کرنی چاہیے۔ (الشعراء:۱۶۸)

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: مندرجہ ذیل جملوں پر صحیح (✓) یا غلط (×) کا نشان لگائیں:

نمبر شمار	جملے	صحیح	غلط
۱۔	حضرت لوط علیہ السلام کے تمام گھر والوں کو اللہ ﷻ نے عذاب سے بچا لیا۔		
۲۔	اللہ ﷻ نے بے حیائی سے سخت منع فرمایا ہے۔		
۳۔	قومِ لوط علیہ السلام کا جُرم صرف شرک کرنا تھا۔		
۴۔	حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی نیک خاتون تھیں۔		
۵۔	حضرت لوط علیہ السلام پر ۱۰۰ افراد ایمان لائے تھے۔		

NOT FOR SALE

سوال ۲: مندرجہ ذیل جملوں کے بارے میں بتائیے کہ یہ قرآنِ حکیم میں کس کا قول بتایا گیا ہے:

نمبر شمار	جملہ	اللہ ﷻ کا	لوط علیہ السلام کا	فرشتوں کا	قوم کا
۱-	کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کی۔				
۲-	انہیں اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔				
۳-	اللہ ﷻ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے سامنے رسوا نہ کرو۔				
۴-	آپ علیہ السلام اپنے گھر والوں کے ساتھ رات کے وقت بستی سے نکل جائیں۔				
۵-	جب ہمارا حکم (عذاب) آگیا تو ہم نے اِس بستی کو اٹھا کر پٹخ دیا۔				

سوال ۳: مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجیے:

۱- حضرت لوط علیہ السلام کے بارے میں تین باتیں تحریر کریں۔

۲- مہمانوں کی آمد پر حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کو کیا سمجھایا؟

۳- بے حیائی کرنے والوں کا کیا انجام ہوا؟

سوال ۴: آیئے بچو! ہم اپنا جائزہ لیں:

نمبر شمار	اعمال	جی ہاں	جی نہیں
۱-	کیا ہم بے حیائی کے کاموں سے نفرت کرتے ہیں؟		
۲-	کیا ہم غیر اخلاقی ڈرامے اور فلمیں دیکھتے ہیں؟		
۳-	کیا ہم شرم و حیا کی حفاظت کے لئے مناسب لباس پہنتے ہیں؟		
۴-	کیا ہم نیکی کی دعوت دینے والوں کا ساتھ دیتے ہیں؟		
۵-	کیا ہم اچھائی کی دعوت دینے والوں کی بات مانتے ہیں؟		

NOT FOR SALE

گھریلو سرگرمی

۱- حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے علاقہ بحر مُردار پر جدید ذرائع سے معلومات حاصل کر کے مختصر نوٹ لکھیں۔

۲- اپنے گھر والوں سے نکاح کی اہمیت و فضیلت معلوم کریں اور نکاح کے بارے کوئی دو احادیث تلاش کر کے لکھیں۔

۳- اپنے گھر والوں سے پوچھ کر مہمانوں کی خاطر تواضع کے متعلق کوئی پانچ باتیں تحریر کریں۔

حضرت لوط علیہ السلام اور قوم لوط علیہ السلام کا مقام



دستخط استاد بمع تاریخ: _____

دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ الشُّعَرَآء

تعارف: آیات کی تعداد کے لحاظ سے سورۃ الشعرآء طویل ترین مکی سورت ہے۔ سورت کا آغاز مشرکینِ مکہ کے بارے میں آپ ﷺ کو اللہ ﷻ کی طرف سے خاص طور پر تسلی دینے سے ہوتا ہے۔ آیات: ۱۰ تا ۱۹۱ میں ۷ انبیاء کرام علیہم السلام (حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام) کا اپنی قوم کو ہمت اور عزیمت کے ساتھ توحید کی دعوت دینے کا ذکر ہے۔ دعوتِ توحید کو قبول کرنے والے اہل ایمان کو نجات دینے اور کفار پر دنیا میں بھی عذاب اُتارے جانے کا بیان ہے۔ گویا ان واقعات کے ذریعے نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تسلی دی گئی ہے کہ بالآخر اہلِ ایمان ہی کامیاب ہوں گے۔ کفار و مشرکین نافرمان قوموں کے دردناک انجام سے باخبر ہو کر اپنی بروقت اصلاح کرلیں۔ ہر قصّہ کے بعد دو آیات "اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ○" بار بار (کل آٹھ بار) دُہرائی گئی ہیں۔ اس سورت کے آخر میں فضائلِ قرآن کا بیان ہے اور شاعروں کی عمومی کمزوریوں کو بیان کرتے ہوئے اچھے شعراء کی صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآء، آیات: ۱ تا ۹

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

طٰسٓمٓ ○ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ○ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ○

طٰسٓمٓ۔ یہ واضح کتاب کی آیات ہیں۔ شاید آپ (ﷺ) اپنی جان دے دیں گے (اس غم کی وجہ سے) کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِیْنَ ○

اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی نشانی نازل فرما دیں کہ اس کے آگے ان کی گردنیں جھک جائیں۔

وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِیْنَ ○ فَقَدْ كَذَّبُوْا

ان لوگوں کے پاس جو بھی نئی نصیحت رحمان کی طرف سے آتی ہے وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ پس یقیناً وہ (حق کو) جھٹلا چکے

فَسَیَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ

تو عنقریب ان کو اس چیز کی حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ کیا انہوں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا

كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ ○ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○

کہ ہم نے اِس میں کس طرح عمدہ چیزیں اگائی ہیں۔ یقیناً اس میں ایک نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ○ ع ۱ ۹

اور یقیناً آپ کا رب بہت غالب ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ الشُّعَرَآء، آیات: ۱۰ تا ۱۹۱ کی تفصیل: آیات: ۱۰ تا ۶۸ مطالعۂ قرآنِ حکیم حصّہ دوم قصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں، آیات: ۶۹ تا ۱۰۴ قصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام میں، آیات: ۱۰۵ تا ۱۵۹ مطالعۂ قرآنِ حکیم حصّہ اوّل قصّہ حضرت نوح علیہ السلام، قصّہ حضرت ہود علیہ السلام اور قصّہ حضرت صالح علیہ السلام میں، آیات: ۱۶۰ تا ۱۷۵، مطالعۂ قرآنِ حکیم حصّہ چہارم قصّہ حضرت لوط علیہ السلام میں اور آیات: ۱۷۶ تا ۱۹۱ مطالعۂ قرآنِ حکیم حصّہ اوّل قصّہ حضرت شعیب علیہ السلام میں دی گئی ہیں۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآء، آیات: ۱۹۲ تا ۲۲۷

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ

اور بے شک یہ (قرآن) تمام جہانوں کے رب کا نازل کیا ہوا ہے۔ اسے امانت دار فرشتہ (جبرائیل علیہ السلام) لے کر نازل ہوا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دل پر

لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

تاکہ آپ خبردار کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔ (یہ قرآن نازل ہوا ہے) واضح عربی زبان میں۔ اور بے شک اس (قرآن) کا ذکر پہلی کتابوں میں بھ موجود ہے۔

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾

کیا ان کے لئے یہ نشانی کافی نہیں کہ اسے بنی اسرائیل کے علماء بھی جانتے ہیں۔ اور اگر ہم اس (قرآن) کو نازل فرماتے کسی عجمی (غ عربی) پر۔

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾

پھر وہ اسے ان کے سامنے پڑھتا تو بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ اس طرح ہم نے اس (کے انکار) کو مجرموں کے دلوں میں داخل کر دیا ہے۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ فَيَقُوْلُوْا

وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ پس وہ ان پر اچانک آجائے گا اور انہیں خبر بھی نہیں ہوگی۔ وہ کہیں گے

هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿۲۰۵﴾

کیا ہمیں مہلت مل سکتی ہے؟ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں؟ بھلا آپ دیکھئے اگر ہم انہیں کئی سال فائدہ دیں۔

ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾

پھر ان پر وہ (عذاب) آجائے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ کیا ان کے کچھ کام آئے گا؟ جو وہ فائدہ ا تے رہے۔

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾ ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۰۹﴾

اور ہم نے کسی ایسی بستی (کے لوگوں) کو ہلاک نہیں کیا جسے خبردار کرنے والے نہ آئے ہوں۔ نصیحت کرنے کے لئے اور ہم ن نہیں ہیں۔

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾

اور اس (قرآن) کو شیاطین لے کر نازل نہیں ہوئے۔ اور نہ وہ اس قابل ہیں اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ یقیناً وہ تو سننے کی جگہ سے بھی دور کر ئے گئے ہیں۔

NOT FOR SALE

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾

پس تم اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو ورنہ تم بھی عذاب پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ (اے نبی ﷺ) اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو خبردار کیجیے۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ

اور اپنا (رحمت کا) بازو جھکائیے اس کے لئے جو ایمان والوں میں سے آپ کی پیروی کرے۔ پس اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو آپ (ﷺ) فرما دیجئے

اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾

کہ بے شک میں بیزار ہوں اس سے جو تم کرتے ہو۔ اور آپ (ﷺ) بھروسہ کیجیے اس پر جو بہت غالب ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾

جو آپ (ﷺ) کو دیکھتا ہے جب آپ (ﷺ نماز کے لئے) کھڑے ہوتے ہیں۔ اور سجدہ کرنے والوں میں آپ (ﷺ) کے پھرنے کو بھی (دیکھتا ہے)۔

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾

بے شک وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں۔ وہ ہر جھوٹے گناہ گار پر اترتے ہیں۔

يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾

وہ سنی سنائی باتیں (کانوں میں) ڈال دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔ اور شاعروں کی پیروی گم راہ لوگ ہی کرتے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بے شک وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ سوائے وہ (شاعر) جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا

اور انہوں نے نیک اعمال کئے اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہے اور جنہوں نے اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لیا

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾

اور وہ عنقریب جان لیں گے جنہوں نے ظلم کیا کہ وہ کون سی پلٹنے کی جگہ واپس جائیں گے۔

ع ۱۱ ۳۶

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

علم و عمل کی باتیں

۱- قرآنِ حکیم اللہ ﷻ کی طرف سے ایک روشن کتاب ہے جس میں زندگی گزارنے کے واضح اصول موجود ہیں۔ (آیت:۲)

۲- اللہ ﷻ کوئی بڑا معجزہ دکھا کر لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور نہیں کرتا۔ (آیت:۴)

۳- منکرین حق اللہ ﷻ کی آیات سے منہ موڑتے ہیں، اِنہیں جھٹلاتے اور ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ (آیات:۵،۶)

۴- ہمیں عربی زبان سیکھنی چاہیئے کیونکہ اللہ ﷻ نے قرآنِ حکیم کو عربی زبان میں آپ ﷺ کے دل پر نازل فرمایا۔ (آیات:۱۹۴،۱۹۵)

۵- اللہ ﷻ کی سنت ہے کہ وہ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کے ذریعے قوموں کو خبردار فرماتا ہے پھر کفر و نافرمانی کرنے پر ان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ (آیت:۲۰۸)

۶- ہمیں اپنے رشتہ داروں کو شرک اور اللہ ﷻ کی نافرمانی پر اللہ ﷻ کے عذاب سے ڈرانا چاہیئے کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کا طریقہ ہے۔ (آیت:۲۱۴)

۷- ہمیں ایمان والوں سے بہت شفقت اور تواضع سے پیش آنا چاہیئے۔ (آیت:۲۱۵)

۸- شیطان جھوٹے اور گناہ گار لوگوں کا ساتھی ہوتا ہے۔ (آیات:۲۲۱-۲۲۳)

۹- جھوٹے شاعروں کی پیروی کرنے والے عموماً گم راہ لوگ ہوتے ہیں۔ (آیت:۲۲۴)

۱۰- ایمان لانا، نیک اعمال کرنا، اللہ ﷻ کا ذکر کرنا اور ظالموں سے انتقام لینا اچھے شاعروں کی صفات ہیں۔ (آیت:۲۲۷)

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۃ الشعراء میں کس نبی علیہ السلام کا ذکر نہیں کیا گیا؟

(الف) حضرت داؤد علیہ السلام (ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام (ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۲) اس سورت کے آخر میں کن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) جادوگروں کا (ب) نبیوں کا (ج) شاعروں کا

(۳) روح الامین قرآنِ حکیم کہاں لے کر اُترے؟

(الف) مکہ مکرمہ میں (ب) مدینہ طیبہ میں (ج) قلبِ رسول ﷺ

(۴) سورت کی آخری آیات کے مطابق شیطان کیسے لوگوں پر اُترتے ہیں؟

(الف) چور اور ڈاکو پر (ب) جھوٹے اور گناہ گار پر (ج) شرابی اور جواری پر

(۵) اس سورت کی آخری آیات کے مطابق جھوٹے شاعروں کی پیروی کرنے والے عموماً کیسے لوگ ہوتے ہیں؟

(الف) اعلیٰ کردار کے لوگ (ب) گم راہ لوگ (ج) عقلمند لوگ

NOT FOR SALE

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت کے پہلے رکوع میں کافروں کے ایمان نہ لانے پر آپ ﷺ کی کیا کیفیت بیان کی گئی ہے؟

۲- اس سورت میں ایک آیت آٹھ مرتبہ دہرائی گئی ہے۔ اس کی آیات کے نمبر تحریر کریں؟

۳- اس سورت کے آخری رکوع میں قرآنِ حکیم کے تعارف کے حوالے سے بیان کی گئی پانچ باتیں تحریر کریں؟

۴- سورت کے آخری رکوع میں نبی کریم ﷺ کو اللہ ﷻ کی طرف سے دی گئی پانچ خصوصی ہدایات تحریر کریں؟

۵- اس سورت کے آخری رکوع میں جھوٹے شاعروں کے بارے میں بیان کی گئی تین باتیں تحریر کریں؟

گھریلو سرگرمی

۱- شیطان کے وسوسوں اور حملوں کے بارے میں قرآنِ حکیم کی دیگر آیات میں سے کوئی پانچ باتیں تلاش کر کے لکھیں۔

۲- آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی تین شعراء کے نام اور آپ ﷺ کی شان کے حوالے سے اُن کے دو دو اشعار تلاش کر کے لکھیں۔

دستخط استاد بمع تاریخ: _____ دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

قصہ حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام کا تعارف

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں آنے والے انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ایک حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ حضرت طالوت اور حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام بنی اسرائیل کے تیسرے بادشاہ تھے۔ جنہیں اللہ ﷻ نے عظیم الشان حکومت عطا فرمائی تھی۔ آپ علیہ السلام کا زمانہ ۹۸۵ قبل مسیح کا ہے۔

۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام پر اللہ ﷻ کے انعامات

اللہ ﷻ نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر کئی انعامات واحسانات فرمائے اور آپ علیہ السلام کو بہت سی فضیلتیں عطا فرمائیں۔ انہیں نبی علیہ السلام بنایا، حضرت داؤد علیہ السلام کا جانشین بنایا اور زمین پر بہت بڑی بادشاہت عطا فرمائی۔ اللہ ﷻ نے انہیں انسانوں، جنّات، جانوروں اور ہواؤں پر حکومت عطا فرمائی اور جانداروں (پرندوں اور چیونٹیوں وغیرہ) کی بولیاں سکھائی تھیں۔ مزید یہ کہ اللہ ﷻ نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا۔

۲۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور جنّات

اللہ ﷻ نے جنّات کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام ان جنّات سے کئی قسم کے کام لیتے تھے۔ مثلاً ان کے حکم پر جنّات سمندر میں غوطہ لگاتے اور ہیرے، جواہرات اور قیمتی اشیاء نکال کر لاتے، عمارات تعمیر کرتے، نیز قلعے، تصویریں، حوض جیسے لگن اور بڑی بڑی دیگیں بناتے تھے اس کے علاوہ آپ علیہ السلام جو اُن کو حکم کرتے وہ اس کی تعمیل کرتے۔

۳۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہوائیں

اللہ ﷻ نے ہواؤں کو بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا تھا۔ چنانچہ ایک مہینے کی مسافت کا طویل سفر حضرت سلیمان علیہ السلام ہواؤں کی ذریعے ایک صبح میں کر لیتے تھے۔ اسی طرح ایک مہینے کی مسافت کا سفر ایک شام میں طے کر لیتے تھے۔

۴۔ حضرت سلیمان علیہ السلام چیونٹیوں کی وادی میں

ایک موقع پر حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنوں، انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے اور ایک مہم پر روانہ ہوئے۔ راستے میں چیونٹیوں کی وادی سے ان کا گزر ہوا۔ ایک چیونٹی نے پکار کر کہا اے چیونٹیو! اپنے بِلوں میں داخل ہو جاؤ کہیں سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر تمہیں اپنے پیروں تلے کچل نہ ڈالیں اور انہیں اس کی کوئی خبر بھی نہ ہو۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی بات سن لی اور مسکراتے ہوئے ہنس پڑے۔ آپ علیہ السلام نے غرور و تکبر کرنے کے بجائے اللہ ﷻ کی اِن عظیم نعمتوں اور احسانات کا شکر ادا کیا جو اُن پر اور اُن کے والدین پر فرمائی گئیں۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے اپنے لشکر کو اتنی دیر ٹھہرے رہنے کا حکم دیا کہ چیونٹیاں حفاظت سے اپنے بلوں میں داخل ہو جائیں۔

NOT FOR SALE

۵۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ہُدہُد پرندہ

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے لشکر میں پرندوں کا جائزہ لیا تو اُنہیں ہُدہُد نظر نہیں آیا۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام ہُدہُد کے اُس وقت موجود نہ ہونے پر ناراض ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر ہُدہُد نے اپنی غیر موجودگی کی واضح وجہ نہ بتائی تو میں اُسے ضرور سخت سزا دوں گا اور اسے ذبح کر دوں گا۔

۶۔ ہُدہُد کا سورج کے پجاریوں کی خبر دینا

تھوڑی دیر بعد ہُدہُد آگیا اور اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ علیہ السلام کے پاس ایک ایسی خبر لایا ہوں جو آپ علیہ السلام کو معلوم نہیں۔ پھر ہُدہُد نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو قوم سبا کے بارے میں بتایا جن پر ایک عورت حکومت کرتی ہے۔ اسے دنیاوی مال و دولت میں سے ہر چیز دی گئی ہے۔ ہُدہُد نے انہیں بتایا کہ ملکہ سبا کے پاس ایک نہایت عظیم الشان تخت ہے۔ ہُدہُد نے مزید بتایا کہ قومِ سبا کے لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بجائے سورج کی پوجا کرتے ہیں۔

۷۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط ملکہ سبا کے نام

ہُدہُد کی بات سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم نے سچ بولا ہے یا جھوٹ۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے ملکہ سبا کے نام ایک خط لکھا "اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو اور فرماں بردار بن کر میرے پاس آجاؤ"۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ خط ہُدہُد کو دیا اور کہا کہ میرا یہ خط لے جاؤ اور اسے ملکہ سبا کے پاس ڈال دو۔ پھر دیکھو کہ وہ اس خط کا کیا جواب دیتے ہیں۔

۸۔ ملکہ سبا کا اپنے سپہ سالاروں اور درباریوں سے مشورہ

ملکہ سبا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط اپنے درباریوں اور سپہ سالاروں کو پڑھ کر سنایا اور کہا میں کوئی فیصلہ تمہارے مشورے کے بغیر نہیں کرتی۔ مجھے بتاؤ کہ اس معاملے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم بڑی قوت و طاقت رکھنے والے ہیں اور جنگ کرنے میں بہت ماہر ہیں۔ لیکن فیصلہ کرنے کا اختیار آپ کے پاس ہے۔ ہم آپ کا ہر فیصلہ ماننے کے لئے تیار ہیں۔

۹۔ ملکہ سبا کی سمجھ داری اور تدبیر

ملکہ سبا نے سمجھ داری سے کام لیتے ہوئے حضرت سلیمان علیہ السلام سے جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے اپنے درباریوں سے کہا بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں کہیں ہمارے ساتھ ایسا ہی نہ ہو۔ ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو حملے سے روکنے کے لئے قیمتی تحائف ان کی طرف بھجوائے اور ان کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔

۱۰۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا ملکہ سبا کو جواب

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کے قیمتی تحفوں کو واپس کر دیا۔ آپ علیہ السلام نے ملکہ سبا کے پاس پیغام بھجوایا کہ کیا تم لوگ مال و دولت سے مجھے متاثر کرنا چاہتے ہو؟ حالانکہ جو کچھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ اس سے بہت بہتر ہے جو تمہارے پاس ہے۔ آپ علیہ السلام نے ملکہ کے قاصدوں سے کہا کہ تم اپنے تحفے لے کر واپس چلے جاؤ۔ اب ہم تم پر ایسے لشکروں سے حملہ کریں گے کہ تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکو گے۔

NOT FOR SALE

ہم تمہیں شکست دے کر تمہارے ملک سے تمہیں بے عزت کر کے نکال دیں گے۔ ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ پیغام سن کر جنگ کے بجائے تحفہ بھیجنا بہتر سمجھا اور تحفہ تیار کرتے ہوئے ان کے پاس حاضر ہونے کا فیصلہ کیا اور اس کی اطلاع حضرت سلیمان علیہ السلام کو پہنچا دی۔

۱۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا اپنے سپہ سالاروں اور درباریوں سے مشورہ

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے سپہ سالاروں اور درباریوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون ملکہ سبا کے آنے سے پہلے اس کا تخت میرے پاس لا سکتا ہے؟ اس پر ایک قوی ہیکل جن نے کہا کہ "میں تخت آپ علیہ السلام کے پاس لے آؤں گا اس سے پہلے کہ آپ علیہ السلام اس دربار سے اُٹھیں۔ میں بہت طاقت ور بھی ہوں اور امانت دار بھی ہوں"۔ آپ علیہ السلام کے دربار میں موجود ایک شخص نے کہا جسے اللہ تعالیٰ نے کتاب کا علم دیا تھا کہ "میں ملکہ سبا کا تخت آپ علیہ السلام کے سامنے آپ علیہ السلام کی پلک جھپکنے سے پہلے لا دیتا ہوں"۔ چنانچہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس تخت کو اپنے سامنے پایا تو خوش ہوئے اور آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے احسانات و انعامات پر اس کا شکر ادا فرمایا۔

۱۲۔ ملکہ سبا کا امتحان

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ کے تخت پر کچھ تبدیلی کرنے کا حکم دیا تا کہ ملکہ کا امتحان لیں کہ آیا اُس تخت کو پہچان لیتی ہے یا نہیں۔ پھر جب ملکہ سبا حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے؟ ملکہ نے کہا یہ تو گویا وہی ہے اور وہ حضرت سلیمان علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کی قائل ہو گئی۔

۱۳۔ ملکہ سبا کا ایمان لانا

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ کو سورج کی پوجا کرنے سے منع فرمایا اور اپنے محل میں داخل ہونے کو کہا۔ محل کا فرش شیشے کا بنا ہوا تھا جس کے نیچے پانی بہہ رہا تھا۔ ملکہ نے فرش پر پانی سمجھ کر اپنے کپڑے اٹھاتے ہوئے اپنی پنڈلیاں کھول لیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ کو تسلی دی کہ یہ پانی نہیں بلکہ شیشے کا فرش ہے۔ ملکہ سبا حضرت سلیمان علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی یہ نعمتیں دیکھ کر متاثر ہوئی اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لے آئی۔

۱۴۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی مقدمات کا فیصلہ کرنے کی صلاحیت

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو حق کے مطابق فیصلہ کرنے کی صلاحیت عطا فرمائی تھی۔ ایک موقع پر ایک پیچیدہ مقدمہ آپ علیہ السلام کی خدمت میں لایا گیا۔ ایک چرواہے کی چند بکریوں نے ایک کھیت کو رات میں چر لیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس مقدمہ کا یہ فیصلہ فرمایا کہ بکریوں کو کھیت والے کے حوالے کر دیا جائے کہ وہ ان سے فائدہ اُٹھا لے۔ اور کھیت کو بکریوں والے کے حوالے کر دیا جائے تا کہ وہ کھیتی اُگائے یہاں تک کہ کھیتی اس حالت کو پہنچ جائے کہ جس حال میں وہ بکریوں کے چرنے سے پہلے تھی۔ پھر بکریاں چرواہے کے حوالے کر دی جائیں اور کھیت کو کھیت والے کے حوالے کر دیا جائے۔

NOT FOR SALE

۱۵۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا گھوڑے پالنے کا شوق

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اعلیٰ نسل کے گھوڑے پالنے کا شوق تھا۔ وہ اِن گھوڑوں سے اس لئے محبت کرتے تھے کہ وہ اللہ ﷻ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام محبت کے اظہار کے لئے گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں پر اپنا ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔

۱۶۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اور دو فرشتے ہاروت اور ماروت

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دورِ حکومت میں شیاطین جادو کی باتیں پڑھتے پڑھاتے اور لوگوں کو سکھاتے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام لوگوں کو جادو سیکھنے سے منع کرتے تھے۔ اللہ ﷻ نے اس دور میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کو نازل فرمایا۔ یہ فرشتے لوگوں سے کہتے تھے کہ ہم ایک آزمائش ہیں اور جادو سیکھ کر کفر نہ کرو اور ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ لیکن نافرمان لوگ ایسا جادو سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی کے درمیان جُدائی ڈال دیں۔

۱۷۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا انتقال

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنّات کو ایک بڑی عبادت گاہ ہیکلِ سلیمانی تعمیر کرنے کا حکم فرمایا۔ کئی طاقتور جن پہاڑوں سے پتھر تراش کر لاتے اور دوسرے معمار جنّات ان سے تعمیر کرتے اس طرح ایک عظیم عبادت گاہ کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ اسی دوران حضرت سلیمان علیہ السلام کے انتقال کا وقت آگیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام چاہتے تھے کہ ان کے انتقال کے بعد بھی یہ کام جاری رہے اور عبادت گاہ کی تعمیر مکمل ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے ایک تدبیر فرمائی وہ اپنے عصا کا سہارا لے کر کھڑے ہو گئے اور فرشتوں نے اسی حالت میں ان کی روح قبض کر لی۔ جنّات اِنہیں کھڑا دیکھ کر یہ سمجھتے رہے کہ وہ اللہ ﷻ کی عبادت کر رہے ہیں اور ہیکل کی تعمیر میں مشقت اٹھاتے رہے۔ اس طرح ہیکلِ سلیمانی کی تعمیر مکمل ہو گئی۔ جنّات کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت کا علم اُس وقت ہوا جب حضرت سلیمان علیہ السلام کا عصا دیمک نے کھا لیا۔ عصا ٹوٹنے پر حضرت سلیمان علیہ السلام کا جسم زمین پر گرا تو جنّات کو اندازہ ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام تو وصال فرما چکے ہیں۔ جنّات نے یہ بات جان لی کہ اگر اُنہیں غیب کا علم ہوتا تو وہ ہیکلِ سلیمانی کی تعمیر کے بامشقت کام میں مبتلا نہ رہتے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت کے ساتھ ہی ہیکلِ سلیمانی کی تعمیر کا کام چھوڑ کر چلے جاتے۔

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ النَّمْل

تعارف : سورۃ النمل مکی سورت ہے۔ اس کے آغاز میں قرآن حکیم سے ہدایت حاصل کرنے والوں کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ پھر چار انبیاء کرام علیہم السلام کے قصے بیان کئے گئے ہیں یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام۔ ان میں سے حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ زیادہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ جن کو اللہ ﷻ نے دولت، حکومت، اور شوکت و حشمت سے نوازا تھا اور بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔ اللہ ﷻ کی ان عظیم نعمتوں اور اعزاز کے باوجود حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ ﷻ کے انتہائی شکر گزار بندے تھے۔ سورت کے آخری دو رکوعوں میں آخرت کا انکار کرنے والوں کا جواب دیا گیا ہے۔ قیامت کی علامات، اس کے دلائل، اس دن کے احوال اور انجام پر سورت کا اختتام کیا گیا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ① هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ②

طٰسٓ یہ آیات ہیں قرآن کی اور واضح کتاب کی۔ (جو) ہدایت اور خوش خبری ہے ایمان لانے والوں کے لئے۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہی ہیں جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ بے شک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ؕ④ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ

ہم نے ان کے اعمال ان کے لئے خوشنما کر دیئے ہیں پس وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے بُرا عذاب ہے

وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ⑤ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ

اور آخرت میں بھی یہی لوگ سب سے زیادہ خسارے والے ہوں گے۔ اور یقیناً آپ کو قرآن عطا کیا جاتا ہے

مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ⑥ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ

بڑی حکمت والے اور خوب جاننے والے کی طرف سے۔ (یاد کرو) جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے گھر والوں سے فرمایا بے شک میں نے آگ دیکھی ہے

سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ⑦

عنقریب میں تمہارے پاس اس میں سے کوئی خبر لاتا ہوں یا سلگتا ہوا انگارا تمہارے پاس لاتا ہوں تاکہ تم (ہاتھ) سینک سکو۔

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ⑧

پس جب وہ وہاں پہنچے تو آواز دی گئی کہ بابرکت ہے وہ جو آگ میں ہے اور وہ جو اس کے آس پاس ہے اور پاک ہے اللہ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ

اے موسیٰ! بیشک میں ہی اللہ ہوں زبردست حکمت والا ہوں۔ اور اپنی لاٹھی ڈال دو پھر جب اسے دیکھا کہ وہ تیزی سے حرکت کر رہی ہے

كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۭ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝

جیسے وہ سانپ ہو تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (فرمایا گیا) اے موسیٰ! ڈریئے نہیں بے شک میرے پاس رسول ڈرا نہیں کرتے۔

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْۗءٍ فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ

مگر جس نے ظلم کیا پھر برائی کے بعد اسے نیکی سے بدل دیا تو میں بڑا ہی بخشنے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہوں۔ اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالیے

تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ۭ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝

وہ بغیر کسی عیب کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا یہ نو نشانیاں لیکر فرعون اور اس کی قوم کی طرف (جایئے) بے شک وہ نافرمان لوگ ہیں۔

فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَجَحَدُوْا بِهَا

پس جب ان کے پاس ہماری واضح نشانیاں پہنچیں تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور انہوں نے اُن کا انکار کر دیا

وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

حالانکہ ان کے دل اُن (نشانیوں) کا یقین کر چکے تھے صرف ظلم اور تکبر کی وجہ سے پس آپ دیکھئے کیسا انجام ہوا فساد کرنے والوں کا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

اور یقیناً ہم نے داؤد (علیہ السلام) اور سلیمان (علیہ السلام) کو علم عطا فرمایا اور دونوں نے کہا کہ تمام تعریفیں اسی (اللہ) کے لئے ہیں

فَضَّلَنَا عَلٰي كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ اور سلیمان (علیہ السلام) داؤد (علیہ السلام) کے وارث بنے اور انہوں نے فرمایا اے لوگو!

عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝

ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر چیز عطا فرمائی گئی ہے یقیناً یہ (اللہ کا) واضح فضل ہے۔

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝

اور سلیمان (علیہ السلام) کے لئے ان کے لشکر جمع کئے جاتے جنوں اور انسانوں اور پرندوں میں سے پھر ان کی جماعتیں بنائی جاتیں۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰي وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ

یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ سلیمان (علیہ السلام) اور ان کا لشکر تمہیں کچل نہ دیں

وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ

اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔ پس وہ (سلیمان علیہ السلام) اس کی بات سے مسکراتے ہوئے ہنس پڑے اور انہوں نے عرض کی اے میرے رب! مجھے توفیق عطا فرمایئے

اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

کہ میں آپ کی نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے آپ راضی ہوتے ہیں

ع ۱ ۱۴

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ

اور مجھے اپنی رحمت سے داخل فرما اپنے نیک بندوں میں۔ اور انہوں نے پرندوں کا جائزہ لیا تو فرمایا کہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھ رہا

اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ۝ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝

کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟ میں ضرور اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر دوں گا یا وہ میرے پاس کوئی واضح دلیل لے کر آئے۔

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ۝

کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ اس نے (آکر) کہا میں وہ معلومات لایا ہوں جو آپ کے علم میں نہیں ہیں اور میں (شہر) سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔

اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ۝

میں نے ایک عورت کو دیکھا جو ان پر حکومت کرتی ہے اور اسے ہر چیز دی گئی ہے اور اس کے پاس بہت بڑا تخت بھی ہے۔

وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

میں نے اسے اور اس کی قوم کو دیکھا کہ وہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لئے خوشنما بنا دیئے ہیں

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ

پس اس نے انہیں (سیدھے) راستے سے روک دیا ہے تو وہ ہدایت نہیں پاتے۔ وہ کیوں اللہ کو سجدہ نہیں کرتے؟ جو چھپی چیزوں کو نکالتا ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ السجدة

آسمانوں اور زمین کی اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ

(سلیمان علیہ السلام نے ہدہد سے) فرمایا ہم دیکھتے ہیں کہ تم نے سچ کہا یا تم جھوٹوں میں سے ہو۔ میرا یہ خط لے جاؤ پس اسے ان کی طرف ڈال دو

ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ۝ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ۝

پھر ان سے (الگ) ہٹ کر دیکھو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ اس (ملکہ) نے کہا اے دربار والو! بے شک میرے پاس ایک عزت والا خط بھیجا گیا ہے۔

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

بے شک وہ سلیمان (علیہ السلام) کی طرف سے ہے اور بے شک وہ (یہ ہے کہ) اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ ع ۲ ۱۷

یہ کہ میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو اور فرماں بردار بن کر میرے پاس آجاؤ۔ اس (ملکہ) نے کہا اے دربار والو! میرے معاملے میں مجھے مشورہ دو

مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۝ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ

میں کسی معاملے میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس موجود نہ ہو۔ انہوں نے کہا ہم بڑی قوت والے اور بہت سخت جنگ والے ہیں

وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ۝ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً

اور حکم کا اختیار آپ کو ہے آپ خود ہی غور کریں کہ آپ ہمیں کیا حکم دیتی ہیں۔ اس (ملکہ) نے کہا بے شک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں

اہم نکات

NOT FOR SALE

اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ

اُسے تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والے لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور یہ (بھی) اسی طرح کریں گے۔ اور میں ان کی طرف کچھ تحفہ بھیجتی ہوں

فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۖ

پھر دیکھتی ہوں قاصد کیا جواب لاتے ہیں؟ تو جب وہ (قاصد) سلیمان (علیہ السلام) کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کیا تم مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟

فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ

تو جو کچھ اللہ نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفے سے خوش رہو۔ تم اُن کے پاس واپس چلے جاؤ

فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

ہم ان پر ایسے لشکر لے کر آئیں گے جن کا وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے اور ہم انہیں وہاں سے ایسا ذلیل کر کے نکالیں گے کہ وہ بے عزت ہو کر رہ جائیں گے۔

قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾

(سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا اے دربار والو! تم میں سے کون اس (ملکہ) کا تخت میرے پاس لا سکتا ہے؟ اس سے پہلے کہ وہ فرماں بردار ہو کر میرے پاس آجائیں۔

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ

ایک قوی ہیکل جن نے کہا میں اسے آپ کے پاس لا سکتا ہوں اس سے پہلے کے آپ اپنے مقام سے اُٹھیں

وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ

اور بے شک میں اس پر پوری قوت رکھتا ہوں (اور) امانت دار بھی ہوں۔ اس نے کہا جس کے پاس کتاب کا علم تھا میں اسے آپ کے پاس لا سکتا ہوں

قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۡ

اس سے پہلے کہ آپ کی آنکھ جھپکے جب انہوں نے اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے

لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۭ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ

تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنے لئے شکر کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرے

فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ

تو بے شک میرا رب بے نیاز بڑی عزت والا ہے۔ (سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا اس (ملکہ) کے لئے اس کے تخت کی صورت بدل دو ہم دیکھیں کہ وہ سمجھ پاتی ہے؟

اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٤١﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۭ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ

یا ان لوگوں میں سے ہے جو سمجھ نہیں رکھتے۔ پھر جب وہ آئی کہا گیا کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے کہا یہ تو گویا وہی ہے

وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا

ہم کو اس سے پہلے ہی (سلیمان علیہ السلام کی عظمت کا) علم ہو گیا تھا اور ہم فرماں بردار ہو چکے ہیں۔ اسے (ایمان سے) روک رکھا تھا

مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٤٣﴾ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ

ان چیزوں نے جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتی تھی بے شک وہ کافر قوم میں سے تھی۔ اس سے کہا گیا کہ تم اس محل میں داخل ہو جاؤ

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ

جب (ملکہ نے) اسے دیکھا تو خیال کیا کہ وہ گہرا پانی ہے اور اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں (سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا

اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ

بے شک یہ ایسا محل ہے جس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں اس (ملکہ) نے عرض کی اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا

ع ۱۳

وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى ثَمُوْدَ

اور (اب) میں سلیمان (علیہ السلام) کے ساتھ فرماں بردار ہو گئی اس اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ یقیناً ہم نے ثمود کی طرف بھیجا

اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) کو کہ تم اللہ کی عبادت کرو پس وہ دو گروہ ہو کر آپس میں جھگڑنے لگے۔ (صالح علیہ السلام نے) فرمایا اے میری قوم!

لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

تم بھلائی سے پہلے برائی کے لئے کیوں جلدی کرتے ہو؟ تم اللہ سے مغفرت کیوں نہیں مانگتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

انہوں نے کہا کہ ہم تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو منحوس سمجھتے ہیں (صالح علیہ السلام نے) فرمایا تمہاری نحوست اللہ کے پاس سے ہے

بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾

بلکہ تم لوگ آزمائش میں ڈالے گئے ہو۔ اور اس شہر میں نو سردار تھے جو زمین میں فساد کرتے رہتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ

انہوں نے کہا آپس میں اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم ضرور رات کو حملہ کریں گے ان (صالح علیہ السلام) پر اور ان کے گھر والوں پر پھر ان کے وارث سے کہہ دیں گے

مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا

ہم تو ان کے گھر والوں کی ہلاکت کے وقت موجود ہی نہ تھے اور یقیناً ہم سچے ہیں۔ اور انہوں نے ایک چال چلی اور ہم نے بھی ایک تدبیر فرمائی

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ

اور انہیں خبر بھی نہ ہوئی۔ پس دیکھئے ان کی چال کا انجام کیسا ہوا کہ بے شک ہم نے انہیں اور ان کی ساری قوم کو تباہ کر دیا۔ پس یہ ہیں ان کے مکانات

خَاوِيَةً ۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جو ان کے ظلم کی وجہ سے ویران پڑے ہیں یقیناً اس (قصے) میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو جانتے ہیں۔ اور ہم نے بچا لیا ان کو جو ایمان لائے تھے

وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾

اور ڈرتے رہتے تھے۔ اور لوط (علیہ السلام) کو (رسول بنا کر بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم بے حیائی کرتے ہو حالانکہ تم دیکھتے ہو۔

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا

کیا تم مردوں کے پاس نفسانی خواہش پوری کرنے آتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم جاہل لوگ ہو۔ پس ان کی قوم کا یہی جواب تھا کہ انہوں نے کہا

NOT FOR SALE

اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ

لوط کے گھر والوں کو نکال دو اپنی بستی سے بے شک یہ لوگ بڑے پاک صاف بنتے ہیں۔ پس ہم نے انہیں (یعنی لوط علیہ السلام کو) اور ان کے گھر والوں نجات دی

اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ

سوائے ان کی بیوی کے جسے ہم نے پیچھے رہ جانے والوں میں طے کر دیا تھا۔ اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) خوب با ں برسائی

فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ ع ۱۴

تو وہ بہت بری بارش تھی خبردار کئے جانے والوں پر۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجئے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور سلام ہو اس کے ان بندوں پر جنہیں ا نے چن لیا

ءٰٓاللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ

کیا اللہ بہتر ہے یا وہ جنہیں وہ شریک ٹھہراتے ہیں؟ بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ

پس اس کے ذریعے ہم نے اگائے خوشنما باغات تمہارے بس میں نہ تھا کہ تم ان (باغات) کے درخت اُگا سکتے (تو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟

بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا

بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو راستے سے الگ ہو رہے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے جس نے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور اس کے درمیان ن یں بنائیں

وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْ مُوْنَ ﴿٦١﴾

اور اس کے لئے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان ایک پردہ بنایا (تو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر کچھ نہ ں جانتے۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ

بھلا وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور فرماتا ہے اور تمہیں زمین کا جانشین بناتا ہے

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ الْبَحْرِ

(تو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ بھلا وہ کون ہے جو تمہیں راستہ دکھاتا ہے خشکی اور سمندر کے ں یروں میں

وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا ۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ

اور کون ہے جو ہواؤں کو خوشخبری دینے کے لئے بھیجتا ہے اپنی رحمت (بارش) سے پہلے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور ہ ود ہے؟

تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ

اللہ بہت ہی بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر ان کو دوبارہ زندہ رمائے گا

وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾

اور کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق عطا فرماتا ہے (تو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجئے کہ اپنی دلیل لاؤ اگر سچے ہو۔

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجئے کہ اللہ کے سوا جو بھی آسمان و زمین میں ہیں وہ غیب نہیں جانتے اور نہ وہ یہ جانتے کہ کب اٹھائے جا ئیں گے۔

NOT FOR SALE

ع ۵ ۸

بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۚ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

آخرت کے بارے میں ان کا علم ختم ہو گیا ہے بلکہ وہ اس کے متعلق شک میں پڑے ہوئے ہیں بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں۔ اور کافروں نے کہا

ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَىِٕنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ

کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے کیا ہم (پھر) نکالے جائیں گے؟ یقیناً اس کا وعدہ ہم سے (بھی) کیا گیا اور اس سے پہلے ہمارے باپ دادا سے بھی

اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

یہ تو صرف پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ آپ (ﷺ) فرما دیجئے تم زمین میں چلو پھرو پھر تم دیکھ لو مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟ اور آپ ان پر نہ غم کریں

وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسٰٓى

اور نہ ہی آپ تنگ دل ہوں اس سے جو وہ چالیں چلتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب پورا ہو گا اگر آپ سچے ہیں؟ آپ (ﷺ) فرما دیجئے امید ہے

اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

کہ اس (عذاب) میں سے کچھ تمہارے قریب ہی آ پہنچا ہو جس کی تم جلدی کر رہے ہو۔ اور یقیناً آپ کا رب لوگوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾

لیکن ان میں سے اکثر شکر ادا نہیں کرتے۔ اور یقیناً آپ کا رب جانتا ہے جو ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اور زمین و آسمان میں جو بھی پوشیدہ بات ہے وہ واضح کتاب (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے۔ بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے بیان کرتا ہے

اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾

اکثر وہ باتیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اور یقیناً یہ (قرآن) مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ

بے شک آپ کا رب ان کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ فرمائے گا اور وہ بہت غالب خوب جاننے والا ہے۔ پس آپ (ﷺ) اللہ ہی پر بھروسہ رکھیے

اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾

بے شک آپ واضح حق پر ہیں۔ بے شک نہ تو آپ مُردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ ہی اپنی پکار بہروں کو سنا سکتے ہیں جب کہ وہ پیٹھ پھیرے جا رہے ہوں۔

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا

اور نہ ہی آپ اندھوں کو ہدایت دے سکتے ہیں ان کی گمراہی سے (بچا کر) آپ تو صرف انہیں سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں

فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ

پھر وہ فرماں بردار ہو جاتے ہیں۔ اور جب ان پر بات پوری ہو جائے گی ہم زمین سے ان کے لئے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا

ع ۶ ۱۶

اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٨٢﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا

اس لئے کہ لوگ ہماری نشانیوں کا یقین نہیں کرتے تھے۔ اور جس دن ہم جمع کریں گے ہر امت میں سے ایک گروہ

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

مِمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ

ان لوگوں کا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے تو ان کی جماعت بندی کی جائے گی۔ یہاں تک کہ جب (سب) حاضر ہو جائیں گے (اللہ فرمائے) گا

اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ

کیا تم میری آیتوں کو جھٹلاتے تھے حالانکہ تم نے ان کا پورا علم حاصل نہ کیا تھا بھلا تم کیا کرتے تھے؟ اور ان پر بات پوری ہو جائے گی

بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ

اس وجہ سے جو انہوں نے ظلم کیا تو وہ بول بھی نہ سکیں گے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک ہم نے رات بنائی تاکہ وہ اس میں آرام حاصل کریں

وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ

اور دن کو روشن (بنایا) یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔ اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو گھبرا جائے گا

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾

جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے سوائے اس کے جسے اللہ چاہے اور سب اس کے پاس حاضر ہوں گے عاجزی کرتے ہوئے۔

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ

اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو (تو) خیال کرتے ہو کہ اپنی جگہ جمے ہوئے ہیں حالانکہ وہ بادل کی طرح اڑتے پھریں گے (یہ) اس اللہ کی کاری گری ہے

الَّذِيْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ

جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا بے شک وہ بڑا باخبر ہے اس سے جو تم کرتے ہو۔ جو شخص نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لئے اس سے بہتر بدلہ ہو گا

وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ

اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے۔ اور جو برائی لے کر آئے گا تو ایسے لوگ اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ

(کہا جائے گا) تم وہی بدلہ پاؤ گے جو تم عمل کیا کرتے تھے۔ (آپ فرما دیجئے) مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے رب کی عبادت کرتا رہوں

الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے اور ہر چیز اسی کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں سے ہو جاؤں۔

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ

اور (یہ بھی) کہ میں قرآن کی تلاوت کروں پس جس شخص نے ہدایت قبول کی تو اس نے اپنے ہی فائدہ کے لئے ہدایت قبول کی اور جو گم راہ ہوا

فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

تو (اے نبی ﷺ!) آپ فرما دیجئے میں تو بس خبردار کر دینے والوں میں سے ہوں۔ اور آپ (ﷺ) فرما دیجئے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۱۱

وہ عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم انہیں پہچان لو گے اور تمہارا رب بے خبر نہیں اُن کاموں سے جو تم کرتے ہو۔

NOT FOR SALE

علم و عمل کی باتیں

۱۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح ہمیں بھی اللہ ﷻ کی نعمتوں کا شکر کرتے ہوئے زندگی گزارنی چاہیئے۔ (آیت:۱۹)

۲۔ ہماری تمام ذہنی و جسمانی صلاحیتیں اور دنیا کی تمام نعمتیں اللہ ﷻ کا فضل ہیں۔ (آیات:۴۰،۷۳)

۳۔ اللہ ﷻ ہی لاچار اور پریشان حال لوگوں کی فریاد سنتا ہے اس لئے ہمیں ہر مصیبت میں صرف اللہ ﷻ ہی کو پکارنا چاہیئے۔ (آیت:۶۲)

۴۔ اللہ ﷻ ہی رزق عطا فرماتا ہے۔ ہمیں حرام طریقے سے رزق حاصل کر کے اللہ ﷻ کو ناراض نہیں کرنا چاہیئے۔ (آیت:۶۴)

۵۔ ایمان لانے والوں کے لئے قرآن حکیم اللہ ﷻ کی طرف سے ہدایت اور رحمت ہے۔ (آیت:۷۷)

۶۔ منکرین حق مُردوں، بہروں اور اندھوں کی طرح ہیں جنہیں قرآن حکیم سے کوئی نصیحت حاصل نہیں ہو سکتی۔ (آیات: ۸۰،۸۱)

۷۔ اللہ ﷻ کی آیات کو جھٹلانے والے قیامت کے دن سخت عذاب میں ہوں گے۔ (آیات:۸۳-۸۵)

۸۔ ہمیں اللہ ﷻ کی عبادت کرنی چاہیئے اور ہمیشہ اللہ ﷻ کی فرماں برداری کرتے رہنا چاہیئے۔ (آیت:۹۱)

۹۔ دین کی دعوت دینے والے کو قرآن حکیم کے ذریعہ لوگوں کو خبردار کرتے رہنا چاہیئے۔ (آیت:۹۲)

۱۰۔ ہم جو اعمال بھی کرتے ہیں اللہ ﷻ کو اُن کی خوب خبر ہے اور قیامت کے دن اُن کا نتیجہ نکل کر رہے گا۔ (آیت:۹۳)

NOT FOR SALE

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۃ النمل کے پہلے رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے کس دور کا ذکر ہے؟

(الف) پیدائش سے مدین جانے تک (ب) مدین سے لے کر صحرائے سینا واپس جانے تک

(ج) صحرائے سینا جانے سے موت تک

(۲) سورۃ النمل کے دوسرے رکوع میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا کس وادی سے گزرنے کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) ہاتھیوں کی وادی سے (ب) جنّات کی وادی سے (ج) چیونٹیوں کی وادی سے

(۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس ہُدہُد کیا خبر لے کر آیا؟

(الف) قومِ سبا کی ملکہ کی خبر (ب) چیونٹیوں کی وادی کی خبر (ج) قوی ہیکل جن کی خبر

(۴) حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں ملکہ سبا کا تخت پلک جھپکنے میں کون لے کر آیا؟

(الف) طاقت رکھنے والا دیو (ب) جادو کرنے والا انسان (ج) علم رکھنے والا انسان

(۵) سورۃ النمل کے چھٹے رکوع میں قیامت کی کیا بڑی نشانی بیان کی گئی ہے؟

(الف) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (ب) ایک جانور کا انسانوں سے بات کرنا (ج) زمین کا کئی مقامات پر دھنس جانا

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۃ النمل کے پہلے رکوع میں قرآنِ حکیم سے ہدایت حاصل کرنے والوں کی کون سی چار صفات بیان کی گئی ہیں؟

۲- سورۃ النمل کے دوسرے رکوع میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے کون سے چار فضائل بیان کئے گئے ہیں؟

NOT FOR SALE

۳- سورۃ النمل کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکِ سبا کی ملکہ کو کیا خط لکھا تھا؟

۴- سورۃ النمل کے پانچویں رکوع میں اللہ ﷻ کی جن صفات کا ذکر ہے ان میں سے کوئی دس لکھیں؟

۵- سورۃ النمل کے آخری رکوع میں آپ ﷺ کو کون سی چار ہدایات دی گئی ہیں؟

گھریلو سرگرمی

۱- اللہ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو معجزات عطا فرمائے تھے کسی تفسیر سے ان کی تفصیل تلاش کر کے لکھیں۔

۲- چیونٹیوں کے بارے میں جدید سائنسی معلومات میں سے کوئی پانچ باتیں تلاش کریں؟

دستخط استاد بمع تاریخ: _____ دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ الْقَصَص

تعارف: سورۃ القصص سورۂ طٰہٰ سے ملتی جلتی سورت ہے۔ اس کے ابتدائی پانچ رکوعوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد نو مسلم عیسائیوں کا مکہ والوں سے مکالمے کا ذکر ہے۔ پھر بنی اسرائیل کے ایک شخص قارون کا عبرت ناک واقعہ بیان کیا گیا ہے جس نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کو ترجیح دی اور اپنی قوم کے بجائے فرعون کی خدمت کی۔ یہ شخص اپنے مال و اسباب کے ساتھ ہلاک کر دیا گیا۔ سورت کے اختتام پر نبی کریم ﷺ کو اللہ ﷻ کی طرف سے خصوصی ہدایات فرمائی گئیں۔

نوٹ: اس سورت کی آیات: ۱ تا ۵۰ مطالعہ قرآنِ حکیم حصہ دوم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں دی گئی ہیں۔

سُوْرَةُ الْقَصَص: آیات: ۵۱ تا ۸۸

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے ۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝۵۱ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ

اور یقیناً ہم مسلسل ان کے لئے (ہدایت کی) بات بھیجتے رہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ جنہیں ہم نے اس سے پہلے کتاب دی ہے

هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۲ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ

وہ اس (قرآن) پر (بھی) ایمان لاتے ہیں۔ اور جب ان پر (یہ قرآن) پڑھا جاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے بے شک یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے

اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝۵۳ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا

بے شک ہم اس سے پہلے ہی فرماں بردار تھے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کا اَجر دُگنا دیا جائے گا اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر کیا

وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۵۴ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ

اور وہ بُرائی کو بھلائی کے ساتھ دور کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب وہ کوئی بے کار بات سنتے ہیں

اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۫ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۝۵۵

تو اس سے منہ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال تم پر سلامتی ہو ہم جاہلوں سے (الجھنا) نہیں چاہتے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۵۶ وَقَالُوْٓا

بے شک آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔ اور انہوں نے کہا

اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ۭ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا

کہ اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو اپنے ملک سے اُچک لیئے جائیں گے کیا ہم نے انہیں امن و امان والے حرم میں جگہ نہیں دی؟

يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۵۷

جہاں ہر قسم کے میوے پہنچائے جاتے ہیں ہماری طرف سے رزق کے طور پر لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ

اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کردیا جو اپنی معیشت پر غرور کر رہے تھے تو یہ ان کے گھر ہیں (جو) ان کے بعد بہت ہی کم آباد ہوئے

وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵۸ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا

اور آخرکار ہم ہی وارث ہو کر رہے۔ اور آپ کا رب بستیوں کو ہلاک کرنے والا نہیں جب تک کہ ان کے مرکز میں کوئی رسول نہ بھیج دے

يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝۵۹

جو انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنائے اور ہم صرف ایسی بستی کو ہی ہلاک کرنے والے ہیں جس کے رہنے والے ظالم ہوں۔

ع ۶

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۶۰

اور تمہیں جو چیز بھی عطا فرمائی گئی ہے پس وہ دنیوی زندگی کا سامان ہے اور اس کی زینت ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے کیا تم سمجھتے نہیں؟

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

بھلا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہو تو وہ اسے پانے والا ہو کبھی اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے؟ جسے ہم نے صرف دنیوی زندگی کا سامان دیا ہو

ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝۶۱ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ

پھر وہ قیامت کے دن (مجرموں کی طرح) حاضر کئے جانے والوں میں سے ہوگا۔ اور جس دن (اللہ) ان کو پکارے گا پس وہ فرمائے گا

اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۶۲ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ

کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں؟ جنہیں تم (میرا شریک) خیال کرتے تھے۔ وہ لوگ کہیں گے جن پر (عذاب کی) بات ثابت ہو چکی ہوگی

رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ

اے ہمارے رب! یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے گم راہ کیا تھا ہم نے انہیں اسی طرح گم راہ کیا جیسے ہم خود گم راہ ہوئے

تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۡ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ۝۶۳ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَاۗءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ

ہم آپ کے سامنے ان سے بیزاری (کا اظہار) کرتے ہیں یہ ہماری پوجا نہیں کرتے تھے۔ اور کہا جائے گا اپنے شریکوں کو پکارو پس وہ انہیں پکاریں گے

فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ۝۶۴ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

تو وہ انہیں جواب نہ دیں گے اور وہ عذاب کو دیکھ لیں گے (تمنا کریں گے کہ) کاش وہ ہدایت پا لیتے۔ اور جس دن وہ (اللہ) انہیں پکارے گا

فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۶۵ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَاۗءُ يَوْمَىِٕذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝۶۶

پس وہ فرمائے گا تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ پس اس دن ان پر تمام خبریں تاریک ہو جائیں گی تو وہ آپس میں بھی سوال نہیں کر سکیں گے۔

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ۝۶۷ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ

پس جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آیا اور نیک عمل کئے تو امید ہے کہ وہ کامیاب ہونے والوں میں سے ہوگا۔ اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے

وَيَخْتَارُ ۭ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۶۸ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ

اور چن لیتا ہے ان کو اس (چننے) کا کچھ اختیار نہیں ہے اللہ پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ اور آپ کا رب جانتا ہے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ

(کہ) ان کے جی چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔ وہی اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں دنیا اور آخرت میں اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں

وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا

اور اسی کے لئے حکومت ہے اور اسی کی طرف واپس کئے جاؤ گے۔ آپ فرما دیجئے بھلا تم دیکھو اگر اللہ ہمیشہ کے لئے تمہارے اوپر رات طاری فرما دے

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَاۗءٍ ۭ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

قیامت کے دن تک (تو) اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں روشنی لا دے تو کیا تم سنتے نہیں؟ آپ (ﷺ) فرما دیجئے بھلا تم دیکھو

اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ۭ

اگر اللہ ہمیشہ کے لئے تم پر دن طاری فرما دے قیامت کے دن تک (تو) اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں رات لا دے جس میں تم آرام پاؤ

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ

تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے تاکہ تم اس (رات) میں آرام پاؤ

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ

اور تاکہ تم (دن میں) اپنے رب کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔ اور جس دن (اللہ) ان کو پکارے گا پس وہ فرمائے گا

اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا

کہ میرے وہ شریک کہاں ہیں جنہیں تم (میرا شریک) خیال کرتے تھے؟ اور ہم ہر ایک امت میں سے گواہ نکالیں گے پھر ہم فرمائیں گے

ع ۱۵

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝

کہ اپنی دلیل پیش کرو تو وہ جان لیں گے کہ سچ بات اللہ ہی کی ہے اور ان سے کھو جائیں گے جو وہ جھوٹ باندھا کرتے تھے۔

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ

بے شک قارون موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم سے تھا پس اس نے لوگوں پر ظلم کیا اور ہم نے اسے اس قدر خزانے عطا فرمائے کہ اس کی چابیاں (اٹھانا)

لَتَنُوْۗاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۤ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝

طاقتور آدمیوں کی ایک بڑی جماعت کو بھی مشکل ہوتا (ایک دفعہ) جب اس کی قوم نے اس سے کہا اِتراؤ نہیں بے شک اللہ اِترانے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ ۡ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ

اور جو اللہ نے تمہیں دے رکھا تم (اس مال کے ذریعے) آخرت کا گھر طلب کرو اور دنیا سے (بھی) اپنا حصہ نہ بھولو اور بھلائی کرو

كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ قَالَ

جیسا کہ اللہ نے تم پر احسان فرمایا اور زمین میں فساد کی کوشش نہ کرو بے شک اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔ (قارون نے) کہا

اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ

یہ سب کچھ مجھے دیا گیا ہے اس علم کی بنا پر جو میرے پاس ہے کیا وہ نہیں جانتا کہ بے شک اللہ ہلاک کر چکا ہے اس سے پہلے بہت سی امتوں کو

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْـَٔلُ

(تو ہم نے ان سے کہیں زیادہ تن تھیں اور جمعیت کے اعتبار سے بھی کہیں بڑھ کر تھیں اور (تحقیق کی غرض سے) نہیں پوچھا جائے گا

عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں۔ پس وہ اپنی قوم کے سامنے اپنی زینت میں (آرائش کے ساتھ) نکلا ان لوگوں نے کہا جو دنیاوی زندگی چاہتے تھے

يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

اے کاش! ہمارے لئے بھی ایسا ہوتا جیسا قارون کو دیا گیا ہے یقیناً وہ بڑے نصیب والا ہے۔ اور انہوں نے کہا جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا

وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾

تم پر افسوس اللہ کا ثواب (اس سے کہیں) بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرے اور یہ (ثواب) صرف صبر کرنے والوں کو ہی ملتا ہے۔

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫

پس ہم نے اس (قارون) کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کرتی

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ

اور نہ وہ (خود) بچاؤ کرنے والوں میں سے ہوا۔ اور جو لوگ کل اس کے مرتبہ کی تمنا کر رہے تھے صبح کو کہنے لگے کہ ہائے افسوس!

اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَاۤ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا

اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ فرماتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے اگر ہم پر اللہ احسان نہ فرماتا

لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ ع ۸

تو ہمیں بھی یقیناً دھنسا دیتا ہائے افسوس! کہ کافر کامیاب نہیں ہوتے۔ وہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم نے بنایا ہے ان لوگوں کے لئے جو نہ زمین میں بڑائی چاہتے ہیں

وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ

اور نہ فساد اور نیک انجام پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ جو شخص نیکی لے کر آئے گا اس کے لئے اس سے بہتر (بدلہ) ہے اور جو برائی لائے گا

فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ

تو جنہوں نے برے عمل کئے انہیں ویسا ہی بدلہ ملے گا جو وہ عمل کرتے تھے۔ بے شک جس (اللہ) نے قرآن (کے احکام کو) آپ پر فرض فرمایا ہے

لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾

وہ آپ کو ضرور لوٹنے کی جگہ لے آئے گا آپ (ﷺ) فرما دیجئے میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون واضح گمراہی میں ہے۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ يُّلْقٰۤى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور آپ کو امید نہ تھی کہ آپ پر (یہ) کتاب نازل کی جائے گی مگر آپ کے رب کی مہربانی سے (نازل ہوئی) پس آپ ہرگز کافروں کے مددگار نہ بنیئے گا۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ

اور وہ آپ کو اللہ کی آیتوں سے روک نہ دیں اس کے بعد کہ وہ آپ پر نازل ہو چکی ہیں اور اپنے رب کی طرف بلایئے

NOT FOR SALE

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ

اور آپ شرک کرنے والوں میں سے ہر گز نہ ہوجانا۔ اور تم اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی پوجا نہ کرو اس کے سوا کوئی معبود نہیں

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات کے اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تمہیں واپس کیا جائے گا۔

علم و عمل کی باتیں

۱- ہدایت صرف اللہ ﷻ کی توفیق سے حاصل ہوتی ہے اس لئے ہمیں اللہ ﷻ سے ہدایت کی دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ (آیت:۵۶)

۲- ظلم اور ناانصافی کرنے والوں کو اللہ ﷻ ہلاک کر دیتا ہے۔ (آیت:۵۹)

۳- دنیا کی نعمتیں اور ساز و سامان آخرت کی بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ (آیت:۶۰)

۴- کفر اور گناہوں سے توبہ کرنے، ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والے قیامت کے دن کامیاب لوگوں میں شامل ہوں گے۔ (آیت:۶۷)

۵- اللہ ﷻ نے ہمارے لئے دن اپنا فضل (یعنی رزق) تلاش کرنے اور رات آرام کرنے کے لئے بنائی ہے۔ (آیت ۷۳)

۶- ہمیں اپنے علم اور صلاحیتوں پر اترانا نہیں چاہیئے کیونکہ یہ اللہ ﷻ کے فضل سے حاصل ہوتی ہیں۔ (آیت:۷۸)

۷- اللہ ﷻ کو ناراض کر کے کمایا ہوا مال و دولت ہلاکت اور بربادی کا سبب بنتا ہے۔ (آیت:۸۱)

۸- دنیا میں ہمیں جو نعمتیں ملتی ہیں وہ سب اللہ ﷻ کا فضل ہے۔ اللہ ﷻ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم دیتا ہے۔ (آیت:۸۲)

۹- آخرت کا گھر ان پرہیز گار لوگوں کے لئے ہے جو نہ فرعون کی طرح سرکش ہوں اور نہ قارون کی طرح فساد مچاتے ہوں۔ (آیت:۸۳)

۱۰- اللہ ﷻ کی ذات کے سوا ہر چیز ختم ہونے والی ہے اور ہم سب کو اللہ ﷻ ہی کی طرف واپس جانا ہے۔ (آیت:۸۸)

NOT FOR SALE

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) قارون کا تعلق کس قوم سے تھا؟

(الف) آلِ فرعون (ب) بنی اسرائیل (ج) اہل مدین

(۲) قارون نے اپنے مال و دولت کو حاصل کرنے کی کیا وجہ بیان کی؟

(الف) اللہ ﷻ کے فضل سے ملا ہے (ب) میری دعاؤں کا نتیجہ ہے (ج) میرے علم کی وجہ سے ملا ہے

(۳) قارون جب اپنے ٹھاٹ باٹ کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے آیا تو اس کی قوم کے لوگوں نے کیا خواہش کی؟

(الف) کاش کہ ہمیں بھی یہ سب مل جاتا (ب) کاش کہ قارون نیک ہوتا (ج) کاش کہ قارون تباہ و برباد ہو جائے

(۴) اس سورت کے آخری رکوع کی روشنی میں قیامت کے دن نیکی کا کیسا بدلہ ملے گا؟

(الف) اس نیکی سے کم بدلہ ملے گا (ب) اس نیکی کے برابر بدلہ ملے گا (ج) اس نیکی سے بہتر بدلہ ملے گا

(۵) قیامت کے دن جھوٹے معبود مشرکین کے پکارنے پر انہیں کیا جواب دیں گے؟

(الف) تم اپنے عمل کے خود ذمہ دار ہو (ب) کوئی جواب نہیں دیں گے (ج) انہیں ملامت کریں گے

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- اس سورت کے چھٹے رکوع میں بیان کی گئیں نو مسلموں کی کوئی چار صفات تحریر کریں؟

۲- اس سورت کے ساتویں رکوع میں قیامت کے دن مشرکین کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

NOT FOR SALE

۳- ساتویں رکوع کی روشنی میں آیت کا حوالہ دے کر وضاحت کریں کہ رات اور دن کا یہ نظام اللہ ﷻ کی رحمت ہے؟

۴- قارون کو اس کی قوم نے مال کے بارے میں کیا نصیحتیں کیں؟

۵- قارون کا کیا انجام ہوا؟

گھریلو سرگرمی

۱- دن اور رات کا نظام کس طرح جاری ہے سائنسی حقائق کی روشنی میں تصاویر کے ساتھ واضح کریں۔

۲- مال و دولت کے کم از کم دس اچھے استعمالات کی فہرست تحریر کریں۔

دستخط استاد بمع تاریخ: _____ دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت

تعارف: سورۃ العنکبوت سنہ ۵ نبوی میں نازل ہوئی۔ یہ وہ دور تھا جب مشرکین مکہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شدید ترین مخالفت کر رہے تھے۔ آپ ﷺ شروع سے اپنی قوم میں اعلیٰ صفات و کردار کی وجہ سے نہایت مقبول اور پسندیدہ شخصیت رہے۔ لوگ آپ ﷺ کو "الصادق اور الامین" کہہ کر مخاطب کرتے لیکن جب آپ ﷺ نے لوگوں کو ایمان کی دعوت دی اور قرآن حکیم سنایا تو آپ ﷺ کی قوم آپ ﷺ کی مخالف ہوگئی۔ یہی لوگ جو آپ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کی گواہی دیتے تھے آپ ﷺ کو (معاذاللہ) کاہن، شاعر، مجنون، جھوٹا اور جادوگر کہنے لگے۔ آپ ﷺ کو یہ باتیں سن کر بے حد رنج ہوتا۔ اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو اس سورت میں صبر کرنے کی تلقین فرمائی۔

جیسے جیسے آپ ﷺ کی دعوت بڑھتی گئی اور نوجوان اور غلام اسلام قبول کرنے لگے تو مشرکین مکہ کی مخالفت میں بھی شدت آتی گئی۔ یہی دور تھا جب حضرت یاسر رضی اللہ عنہ اور ان کی زوجہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو تشدد کرنے کے بعد شہید کر دیا گیا۔ اسی دور میں حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کو جلتے ہوئے انگاروں پر لٹایا گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مکہ کی گلیوں میں بُری طرح گھسیٹا گیا، مار پیٹ اور شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ بھی مشرکین کی زیادتیوں سے محفوظ نہ تھی۔ ظلم اور تشدد کے اس دور میں اللہ ﷻ نے مسلمانوں کی ہدایت، اُن کی تسلی اور حوصلہ افزائی کے لئے سورۃ العنکبوت نازل فرمائی جس میں مسلمانوں کو صبر کرنے کی ہدایت کی گئی۔

اس سورت میں کئی انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی کو بطور مثال پیش کیا گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی ساڑھے نو سو سال کی ثابت قدمی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی لازوال قربانیاں، حضرت لوط علیہ السلام کا قوم کی مخالفت پر صبر اور حضرت شعیب علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی اپنی اپنی قوموں سے کشمکش کا ذکر فرما کر مسلمانوں کے حوصلے بلند کئے گئے۔ مسلمانوں کو ہدایت کی گئی کہ ظلم و ستم کے اس دور میں قرآن حکیم کی تلاوت، نماز کا اہتمام اور کثرت سے اللہ ﷻ کا ذکر کر کے اللہ ﷻ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں اور اللہ ﷻ پر بھروسہ کرتے ہوئے اللہ ﷻ کے دین کی سربلندی کے لئے ہجرت کریں۔ سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جو لوگ اللہ ﷻ کی راہ میں جدوجہد کرتے ہیں تو اللہ ﷻ انہیں ضرور ہدایت عطا فرماتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے	اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

الٓمّٓ ① اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ②

الٓمّٓ۔ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ انہیں چھوڑ دیا جائے گا (صرف) یہ کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی؟

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ③

اور یقیناً ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا تھا پس اللہ ضرور ظاہر فرمائے گا ان لوگوں کو جو سچے ہیں اور ضرور ظاہر کرے گا جھوٹوں کو۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝

کیا وہ لوگ جو بُرے اعمال کرتے ہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے بُرا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں۔

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

جو شخص اللہ سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اللہ کا مقرر کردہ وقت ضرور آنے والا ہے اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور جو شخص کوشش کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے کوشش کرتا ہے یقیناً اللہ تو تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ہم ضرور ان کی برائیاں ان سے دور فرمائیں گے اور ضرور انہیں ان کے بہترین اعمال کا بدلہ عطا فرمائیں گے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ

اور ہم نے انسان کو حکم فرمایا اپنے والدین سے نیک سلوک کرنے کا اور اگر وہ تم پر زور دیں کہ تم میرے ساتھ شریک کرو جس کا تمہیں علم نہ ہو

فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تو ان دونوں کا کہنا نہ ماننا میری ہی طرف تمہیں واپس آنا ہے تو میں تمہیں بتادوں گا جو کچھ تم کرتے تھے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے

لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

ہم انہیں ضرور نیک بندوں میں داخل فرمائیں گے۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے

فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

پھر جب انہیں اللہ کی راہ میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لوگوں کی تکلیف کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں اور اگر آپ کے رب کی طرف سے مدد پہنچے

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(تو) ضرور کہیں گے کہ ہم تو تمہارے ساتھ تھے کیا اللہ خوب نہیں جانتا اس کو جو جہان والوں کے سینوں میں ہے۔

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اور اللہ ضرور ظاہر فرمائے گا انہیں جو ایمان والے ہیں اور ضرور ظاہر کرے گا منافقوں کو۔ اور کافروں نے کہا ایمان والوں سے

اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ

کہ تم ہمارے طریقے پر چلو اور ہم تمہارے گناہوں (کے بوجھ) کو اٹھالیں گے حالانکہ وہ اٹھانے والے نہیں ہیں ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۫ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔ اور وہ ضرور اپنے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ دوسرے بوجھ بھی اور ان سے قیامت کے دن ضرور پوچھا جائے گا

عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ ع ۱۳ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ

ان (جھوٹی باتوں) کے بارے میں جو وہ گھڑا کرتے تھے۔ اور یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا پس وہ ان میں پچاس کم ہزار (یعنی ساڑھے نو سو) سال رہے

NOT FOR SALE

فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١٤﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٥﴾

پھر انہیں طوفان نے آپکڑا اور وہ ظالم تھے۔ پھر ہم نے انہیں (یعنی نوح علیہ السلام) اور کشتی والوں کو نجات دی اور ہم نے اس (کشتی) کو جہان والوں کے لئے نشا بنادیا۔

وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦﴾

اور ابراہیم (علیہ السلام کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرتے رہو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جا نتے ہو۔

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

بے شک تم اللہ کے سوا جنہیں پوجتے ہو (وہ تو صرف) بُت ہیں اور تم جھوٹ گھڑ رہے ہو بے شک تم اللہ کے سوا جن کی پوجا تے ہو

لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ

وہ تمہارے لئے کسی رزق کا اختیار نہیں رکھتے پس اللہ کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر ادا کرو

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٧﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ

اسی کی طرف تم واپس کئے جاؤ گے۔ اور اگر تم جھٹلاتے ہو تو یقیناً تم سے پہلے بھی کئی اُمتیں (رسولوں کو) جھٹلا چکی ہیں

وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ

اور رسول کے ذمہ تو صرف واضح طور پر پیغام پہنچانا ہے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح مخلوق کی ابتدا فرماتا ہے

ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿١٩﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ

پھر اسے دوبارہ زندہ فرمائے گا بے شک یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔ آپ فرما دیجئے زمین میں چلو پھرو تو دیکھو کہ اس نے کس طرح مخلوق کی ابتدا فرمائی

ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ

پھر اللہ ہی اسے دوسری بار پیدا فرمائے گا بے شک اللہ ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رح فرماتا ہے

وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اور اسی کی طرف تم واپس کئے جاؤ گے۔ اور تم (اللہ کو) نہ زمین میں عاجز کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں اور اللہ کے سوا تمہار ہیں ہے

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٢٢﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ

کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مدد گار۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا اللہ کی آیات کا اور اس کی ملاقات کا وہی میری رحمت سے ناامید ہوں گے

وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ

اور یہی لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ پس ان (یعنی ابراہیم علیہ السلام) کی قوم کا جواب یہی تھا کہ انہوں نے کہا انہیں قتل کر دو یا ہیں جلا دو

فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ

پس اللہ نے ان کو آگ سے نجات عطا فرمائی بے شک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔ اور (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا

اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

بس تم نے تو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو معبود بنا لیا ہے (صرف) دنیا کی زندگی میں آپس کی دوستی کی وجہ سے پھر قیامت کے دن

ع ۲ ۹

NOT FOR SALE

يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾

تم ایک دوسرے (کی دوستی) کا انکار کرو گے اور تم میں سے (ہر) ایک دوسرے پر لعنت بھیجے گا اور تمہارا ٹھکانا (جہنم کی) آگ ہے اور تمہارے لئے کوئی بھی مددگار نہ ہو گا۔

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾

پس ان پر لوط (علیہ السلام) ایمان لائے اور (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا بے شک میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں بے شک وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ

اور ہم نے انہیں (ابراہیم علیہ السلام کو) اسحاق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) عطا فرمائے اور ہم نے ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھ دی اور انہیں دنیا میں بھی ان کا اجر عطا فرمایا

وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ

اور یقیناً وہ آخرت میں بھی نیک لوگوں میں سے ہیں۔ اور لوط (علیہ السلام کو بھی رسول بنا کر بھیجا) جب انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

بے شک تم (ایسی) بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان والوں میں کسی نے نہیں کی۔ کیا تم (خواہش نفسانی کے لئے) مَردوں کے پاس آتے ہو

وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ

اور تم ڈاکے ڈالتے ہو اور اپنی مجلسوں میں بے حیائی کے کام کرتے ہو پس ان کی قوم کا جواب یہی تھا کہ انہوں نے کہا کہ تم لے آؤ ہم پر اللہ کا عذاب

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٣٠﴾ ع ٣ ٨

اگر تم سچوں میں سے ہو۔ (لوط علیہ السلام نے) عرض کی اے میرے رب! میری مدد فرما ان فساد مچانے والے لوگوں کے مقابلے میں۔

وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ

اور جب ہمارے فرشتے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس خوشخبری لے کر آئے انہوں نے کہا بے شک ہم اس بستی والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں

اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ

بے شک اس کے رہنے والے ظالم ہیں۔ (ابراہیم علیہ السلام نے) فرمایا بے شک اس میں تو لوط (علیہ السلام) بھی ہیں انہوں نے کہا ہم ان (لوگوں) کو خوب جانتے ہیں

بِمَنْ فِيْهَا ۭ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٢﴾

جو اس میں (رہتے) ہیں ہم انہیں (لوط علیہ السلام کو) اور ان کے گھر والوں کو ضرور بچا لیں گے سوائے ان کی بیوی کے وہ پیچھے (عذاب میں) رہ جانے والوں میں سے ہے۔

وَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ڰ

اور جب ہمارے فرشتے لوط (علیہ السلام) کے پاس آئے (تو) وہ ان کی وجہ سے غم زدہ ہوئے اور دل میں تنگی محسوس کی اور انہوں نے کہا نہ ڈریئے اور نہ غم کیجئے

اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٣﴾

بے شک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نجات دیں گے سوائے آپ کی بیوی کے وہ پیچھے (عذاب میں) رہ جانے والوں میں سے ہے۔

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٣٤﴾

بے شک ہم نازل کرنے والے ہیں اس بستی والوں پر آسمان سے عذاب اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٣٥﴾

اور یقیناً ہم نے اس (بستی) سے ایک واضح نشانی چھوڑ دی ہے ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ

اور مدین (کے لوگوں) کی طرف ان کے بھائی شعیب (علیہ السلام) کو (بھیجا) تو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اور آخرت کے دن کی امید رکھو

وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٣٦﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٣٧﴾

اور تم زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔ پس انہوں نے انہیں (شعیب علیہ السلام کو) جھٹلا دیا پھر انہیں زلزلہ نے آپکڑا تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے رہ گئے۔

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۖ

اور عاد اور ثمود کو (بھی ہم نے ہلاک کر دیا) اور یقیناً یہ بات تمہیں ان کے گھروں (کے کھنڈرات) سے واضح ہو چکی ہے

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿٣٨﴾

اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے لئے خوش نما بنا دیا اور انہیں (سیدھے) راستے سے روک دیا حالانکہ وہ بہت سمجھ دار لوگ تھے۔

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ

اور قارون اور فرعون اور ہامان کو بھی (ہلاک کر دیا) اور یقیناً موسیٰ (علیہ السلام) ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے پس ان لوگوں نے زمین میں تکبر کیا

وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿٣٩﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ

حالانکہ وہ ہم سے آگے بڑھ جانے والے نہ تھے۔ پس ہم نے سب کو ان کے گناہ کی وجہ سے پکڑ لیا ان میں کچھ وہ تھے جن پر ہم نے پتھروں کی بارش برسائی

وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ

اور کچھ وہ تھے جن کو چیخ نے آپکڑا اور کچھ وہ تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور کچھ وہ تھے جن کو ہم نے غرق کر دیا اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٠﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ

لیکن وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا کرتے تھے۔ ان (لوگوں) کی مثال جنہوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو مددگار بنا رکھا ہے مکڑی کی مثال جیسی ہے

اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۭ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

اس نے ایک گھر بنایا اور سب گھروں سے کمزور گھر یقیناً مکڑی کا گھر ہوتا ہے کاش! یہ لوگ جانتے۔ بے شک اللہ جانتا ہے

مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٤٢﴾ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ

اُن تمام چیزوں کو جنہیں وہ اس کے سوا پوجتے ہیں اور وہی بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں

وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٤﴾ ع ۱۴

اور ان کو وہی سمجھتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا فرمایا بے شک اس میں ایمان والوں کے لئے بڑی نشانی ہے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِىَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ

(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) اس کتاب کی تلاوت کیجئے جو آپ کی طرف وحی فرمائی گئی ہے اور نماز قائم کیجئے بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بُرے کاموں سے

NOT FOR SALE

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ

اور یقیناً اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے اور اللہ ان (کاموں) کو جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اور اہل کتاب سے ایسے طریقے سے بحث کرو جو بہتر ہو

اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ

سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا اور کہہ دو ہم اس پر ایمان لائے جو ہماری طرف نازل کیا گیا اور (اس پر جو) تمہاری طرف نازل کیا گیا

وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ

اور ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔ اور ہم نے اسی طرح آپ کی طرف کتاب نازل فرمائی ہے

فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ

پس جنہیں ہم نے (پہلے) کتاب عطا فرمائی ہے وہ اس پر بھی ایمان لاتے ہیں اور ان (مشرکین مکہ) میں سے بھی اس پر ایمان لاتے ہیں

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ

اور ہماری آیات کا انکار صرف کافر ہی کرتے ہیں۔ اور آپ نہیں پڑھتے تھے اس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ ہی آپ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لکھتے تھے

اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ

ورنہ اہل باطل ضرور شک کرتے۔ بلکہ یہ تو واضح آیات ہیں ان لوگوں کے سینوں میں (محفوظ ہیں) جنہیں علم عطا فرما گیا ہے

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

اور ہماری آیات کا انکار صرف ظالم ہی کرتے ہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہیں اتاری گئیں

قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ

آپ (ﷺ) فرما دیجئے کہ نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو صرف واضح طور پر خبردار کرنے والا (رسول) ہوں۔ کیا ان کے لئے کافی نہیں

اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع ۷

کہ ہم نے آپ (ﷺ) پر کتاب نازل فرمائی جو ان پر تلاوت کی جاتی ہے یقیناً اس میں رحمت اور نصیحت ہے ایمان والوں کے لئے۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ

آپ (ﷺ) فرما دیجئے میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے

وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى

اور جنہوں نے اللہ کا انکار کیا وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور یہ لوگ آپ سے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں اور اگر ایک وقت مقرر نہ ہوتا

لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ

(تو) ضرور ان پر عذاب آچکا ہوتا اور وہ ضرور ان پر اچانک ہی آئے گا اور انہیں خبر تک نہ ہوگی۔ یہ لوگ آپ سے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۙ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ

اور یقیناً جہنم کافروں کو گھیر لینے والی ہے۔ جس دن وہ عذاب انہیں ڈھانپ لے گا ان کے اوپر سے اور ان کے پاؤں کے نیچے سے

NOT FOR SALE

وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٥﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ

اور وہ (اللہ) فرمائے گا کہ جو کچھ تم کرتے تھے اب اس کا مزہ چکھو۔ اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو! بے شک میری زمین وسیع ہے

فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

پس تم میری ہی عبادت کرو۔ ہر نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے پھر تم ہماری ہی طرف واپس کئے جاؤ گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ

ہم ضرور ان کو جنت کے بالاخانوں میں جگہ عطا فرمائیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿٥٨﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۗبَّةٍ

کیا ہی اچھا بدلہ ہے (نیک) عمل کرنے والوں کا۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے رہے۔ اور کتنے ہی جانور ایسے ہیں

لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۡ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٠﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ

جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی انہیں رزق عطا فرماتا ہے اور تمہیں بھی اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ اور اگر آپ اِن سے پوچھیں

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٦١﴾

کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا فرمایا؟ اور سورج اور چاند کو کس نے مسخر کیا تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے تو پھر یہ کہاں الٹے جا رہے ہیں؟

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٢﴾

اللہ ہی رزق کشادہ فرماتا ہے اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے اور جس کے لئے چاہے تنگ کر دیتا ہے بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا

اور اگر آپ اِن سے پوچھیں کہ کس نے آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر اس سے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد (کس نے) زندہ فرمایا

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ

تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے آپ (ﷺ) فرما دیجئے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں مگر اکثر لوگ سمجھتے نہیں ہیں۔ اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشا ہے

وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ

اور بے شک آخرت کا گھر ہی اصل زندگی ہے کاش کہ وہ جانتے۔ پس جب وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں (تو) صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾

اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے پس جب وہ انہیں خشکی کی طرف نجات عطا فرماتا ہے (تو) اسی وقت وہ شرک کرنے لگتے ہیں۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ڮ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

تاکہ اس (نعمت) کی ناشکری کریں جو ہم نے انہیں عطا فرمائی اور فائدے اٹھاتے رہیں پس وہ عنقریب (اپنا انجام) جان لیں گے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ بے شک ہم نے حرم (کعبہ) کو امن کی جگہ بنا دیا اور لوگ ان کے آس پاس سے اُچک لیے جاتے ہیں

ع ۶ ۱۲

NOT FOR SALE

اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

کیا یہ لوگ جھوٹ پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بندھے

اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا

یا حق کو جھٹلائے جب وہ اس کے پاس آجائے کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانا نہیں ہے؟ (یقیناً ہے) اور جن لوگوں نے ہمارے (راستے کے) لئے کوشش کی

لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾ ع ٦

ہم ان کو ضرور اپنے راستے دکھا دیں گے اور یقیناً اللہ نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔

علم و عمل کی باتیں

۱- ہمیں یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے کہ صرف زبانی ایمان کا دعویٰ کرنے پر ہم چھوڑ دیئے جائیں گے بلکہ اللہ ﷻ ہمیں آزمائے گا اور سچے اور جھوٹوں کو الگ الگ کر کے رہے گا۔ (آیات: ۲، ۳)

۲- ظالم اور بُرے لوگ اللہ ﷻ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے۔ (آیت: ۴)

۳- ہماری موت کا وقت مقرر ہے اور اللہ ﷻ سے ہماری ملاقات ضرور ہو کر رہے گی۔ (آیت: ۵)

۴- جو کوئی دین کے کام کے لئے جدوجہد کرتا ہے تو اپنے ہی بھلے یعنی اجر و ثواب کے لئے کرتا ہے۔ اللہ ﷻ کو ہماری عبادت کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ (آیت: ۶)

۵- ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ ﷻ لازماً نیک لوگوں میں شامل فرمائے گا، ان کی برائیوں سے درگزر فرمائے گا اور ان کے اعمال کا بہترین بدلہ عطا فرمائے گا۔ (آیات: ۷، ۹)

۶- شرک کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے مکڑی کے جالے کو اپنا سہارا بنایا ہو۔ (آیت: ۴۱)

۷- اللہ ﷻ کے دین کے لئے ہجرت کرنا ایک بڑی نیکی ہے۔ (آیت: ۵۶)

۸- اللہ ﷻ تمام مخلوقات کا رازق ہے چنانچہ ہمیں رزق کے حوالے سے اللہ ﷻ ہی سے امید رکھنی چاہیئے۔ (آیت: ۶۰)

۹- ہمیں مشکل میں اللہ ﷻ کو پکارنا چاہیئے اور مشکل سے نکالنے پر اللہ ﷻ ہی کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ (آیت: ۶۵)

۱۰- سب سے بڑا ظلم اللہ ﷻ پر جھوٹ باندھنا اور حق کو جھٹلانا ہے۔ (آیت: ۶۸)

NOT FOR SALE

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مشرکین کے بت پرستی کرنے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

(الف) باپ دادا کی پیروی (ب) آخرت میں شفاعت کا حصول (ج) دنیا کی زندگی میں آپس کی دوستی

(۲) قارون، فرعون اور ہامان کو کیوں ہلاک کیا گیا؟

(الف) تکبر کی وجہ سے (ب) مال و دولت جمع کرنے کی وجہ سے (ج) شرک کرنے کی وجہ سے

(۳) نماز کس چیز سے روکتی ہے؟

(الف) سستی اور کاہلی سے (ب) بے حیائی اور برے کاموں سے (ج) وقت اور صلاحیتیں برباد کرنے سے

(۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ کیا ہے؟

(الف) چاند کو دو ٹکڑے کر دینا (ب) قرآنِ حکیم (ج) معراج کا واقعہ

(۵) آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کی کیا حقیقت بیان کی گئی ہے؟

(الف) کھیل اور تماشہ ہے (ب) بے کار اور بے مقصد ہے (ج) کمتر اور مختصر ہے

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۃ العنکبوت کے پہلے رکوع میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے والدین سے متعلق کیا ہدایت فرمائی ہے؟

۲- سورۃ العنکبوت کے پہلے رکوع میں مشرکین کے اس قول کا کیا جواب دیا گیا ہے جو اپنے نوجوانوں سے کہتے تھے کہ "تم ہماری پیروی کرو ہم قیامت کے دن تمہارے گناہوں کا بوجھ اٹھالیں گے"؟

NOT FOR SALE

۳- سورۃ العنکبوت کے تیسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ ﷻ نے کون سے چار انعامات اور فضائل عطا فرمائے؟

۴- سورۃ العنکبوت کے پانچویں رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ جب کفار ظلم و تشدد پر اتر آئیں تو اہلِ ایمان کو کون سی تین ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے؟

۵- اللہ ﷻ کی ہدایت کے راستوں کو پانے کا یقینی ذریعہ کیا ہے؟

گھریلو سرگرمی

۱- ایک مکڑی کا جالا بنا کر نشاندہی کریں کہ ایک مشرک اللہ ﷻ کو چھوڑ کر کن کمزور چیزوں کو اپنا سہارا بناتا ہے۔

۲- قرآنِ حکیم کی سورتوں کے نام جو جانوروں اور حشرات کے ناموں پر رکھے گئے ہیں تلاش کر کے لکھیں۔

دستخط استاد بمع تاریخ: _____ دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ الرُّوْم

تعارف: سورۃ الروم مکی دور کے وسط میں نازل ہوئی۔ اس سورت کی ابتدا میں اللہ ﷻ نے دو پیشن گوئیاں فرمائیں جو چند ہی سالوں میں پوری ہو گئیں اور اس بات کی دلیل بنیں کہ قرآن حکیم اللہ ﷻ کا سچا کلام ہے۔ پہلی پیشن گوئی رومیوں کے دوبارہ غالب آنے کی تھی جنہیں ایرانیوں نے ایک بڑی شکست دی تھی۔ رومی اہلِ کتاب عیسائی تھے اور مسلمانوں کو اُن سے ہمدردی تھی جب کہ ایرانی آتش پرست تھے۔ مشرکین مکہ کو ان کے ساتھ ہمدردی تھی اور وہ ایرانیوں کی فتح پر بہت خوش تھے۔ اللہ ﷻ نے پیشن گوئی فرمائی کہ چند ہی سالوں میں رومی ایرانیوں کو شکست دے دیں گے۔ دوسری پیشن گوئی اللہ ﷻ نے یہ فرمائی کہ وہ دن مسلمانوں کے لئے بھی خوشی کا دن ہو گا۔ غزوۂ بدر کی فتح نے چند ہی سالوں میں اس پیشن گوئی کو پورا کر دکھایا۔ یعنی جس دن رومیوں کو فتح ہوئی اُسی دن مسلمانوں کو میدانِ بدر میں فتح حاصل ہوئی۔ اس سورت میں قیامت اور توحیدِ باری تعالیٰ کے لئے دلائل دیئے گئے ہیں۔ شرک کی مذمت کی گئی ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد بیان کئے گئے ہیں۔ انسانی زندگی کے مختلف مراحل کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ آخر میں مجرموں کی ہٹ دھرمی اور ان کے بُرے انجام کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

الٓمّٓ ① غُلِبَتِ الرُّوْمُ ② فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ③ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ

الٓمّٓ۔ رومی مغلوب ہو گئے۔ قریب کے ملک میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب ہو جائیں گے۔ چند ہی سالوں میں

لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ④ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہے پہلے بھی اور بعد میں بھی اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے۔ اللہ کی مدد سے وہ (اللہ) جس کی چاہتا ہے مدد فرماتا ہے

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ⑤ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ⑥

اور وہ بہت غالب ہے ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ کا وعدہ ہے اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں فرماتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ⑦ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ؕ

وہ لوگ صرف دنیا کی زندگی کے ظاہر کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے غافل ہیں۔ کیا انہوں نے اپنے آپ میں غور نہیں کیا

مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

کہ اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے حق کے ساتھ اور ایک مقرر مدت کے لئے

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ⑧ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

اور یقیناً بہت سے لوگ اپنے رب سے ملاقات کا انکار کرتے ہیں۔ کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا پس وہ دیکھ لیتے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ

کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے پہلے تھے وہ لوگ ان سے زیادہ طاقتور تھے۔ اور انہوں نے زمین میں کھیتی باڑی کی اور اسے آباد کیا تھا

اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ

اس سے کہیں زیادہ جتنا انہوں نے اسے آباد کیا اور ان کے پاس ان کے رسول روشن نشانیاں لے کر آئے پس اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۹ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

لیکن وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔ پھر ان لوگوں کا انجام بُرا ہی ہوا جنہوں نے بُرائیاں کی تھیں اس لئے کہ وہ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے

وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱

اور ان کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا فرمائے گا پھر تم اسی کی طرف واپس کئے جاؤ گے۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۱۲ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا

اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو مجرم مایوس ہو جائیں گے۔ اور ان کے شریکوں میں سے کوئی بھی ان کا سفارشی نہ بنے گا

وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝۱۳ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝۱۴

اور وہ خود اپنے شریکوں کا انکار کرنے والے ہو جائیں گے۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن لوگ الگ الگ ہو جائیں گے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝۱۵ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

پس جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے تو وہ (جنّت کے) باغ میں خوش کئے جائیں گے۔ اور جنہوں نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیتوں کو

وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝۱۶ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝۱۷

اور آخرت کی ملاقات کو تو یہی لوگ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔ پس تم اللہ ہی کی تسبیح کیا کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو۔

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝۱۸ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور تیسرے پہر بھی اور (اس وقت بھی) جب تم ظہر (دوپہر) کرتے ہو۔ وہی مُردہ سے زندہ کو نکالتا ہے

وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝۱۹

اور زندہ سے مُردہ کو نکالتا ہے اور وہی زمین کو اس کے مُردہ ہونے کے بعد زندہ فرماتا ہے اور اسی طرح تم (قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝۲۰ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا فرمایا پھر اب تم انسان ہو کر (زمین میں) پھیل رہے ہو۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے

اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ

کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے پیدا فرمائے تاکہ تم ان کے پاس سکون پاؤ اور اُس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا فرمادی

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۱ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا فرمانا

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ

اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا یقیناً اس میں نشانیاں ہیں علم والوں کے لئے۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے تمہارا رات اور دن کو سونا

وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٢٣﴾

اور تمہارا اُس کے فضل (یعنی رزق) کو تلاش کرنا یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو (غور سے) سنتے ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈرانے اور امید دلانے کے لئے اور وہی آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے

فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٢٤﴾

تو اسی سے زمین کو اس کے مُردہ (خشک) ہو جانے کے بعد زندہ فرماتا ہے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ

اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب وہ تمہیں ایک بار پکارے گا زمین سے

اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿٢٦﴾

(تو) تم اُسی وقت نکل پڑو گے (اپنی قبروں سے)۔ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کے فرماں بردار ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى

اور وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا فرماتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ پیدا فرمائے گا اور یہ اس پر بہت آسان ہے اور اسی کی شان سب سے بلند ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾ ع ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ع ٣ ٨

آسمانوں اور زمین میں اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ وہ (اللہ) تمہارے لئے تم ہی میں سے ایک مثال بیان فرماتا ہے کیا تمہارے غلاموں میں سے کوئی تمہارا

مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ

شریک ہے اس (رزق) میں جو ہم نے تمہیں عطا فرمایا ہے کہ تم (اور وہ) اس میں برابر ہو تم ان سے (اسی طرح) ڈرتے ہو جس طرح تم اپنوں سے ڈرتے ہو

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا

اسی طرح ہم کھول کھول کر آیتیں بیان فرماتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔ بلکہ جن لوگوں نے ظلم کیا وہ پیروی کرتے ہیں

اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٩﴾

اپنی خواہشات کی علم کے بغیر تو جسے اللہ گم راہ کرے اسے کون ہدایت دے سکتا ہے اور ان کا کوئی (بھی) مددگار نہ ہوگا۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ

پس آپ اپنا رُخ یکسوئی کے ساتھ دین پر قائم رکھیں (یہی) اللہ کی وہ فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا

لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ

اور اللہ کی بنائی ہوئی (فطرت) میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَاتَّقُوْهُ ۭ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ

اور اسی سے ڈرتے رہو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جانا۔ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ ہو گئے

كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ

ہر گروہ اسی پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے

ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝

پھر جب وہ انہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا

تاکہ جو (نعمت) ہم نے انہیں عطا فرمائی ہے اس کی ناشکری کریں پس تم فائدہ اٹھالو پس عنقریب تم جان لوگے۔ کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل نازل فرمائی ہے؟

فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ

پس جو انہیں بتاتی ہو وہ جسے یہ اس (اللہ) کے ساتھ شریک کرتے ہیں؟ اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں

وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا

اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچتی ہے ان (گناہوں) کی وجہ جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجے تو اچانک وہ ناامید ہو جاتے ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

کہ بے شک اللہ ہی جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ فرماتا ہے اور تنگ کرتا ہے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۠ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

پس رشتہ داروں کو ان کا حق دو اور مسکین کو اور مسافر کو یہ بہتر ہے ان کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ

اور جو سود تم دیتے ہو تاکہ لوگوں کے اموال میں شامل ہو کر وہ بڑھ جائے تو وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا اور جو زکوٰۃ تم دیتے ہو

تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

جس سے اللہ کی رضامندی طلب کرتے ہو تو یہی لوگ (اپنا مال اللہ کے ہاں) بڑھانے والے ہیں۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا

ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ

پھر اس نے تمہیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمہیں موت دیتا ہے پھر وہی تمہیں زندہ فرمائے گا کیا تمہارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے؟

مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ع ۱۳

جو ان میں سے کوئی بھی کام کر سکتا ہو وہ (اللہ) پاک ہے اور بہت بلند ہے اس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا

خشکی اور تری میں فساد پھیل گیا ہے ان (اعمال) کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائے تاکہ وہ (اللہ) لوگوں کو ان کے کچھ اعمال کا مزا چکھائے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٤١﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿٤٢﴾

تاکہ یہ لوگ باز آجائیں۔ آپ فرما دیجئے زمین میں چلو پھرو تو دیکھو کہ کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان میں سے اکثر مشرک تھے۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ

پس آپ اپنا رُخ سیدھے دین کی طرف قائم رکھیئے اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس کے ٹلنے کی اللہ کی طرف سے کوئی صورت نہیں

يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿٤٣﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا

اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔ جس نے کفر کیا تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جو کوئی نیک عمل کرے

فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿٤٤﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ

تو وہ اپنے ہی لئے (جنت کا) سامان تیار کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو اپنے فضل سے بدلہ عطا فرمائے

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ

بے شک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے اور تاکہ تمہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے

وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٤٦﴾

اور تاکہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل (یعنی رزق) میں سے تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

اور یقیناً ہم نے آپ (ﷺ) سے پہلے بھی رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا پس وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آئے

فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ

پھر ہم نے ان لوگوں سے انتقام لیا جنہوں نے جُرم کیا اور ایمان والوں کی مدد کرنا ہم پر لازم تھا۔ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے

فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا

پھر وہ بادل اٹھاتی ہیں پھر وہ انہیں آسمان میں پھیلا دیتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے (کرکے تہ بہ تہ) کر دیتا ہے

فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٨﴾

پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش اس کے درمیان سے نکلتی ہے پھر جب وہ (اللہ) اپنے بندوں میں سے جن پر چاہے بارش برساتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿٤٩﴾ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ

حالانکہ وہ اس بارش کے برسنے سے پہلے یقیناً مایوس ہو چکے تھے۔ پس آپ اللہ کی رحمت کے اثرات کی طرف دیکھیے

كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾

کہ وہ زمین کو مُردہ ہونے کے بعد کیسے زندہ فرماتا ہے یقیناً وہی مُردوں کو زندہ فرمانے والا ہے اور وہ ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿٥١﴾

اور اگر ہم (ایسی) ہوا بھیجیں جس سے وہ اس (کھیتی) کو زرد (مُرجھائی ہوئی) دیکھیں تو یقیناً اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں گے۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٢﴾

پس بے شک نہ تو آپ مُردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو سنا سکتے ہیں (اپنی) پکار جب وہ پیٹھ پھیر کر پھر جائیں۔

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا

اور نہ ہی آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں آپ تو صرف ان ہی کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں

فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٥٣﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ع ١٣

پس وہی فرماں بردار ہیں۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں کمزوری کی حالت میں پیدا فرمایا پھر کمزوری کے بعد قوت عطا فرمائی

ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَيْبَةً ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿٥٤﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

پھر اس قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا وہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور وہ خوب جاننے والا بڑی قدرت والا ہے۔ اور جس دن قیامت قائم ہو گی

يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

مجرم قسمیں کھائیں گے (اور کہیں گے) کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے تھے اسی طرح وہ غلط اندازے لگایا کرتے تھے۔ اور وہ لوگ کہیں گے

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۚ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ

جنہیں علم اور ایمان عطا کیا گیا تھا یقیناً تم اللہ کی کتاب کے مطابق جی اُٹھنے کے دن تک رہے ہو تو یہی ہے جی اُٹھنے کا دن

وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٥٧﴾

لیکن تم اسے (حق) نہ جانتے تھے۔ پس اس دن ظالموں کو نہ تو ان کی معذرت کچھ فائدہ دے سکے گی اور نہ ہی ان سے توبہ کا تقاضا کیا جائے گا۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ

اور یقیناً ہم نے لوگوں کے لئے بیان فرما دی ہیں اس قرآن میں ہر طرح کی مثال اور اگر آپ ان کے پاس کوئی بھی نشانی لے آئیں

لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٩﴾

تو کافر یقیناً یہی کہیں گے کہ تم سب باطل پر ہو۔ اسی طرح اللہ مہر لگا دیتا ہے ان لوگوں کے دلوں پر جو نہیں جانتے۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع ٦

پس آپ صبر کیجیے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ ہرگز آپ کو (راہِ حق سے) ہٹا نہ دیں جو یقین نہیں رکھتے۔

NOT FOR SALE

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ ایمان والوں کی مدد ضرور فرماتا ہے۔ (آیات: ۴،۵)

۲- فنا ہو جانے والی کائنات پر غور و فکر انسان کو آخرت کا یقین دلاتا ہے۔ (آیت: ۸)

۳- قرآنِ حکیم میں گزری ہوئی نافرمان قوموں کا ذکر ہمیں اللہ ﷻ کی نافرمانی سے بچانے کے لئے کیا گیا ہے۔ (آیات: ۹،۱۰)

۴- ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والے قیامت کے دن جنت کے باغوں میں جب کہ کفر کرنے، اللہ ﷻ کی آیات اور آخرت کو جھٹلانے والے جہنم کے عذاب میں ہوں گے۔ (آیات: ۱۵،۱۶)

۵- جو اللہ ﷻ بارش برسا کر مُردہ زمین کو زندہ کر سکتا ہے وہی اللہ ﷻ مُردہ انسان کو بھی آخرت میں زندہ کر سکتا ہے۔ (آیات: ۱۹،۲۵،۵۰)

۶- میاں بیوی کا رشتہ باہمی محبت اور ایک دوسرے سے راحت پانے کا ذریعہ ہے۔ (آیت: ۲۱)

۷- کائنات کی ہر شے کا مالک اللہ ﷻ ہے۔ کائنات کی ہر شے اللہ ﷻ کے حکم کے تابع ہے اسی طرح ہمیں بھی اللہ ﷻ کی فرماں برداری کرنی چاہیئے۔ (آیت: ۲۶)

۸- رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا اللہ ﷻ کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔ (آیت: ۳۸)

۹- اللہ ﷻ کے نزدیک سود سے مال گھٹتا ہے اور زکوٰۃ اور صدقات دینے سے مال بڑھتا ہے۔ (آیت: ۳۹)

۱۰- خشکی اور تری میں فساد برپا ہونا انسانوں کے اعمال کا نتیجہ ہے۔ (آیت: ۴۱)

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۃ الروم کے پہلے رکوع میں کس کی شکست کا ذکر ہے؟

(الف) مشرکین مکہ کی (ب) ایرانیوں کی (ج) رومیوں کی

(۲) سورۃ الروم کے چوتھے رکوع میں اللہ ﷻ نے لوگوں کی گمراہی کا کیا سبب بیان کیا ہے؟

(الف) شیطان کی بات ماننا (ب) اپنی خواہشات کی پیروی کرنا (ج) رسولوں کا انکار کرنا

(۳) اللہ ﷻ کے نزدیک سُود سے مال میں کیا فرق پڑتا ہے؟

(الف) مال بڑھتا ہے (ب) مال نہیں بڑھتا ہے (ج) مال ختم ہو جاتا ہے

(۴) سورۃ الروم کے پانچویں رکوع میں خشکی اور تری میں فساد پیدا ہونے کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے؟

(الف) گلوبل وارمنگ (ب) فرشتوں کی بددعا (ج) انسانوں کے گناہ

NOT FOR SALE

(۵) اللہ ﷻ کا مُردہ زمین کو بارش کے ذریعہ زندہ کر دینا کس بات کی دلیل ہے؟

(الف) مُردہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی (ب) زمین کے زرخیز ہونے کی (ج) پانی کے زندگی کا ذریعہ بننے کی

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۃ الروم کے پہلے رکوع میں اللہ ﷻ نے کتنی اور کون کون سی پیشن گوئیاں فرمائیں؟

۲- سورۃ الروم کے دوسرے رکوع کی روشنی میں قیامت کے دن مجرموں کی پانچ کیفیات تحریر کریں؟

۳- سورۃ الروم کے تیسرے رکوع میں بیان کی گئیں اللہ ﷻ کی قدرت کی دس نشانیاں تحریر کریں؟

NOT FOR SALE

۴- سورۃ الروم کے چوتھے رکوع میں اللہ ﷻ کے ساتھ شرک کرنے والوں کے لئے کیا مثال بیان کی گئی ہے؟

۵- سورۃ الروم کے آخری رکوع میں انسان کی زندگی کے کتنے اور کون سے مراحل بیان کئے گئے ہیں؟

گھریلو سرگرمی

۱- خشکی اور تری کے فساد کو مختلف اخبارات کے تراشوں کے ذریعہ ایک چارٹ بنا کر واضح کریں۔

۲- اس سورت میں بیان کئے گئے اللہ ﷻ کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ دس، دس کاموں کو نیچے دیئے گئے جدول (Table) کے مطابق لکھیے۔

نمبر شمار	اللہ ﷻ کے پسندیدہ کام	اللہ ﷻ کے ناپسندیدہ کام
۱۔		
۲۔		
۳۔		
۴۔		
۵۔		
۶۔		
۷۔		
۸۔		
۹۔		
۱۰۔		

دستخط استاد بمع تاریخ: _____

دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ لُقْمٰن

تعارف: سورۂ لقمان مکی سورت ہے۔ اس میں قرآن حکیم سے فائدہ اٹھانے والوں کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ ﷻ نے عرب کے ایک معروف، نہایت حکیم اور دانا شخص حضرت لقمان اور ان کی وصیتوں کو ذکر فرمایا ہے۔ حضرت لقمان کی حکیمانہ باتوں کو اہلِ عرب بہت اہمیت دیتے تھے، یہاں تک کہ شاعروں نے اپنے اشعار میں ان کا ایک حکیم کی حیثیت سے تذکرہ کیا ہے۔ حضرت لقمان نے اپنی پوری زندگی کا حاصل چند بہت اہم وصیتوں کی صورت میں اپنے بیٹے سے بیان کیا۔ جن میں پورے دین کی تعلیمات کا خلاصہ ہے۔ سورت میں اللہ ﷻ کی توحید اور قدرت وصفات کو دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ آخر میں اللہ ﷻ کے علم کی وسعت کا بیان ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

الٓمّٓ ① تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ② هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ③ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

الم۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ جو کہ ہدایت اور رحمت ہے نیک عمل کرنے والوں کے لئے۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ④ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑤

اور یہی لوگ ہیں جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کھیل تماشے کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ علم کے بغیر اللہ کی راستے سے گم راہ کریں اور ان (آیات) کا مذاق اڑائیں

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑥ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا

یہ لوگ ہیں جن کے لئے ذلت والا عذاب ہے۔ اور جب اس پر تلاوت کی جاتی ہیں ہماری آیتیں تو وہ تکبر کرتے ہوئے منہ پھیر لیتا ہے

كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ⑦ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

گویا اس نے اسے سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں بوجھ ہے پس آپ اسے دردناک عذاب کی خوش خبری سنائیں۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ⑧ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑨

اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے نعمتوں والے باغات ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ

اسی نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا فرمایا (جیسا کہ) تم اسے دیکھتے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑ جما دیئے تاکہ تم کو لے کر جھک نہ جائے

وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ⑩ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ

اور اس میں ہر طرح کے جاندار پھیلا دیئے اور ہم نے آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر ہم نے اس (پانی) سے ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں۔ یہ ہے اللہ کی تخلیق

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

ع ۱۱

فَاَرُوْنِیْ مَا ذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ

تو تم مجھے دکھاؤ کہ کیا پیدا کیا ہے انہوں نے جو اس (اللہ) کے سوا ہیں بلکہ ظالم واضح گم راہی میں ہیں۔ اور یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی

اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾

کہ اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو شخص شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو بے شک اللہ بے نیاز بہت تعریفوں والا ہے۔

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾

اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا اور وہ اسے نصیحت کر رہے تھے کہ اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اُسے اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف برداشت کرتے ہوئے اٹھائے رکھا

وَّفِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾

اور دو سال میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے کہ تم میرا (بھی) شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا بھی (تمہیں) میری ہی طرف واپس آنا ہے۔

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا

اور اگر وہ تم پر دباؤ ڈالیں اس پر کہ تم میرے ساتھ شریک کرو جس کا تمہیں علم نہ ہو تو ان دونوں کا کہا نہ ماننا

وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۪ وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ

اور دنیا (کے معاملات) میں ان دونوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اور پیروی کرو اس شخص کے راستے کی جس نے میری طرف رجوع کیا

ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ یٰبُنَیَّ

پھر میری ہی طرف تمہیں واپس آنا ہے تو میں تمہیں بتادوں گا کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ (لقمان نے کہا کہ) اے میرے بیٹے!

اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ

بے شک اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو پھر خواہ وہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں یا زمین میں (تب بھی) اللہ اسے حاضر فرمادے گا

اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَاۤ اَصَابَكَ ؕ

بے شک اللہ بڑا باریک بین باخبر ہے۔ اے میرے بیٹے! نماز قائم کرو اور نیکی کا حکم کرو اور برائی سے منع کرو اور تمہیں جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرو

اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ

بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔ اور لوگوں سے بے رُخی نہ کرنا اور زمین پر اکڑ کر نہ چلنا

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ

بے شک اللہ کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔ اور اپنے چلنے میں میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز نیچی رکھنا

ع ۱۲

اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ

یقیناً آوازوں میں سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ نے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور اس نے تم پر پوری فرما دی ہیں اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں اور لوگوں میں کچھ ایسے (بھی) ہیں

مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ

جو اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب (کی دلیل) کے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے

اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ

کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے

اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

اگرچہ شیطان انہیں بلا رہا ہو جہنم کے عذاب کی طرف۔ اور جس نے اپنا چہرہ اللہ کے سامنے جھکا دیا اور وہ نیک بھی ہو

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ

تو یقیناً اس نے مضبوط سہارے کو تھام لیا اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کی طرف ہے۔ اور جو کفر کرے تو اس کا کفر آپ کو غمگین نہ کر دے

اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾

انہیں ہماری طرف واپس آنا ہے پس ہم انہیں بتا دیں گے جو کام وہ کیا کرتے تھے بے شک اللہ سینوں کے رازوں کو خوب جاننے والا ہے۔

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

ہم انہیں (دنیا میں) تھوڑا سا فائدہ پہنچائیں گے پھر انہیں مجبور کر کے لے جائیں گے ایک بہت سخت عذاب کی طرف۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ

کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا فرمایا تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے آپ (ﷺ) فرما دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾

لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بے شک اللہ ہی بے نیاز بہت تعریفوں والا ہے۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ

اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں سب قلم بن جائیں اور سمندر (سیاہی بن جائے) اس کے بعد سات سمندر اور ہو جائیں

مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ

تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی بے شک اللہ بہت غالب ہے بڑی حکمت والا ہے۔ تم سب کا پیدا فرمانا اور (قیامت میں) اٹھانا

اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ تَرَ

ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک شخص (کو پیدا فرمانا اور اٹھانا) بے شک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۙ

کہ بے شک اللہ ہی رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور (وہی) دن کو رات میں داخل فرماتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ

ہر ایک مقررہ وقت تک چل رہا ہے اور بے شک اللہ تمہارے تمام اعمال سے بڑا باخبر ہے۔ یہ اس لئے کہ بے شک اللہ ہی حق ہے

وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٣٠﴾ اَلَمْ تَرَ ع ۱۱ ۳

اور بے شک اُس کے سوا جنہیں وہ پوجتے ہیں وہ سب باطل ہیں اور بے شک اللہ ہی بہت بلند بڑائی والا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا

اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

کہ بے شک کشتیاں سمندر میں اللہ ہی کی نعمت سے چلتی ہیں تاکہ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٣١﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

ہر صبر شکر کرنے والے کے لئے۔ اور جب ان پر سائبانوں جیسی کوئی موج چھا جاتی ہے تو یہ اللہ کو پکارتے ہیں اپنے دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ

پھر جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچاتا ہے تو ان میں سے کچھ ہی اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری نشانیوں کا وہی انکار کرتا ہے

اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٢﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ

جو عہد توڑنے والا بے حد ناشکرا ہے۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس میں نہ باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا

وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا

اور نہ بیٹا اپنے باپ کے کچھ کام آسکے گا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے پس دنیا کی زندگی ہر گز تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے

يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿٣٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ

اور نہ ہی دھوکہ دینے والا (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دے۔ بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے

وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۭ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۭ

اور وہی بارش نازل فرماتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ (ماؤں کے) رحموں میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائی کرے گا؟

وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿٣٤﴾ ع ۴ ۴

اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا؟ بے شک اللہ ہی خوب جاننے والا بڑا باخبر ہے۔

NOT FOR SALE

علم و عمل کی باتیں

۱- حکمت و دانائی کا تقاضا یہ ہے کہ سب سے بڑے محسن اللہ ﷻ کا شکر ادا کیا جائے۔ (آیت: ۱۲)

۲- شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔ ہمیں ہمیشہ ہر قسم کے شرک سے بچنا چاہیئے۔ (آیت: ۱۳)

۳- ہمیں اپنے باپ دادا کی اندھی پیروی کے بجائے اس شخص کی پیروی کرنی چاہیئے جو اللہ ﷻ کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔ (آیت: ۱۵)

۴- انسان کا ہر عمل محفوظ ہے اور قیامت کے دن ان کا نتیجہ نکل کر رہے گا۔ (آیت: ۱۶)

۵- حکمت و دانائی کا تقاضا ہے کہ اللہ ﷻ سے لو لگائی جائے، بھلائی کا حکم دیا جائے، برائی سے منع کیا جائے اور جو مصائب آئیں اس پر صبر کیا جائے۔ (آیت: ۱۷)

۶- ہمیں عاجزی و انکساری اختیار کرنی چاہیئے کیونکہ تکبر کرنے اور شیخی بگھارنے سے اللہ ﷻ نے منع فرمایا ہے۔ (آیت: ۱۸)

۷- ہمیں اپنی زندگی کے تمام معاملات میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیئے۔ (آیت: ۱۹)

۸- اگر دنیا کے تمام درخت قلم بن جائیں، سات سمندر سیاہی بن جائیں اور اللہ ﷻ کے کلمات لکھے جائیں تو یہ سب ختم ہو جائیں گے لیکن اللہ ﷻ کے کلمات ختم نہیں ہوں گے۔ (آیت: ۲۷)

۹- قیامت کے دن نفسا نفسی کا عالم ہو گا۔ ہر شخص خود ہی اپنے گناہوں کا بوجھ اُٹھائے گا کوئی اور یہ بوجھ اُٹھانے کو تیار نہیں ہو گا ہمیں اُس دن کی ہولناکی سے بچنے کے لئے تیاری کرنی چاہیئے۔ (آیت: ۳۳)

۱۰- دنیا کی کامیابی اور ناکامی ایک دھوکہ ہے اصل کامیابی آخرت میں کامیاب ہونا ہے۔ (آیت: ۳۳)

NOT FOR SALE

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۂ لقمان کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ اللہ ﷻ نے اپنے حق کے بعد کس کا حق بیان فرمایا ہے؟

(الف) اساتذہ کا (ب) پڑوسیوں کا (ج) والدین کا

(۲) والدین اگر گناہ یا شرک کرنے کا حکم دیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

(الف) ان کی بات مان لینی چاہیئے (ب) ان کی خدمت نہیں کرنی چاہیئے (ج) ان کی بات نہیں ماننی چاہیئے

(۳) حضرت لقمان نے کس چیز کے بارے میں فرمایا کہ "یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے"؟

(الف) وقت پر نماز پڑھنا (ب) مصیبتوں پر صبر کرنا (ج) والدین کی خدمت کرنا

(۴) سورۂ لقمان کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیئے کہ گدھے کی آواز کو سب سے بُری آواز کیوں کہا گیا؟

(الف) کافی دیر تک آواز نکالنے کی وجہ سے (ب) بار بار بولنے کی وجہ سے (ج) اُونچی آواز نکالنے کی وجہ سے

(۵) انسان کے کون سے اعمال محفوظ ہیں جن کا نتیجہ قیامت کے دن نکلے گا؟

(الف) تمام بڑے بڑے اعمال (ب) ہر چھوٹا بڑا عمل (ج) وہ اعمال جو انسان نے جان بوجھ کر کیے

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیئے:

۱- سورۂ لقمان کے پہلے رکوع میں قرآنِ حکیم سے فائدہ اٹھانے والے نیکوکاروں کی کون سی تین صفات بیان کی گئی ہیں؟

۲- سورۂ لقمان کے پہلے رکوع میں قرآنِ حکیم سے محروم رہنے والوں کی کون سی تین کمزوریاں بیان کی گئی ہیں؟

NOT FOR SALE

۳- سورۂ لقمان کے پہلے رکوع میں توحیدِ باری تعالیٰ کے لئے دیئے گئے کوئی چار دلائل تحریر کریں؟

۴- سورۂ لقمان کے دوسرے رکوع میں حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو وصیتیں فرمائیں ان میں سے کوئی آٹھ تحریر کریں؟

۵- سورۂ لقمان کے آخری رکوع کی روشنی میں اللہ ﷻ کے علم کی وسعت کے بارے میں پانچ باتیں بیان کریں؟

گھریلو سرگرمی

۱- حضرت لقمان کی طرح مزید دو نیک کردار قرآن حکیم میں تلاش کریں۔
۲- ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے حوالے سے کوئی پانچ باتیں لکھیں؟

دستخط استاد بمع تاریخ: _____ دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ السَّجْدَة

تعارف: سورۃ السجدہ مکی سورت ہے۔ نبی کریم ﷺ کو اس سورت سے خاص محبت تھی۔ جامع ترمذی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ رات کو اس وقت تک نہ سوتے جب تک سورۃ السجدہ اور سورۃ الملک کی تلاوت نہ فرمالیتے۔ اسی طرح آپ ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ السجدہ اور دوسری رکعت میں سورۃ الدھر کی تلاوت فرماتے۔ اس سورت میں قرآن حکیم کو ماننے کی دعوت دی گئی ہے، توحید اور آخرت کے دلائل بیان کئے گئے ہیں، منکرین قیامت کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے نیز قیامت کے دن مومنوں اور مجرموں کے انجام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ

الٓمّٓ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ (اس) کتاب کا نازل کیا جانا تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ہے۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ انہوں (محمد ﷺ) نے اسے خود گھڑ لیا ہے؟

بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾

بلکہ یہ حق ہے آپ کے رب کی طرف سے تاکہ آپ خبردار کریں انہیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ

اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے چھ دنوں میں پھر وہ عرش پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوا

مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ

اس کے سوا نہ تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ کوئی سفارش کرنے والا تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟ وہ آسمان سے لے کر زمین تک ہر کام کی تدبیر فرماتا ہے

ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾

پھر وہ (معاملہ) اس کی طرف ایسے دن میں اوپر جاتا ہے جس کی مقدار ایک ہزار سال ہے اس (حساب) سے جو تم گنتے ہو۔

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶﴾ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ

یہی ہے (اللہ) جو پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا بہت غالب ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ جس نے جو چیز بھی بنائی نہایت خوب بنائی

وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ

اور اس نے مٹی سے انسان کی پیدائش کا آغاز فرمایا۔ پھر اس کی نسل بنائی ایک حقیر پانی (نطفہ) کے خلاصے سے۔ پھر اس (کے اعضاء) کو درست فرمایا

وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ

اور اس میں اپنی روح میں سے پھونکا اور تمہیں کان اور آنکھیں اور دل عطا فرمائے (مگر) تم کم ہی شکر کرتے ہو۔ اور وہ کہتے ہیں کیا جب ہم مٹی میں مل جائیں گے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۭ بَلْ هُمْ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ

تو کیا ہم نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے بلکہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات کا انکار کرنے والے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ موت کا فرشتہ تمہیں وفات دیتا ہے

ع ۱ ۱۱

الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ

جو تم پر مقرر کیا گیا ہے پھر تم اپنے رب کی طرف واپس کئے جاؤ گے۔ کاش کہ آپ دیکھیں جب مجرم سر جھکائے کھڑے ہوں گے اپنے رب کے سامنے

رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا

(عرض کریں گے) اے ہمارے رب! ہم نے (سب کچھ) دیکھ لیا اور ہم نے سن لیا پس ہمیں (دنیا میں) واپس بھیج دیجئے کہ ہم نیک عمل کر لیں

اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا

بے شک ہم یقین کرنے والے ہیں۔ (اللہ فرمائے گا) اگر ہم چاہتے تو ہم یقیناً (دنیا ہی میں) ہر شخص کو اس کی ہدایت عطا فرما دیتے

وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَــَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝ فَذُوْقُوْا

لیکن میری طرف سے یہ بات طے ہو چکی کہ یقیناً میں جہنم کو ضرور بھروں گا جنّات اور انسانوں سب سے۔ پس (اب) تم مزہ چکھو

بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ

اس وجہ سے کہ تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا بے شک (آج) ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا اور ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھتے رہو

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا

ان (اعمال) کی وجہ سے جو تم کیا کرتے تھے۔ بے شک ہماری آیات پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب انہیں ان (آیات) سے نصیحت کی جاتی ہے

السجدة

خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ۤ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

تو سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔ ان کے پہلو الگ رہتے ہیں بستروں سے

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ

وہ اپنے رب کو پکارتے ہیں خوف اور امید کے ساتھ اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ پس کوئی شخص نہیں جانتا

مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا

کہ اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے یہ ان (اعمال) کا بدلہ ہو گا جو وہ کرتے تھے۔ بھلا جو مومن ہو

كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۭ لَا يَسْتَوٗنَ ۝ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو نافرمان ہو؟ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے

فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۭ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ

تو ان کے لئے رہنے کے باغات ہیں (یہ) مہمانی ہو گی ان (اعمال) کی وجہ سے جو وہ کرتے تھے۔ اور رہے وہ جنہوں نے نافرمانی کی تو ان کا ٹھکانا آگ ہے

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝

جب کبھی وہ اس سے نکلنا چاہیں گے اسی میں واپس کر دیئے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کہ آگ کا وہ عذاب چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ

اور ہم ضرور انہیں چکھائیں گے چھوٹے چھوٹے عذاب (اس) بڑے عذاب سے پہلے تاکہ یہ لوگ باز آجائیں۔ اور اس سے بڑا ظالم کون ہے

ع ۲ ۱۱

ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿٢٢﴾

جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جائے پھر وہ ان سے منہ پھیر لے بے شک ہم مجرموں سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٣﴾

اور بے شک ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب عطا فرمائی پس آپ اس کے ملنے میں شک نہ کریں اور ہم نے ہی اسے ہدایت (کا ذریعہ) بنایا تھا بنی اسرائیل کے لئے۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٢٤﴾

اور ہم نے ان میں سے امام بنائے تھے جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے جب انہوں نے صبر کیا تھا اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٢٥﴾

بے شک آپ کا رب ہی ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا قیامت کے دن ان (باتوں) کا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

اَوَ لَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ

اور کیا انہیں (اس بات سے) رہنمائی نہیں ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی امتوں کو ہلاک کیا تھا جن کے رہنے کی جگہوں میں آج یہ چلتے پھرتے ہیں

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢٦﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا

یقیناً اس میں نشانیاں ہیں تو کیا وہ سنتے نہیں؟ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہم پانی بھیجتے ہیں خشک زمین کی طرف پھر ہم اس سے کھیتی نکالتے ہیں

تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٨﴾

جس میں سے ان کے جانور بھی کھاتے ہیں اور یہ خود بھی (کھاتے ہیں) تو کیا یہ دیکھتے نہیں؟ اور وہ کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہو گا؟ اگر تم (لوگ) سچے ہو۔

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ

آپ فرما دیجئے فیصلہ کے دن نہ کافروں کو ان کا ایمان فائدہ دے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔ پس آپ ان سے منہ پھیر لیجئے

ع ۳ ۸

وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿٣٠﴾

اور انتظار کیجئے بے شک وہ لوگ (بھی) انتظار کر رہے ہیں۔

NOT FOR SALE

علم و عمل کی باتیں

۱- قرآن حکیم اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو آخرت کے بارے میں خبر دار کیا جائے اور سیدھے راستہ کی طرف ہدایت دی جائے۔ (آیت:۳)

۲- اللہ ﷻ نے ہی اس کائنات کو پیدا کیا اور وہی کائنات کے تمام معاملات کا انتظام سنبھالے ہوئے ہے۔ (آیات:۴،۵)

۳- اللہ ﷻ نے ہمیں پیدا کیا اور آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں اور دل عطا فرمائے تاکہ ہم ان کا صحیح استعمال کر کے اللہ ﷻ کا شکر ادا کریں۔ (آیت:۹)

۴- جو شخص دنیا میں مگن ہو کر قیامت کے دن اللہ ﷻ سے ملاقات کو بھلا دیتا ہے تو قیامت کے دن اللہ ﷻ بھی اسے جہنم میں ڈال کر فراموش کر دے گا۔ (آیت:۱۴)

۵- اللہ ﷻ کی فرماں برداری کرنے والے اور اللہ ﷻ کی نافرمانی کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ فرماں بردار جنت میں اور نافرمان جہنم میں ہوں گے۔ (آیات:۱۹،۲۰)

۶- اللہ ﷻ نافرمانوں پر بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے چھوٹے عذاب بھیجتا ہے تاکہ وہ گناہوں سے باز آئیں اور اللہ ﷻ کی طرف رجوع کریں۔ (آیت:۲۱)

۷- صبر کرنے والوں اور اللہ ﷻ کی آیات پر یقین رکھنے والوں کو اللہ ﷻ لوگوں کا رہنما بناتا ہے۔ (آیت:۲۴)

۸- سابقہ نافرمان قوموں کے کھنڈرات ہمارے لئے نشانِ عبرت ہیں۔ (آیت:۲۶)

۹- ہمیں قیامت کی فکر کرتے ہوئے اُس کی تیاری کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ قیامت کے دن نہ تو ایمان لانا قبول کیا جائے گا اور نہ ہی نیک اعمال کرنے کی مہلت ملے گی۔ (آیت:۲۹)

NOT FOR SALE

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۃ السجدہ کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجئے کہ قیامت کے دن مجرموں اللہ ﷻ سے کس بات کی التجا کریں گے؟

(الف) دنیا میں واپس جانے کی (ب) مغفرت کی (ج) موت کی

(۲) سورۃ السجدہ کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجئے کہ اللہ ﷻ نافرمانوں پر بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب کیوں بھیجتا ہے؟

(الف) تاکہ انہیں دو مرتبہ سزا ملے (ب) تاکہ وہ چیخ و پکار کریں (ج) تاکہ وہ باز آجائیں

(۳) تورات خاص طور پر کن لوگوں کے نازل کی گئی؟

(الف) بنی اسماعیل علیہ السلام کے لئے (ب) بنی اسرائیل کے لئے (ج) بنی آدم علیہ السلام کے لئے

(۴) سورۃ السجدہ کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیجئے کہ اللہ ﷻ نے نبی کریم ﷺ کو کفار کے بارے میں کیا نصیحت فرمائی؟

(الف) کفار سے جنگ کیجئے (ب) کفار کو سزا دیجئے (ج) کفار سے اعراض کیجئے

(۵) سورۃ السجدہ کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیجئے کہ اللہ ﷻ امامت کا منصب کن لوگوں کو عطا فرماتا ہے؟

(الف) علم رکھنے اور جہاد کرنے والوں کو (ب) صبر کرنے اور قرآن کی آیات پر یقین رکھنے والوں کو

(ج) سیاست اور معیشت کی اعلیٰ تعلیم رکھنے والوں کو

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- سورۃ السجدہ کے پہلے رکوع میں بیان کئے گئے انسان کی تخلیق کے پانچ مراحل تحریر کریں؟

۲- سورۃ السجدہ کے پہلے رکوع میں قیامت کا انکار کرنے والوں کا کیا اعتراض ذکر کیا گیا ہے اور اس کا کیا جواب دیا گیا ہے؟

NOT FOR SALE

۳- سورۃ السجدہ کے دوسرے رکوع کی روشنی میں مومنوں کے کوئی پانچ اوصاف بیان کریں؟

۴- سورۃ السجدہ کے دوسرے رکوع میں مومن اور فاسق کے درمیان کیا فرق بیان کیا گیا ہے؟

۵- سورۃ السجدہ کے تیسرے رکوع میں قیامت کا انکار کرنے والوں کا کیا اعتراض ذکر کیا گیا ہے اور اس کا کیا جواب دیا گیا ہے؟

گھریلو سرگرمی

۱- رات کو سونے سے پہلے آپ ﷺ کے کم از کم پانچ معمولات تلاش کر کے لکھیں۔

۲- سجدہ کی طرح اللہ ﷻ کی بندگی کے اظہار کے کم از کم تین دیگر مخصوص طریقے اپنے بزرگوں سے معلوم کر کے لکھیں۔

دستخط استاد بمع تاریخ: _____ دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ سَبَا

تعارف: سورۂ سبا مکی سورت ہے۔ اس کے آغاز میں عظمتِ باری تعالیٰ کا بیان ہے۔ اللہ ﷻ اور آخرت کے بارے میں مشرکین کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ پھر حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے جنہیں اللہ ﷻ نے عظیم الشان بادشاہت اور بے شمار نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔ یہ انبیاء علیہم السلام ان نعمتوں پر اللہ ﷻ کا شکر اور اس کی فرماں برداری کرتے رہے۔ پھر قومِ سبا کا ذکر کیا گیا ہے جنہیں اللہ ﷻ نے نعمتیں عطا فرمائیں۔ اللہ ﷻ کی توفیق سے انہوں نے دریا پر ایک بڑا بند بنایا۔ پھر اس سے کئی نہروں کا جال بچھا کر آب پاشی کا شان دار نظام بھی قائم کیا۔ اللہ ﷻ نے انہیں دو وسیع باغات عطا فرمائے۔ نیز یمن سے فلسطین تک ان کی تجارت کو پھیلا دیا۔ لیکن اس قوم نے اللہ ﷻ کی ناشکری کی جس کی وجہ سے اللہ ﷻ نے ان پر عذاب نازل کیا۔ دریا پر بنایا گیا بند ٹوٹ گیا، ان کے باغ اُجڑ گئے اور ان کی تجارت تباہ ہو گئی۔ سورت کے آخر میں رسالت کا ذکر اور آخرت پر ایمان لانے کا بیان ہے نیز آخرت میں نافرمانوں کے بُرے انجام سے بھی ڈرایا گیا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؕ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور آخرت میں بھی اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ○ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ

اور وہ بڑی حکمت والا بڑا باخبر ہے۔ وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے نازل ہوتا ہے

وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى

اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ ہمیشہ رحم فرمانے والا بہت بخشنے والا ہے۔ اور کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہیں آئے گی آپ (ﷺ) فرما دیجئے کیوں نہیں!

وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ

میرے رب کی قسم! جو غیب کا جاننے والا ہے وہ تم پر ضرور آئے گی اس سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز چھپی نہیں آسمانوں میں اور نہ زمین میں

وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور نہ اس سے کوئی چھوٹی (چیز ہے) اور نہ بڑی مگر واضح کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے۔ تاکہ وہ (اللہ) انہیں پورا بدلہ عطا فرمائے جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ

اور انہوں نے نیک اعمال کئے یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو نیچا دکھانے کی کوشش کی

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ۝ وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ

یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب کی سزا ہے۔ اور جنہیں علم عطا کیا گیا ہے وہ جانتے ہیں

الَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝

کہ جو آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے نازل فرمایا گیا ہے وہی حق ہے اور وہ اس کا راستہ دکھاتا ہے جو بہت غالب بہت تعریفوں والا ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝

اور کافروں نے کہا کیا ہم تمہیں وہ آدمی بتائیں جو تمہیں خبر دیتا ہے کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم نئے سرے سے پیدا کئے جاؤ گے۔

أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ ۗ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ۝

کیا انہوں نے اللہ پر ایک جھوٹ باندھا ہے یا انہیں کچھ جنون ہے بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ عذاب میں اور دور کی گمراہی میں ہیں۔

أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِن نَّشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ

کیا انہوں نے نہیں دیکھا جو ان کے آگے اور جو ان کے پیچھے ہے آسمان اور زمین میں سے اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر گرا دیں

ع ۱ ۹

كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا ۖ

آسمان کا کوئی ٹکڑا یقیناً اس میں نشانی ہے ہر رجوع کرنے والے بندے کے لئے۔ اور یقیناً ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو اپنی طرف سے بڑا فضل عطا فرمایا

يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ۝

(اور حکم فرمایا) اے پہاڑو! تم بھی ان کے ساتھ تسبیح کرو اور پرندوں کو بھی (یہی حکم دیا) اور ہم نے ان کے لئے لوہے کو بھی نرم کر دیا تھا۔

أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

(انہیں فرمایا) کہ کشادہ زرہیں بنائیں اندازہ کے مطابق اس کی کڑیاں جوڑیئے اور تم لوگ نیک عمل کرتے رہو بے شک میں خوب دیکھ رہا ہوں جو تم کر رہے ہو۔

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ

اور سلیمان (علیہ السلام) کے لئے ہوا کو (قابو میں) کر دیا اس (ہوا) کی صبح کی منزل ایک مہینہ بھر کی (راہ) ہوتی اور اس کی شام کی منزل ایک مہینہ بھر کی (راہ) ہوتی

وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ

اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور کچھ جنات وہ تھے جو ان کے سامنے کام کرتے تھے ان کے رب کے حکم سے

وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ

اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے پھر جاتا تھا تو ہم اسے آگ کا عذاب چکھاتے تھے۔ وہ (جنات) ان کے لئے جو وہ چاہتے تھے بنا دیتے تھے

مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۖ

قلعے اور تصویریں اور (بڑے بڑے) حوض جیسے لگن اور ایک جگہ جمی ہوئی دیگیں اے داؤد کے گھر والو! شکر ادا کرنے کے لئے عمل کرو

وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ۝ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ

اور میرے بندوں میں شکر گزار کم ہی ہوتے ہیں۔ پھر جب ہم نے ان کی موت کا فیصلہ فرما دیا تو ان (جنات) کو ان کی موت کا پتا نہیں دیا

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ

مگر زمین کے کیڑے (دیمک) نے جو اِن کی لاٹھی کھاتا رہا پس جب (سلیمان علیہ السلام) گر پڑے تو جنّات پر یہ بات کھل گئی کہ اگر وہ غیب جانتے

مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿١٤﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۭ

تو اس ذلت کے عذاب میں نہ پڑے رہتے۔ یقیناً قوم سبا کے لئے ان کے رہنے کی جگہ میں ایک نشانی تھی (وہ) دو باغ تھے دائیں طرف اور بائیں طرف

كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿١٥﴾ فَاَعْرَضُوْا

(کہا گیا کہ) اپنے رب کا عطا کیا ہوا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو کہ (تمہارا) شہر کتنا پاکیزہ ہے اور (کیسا) بخشنے والا رب ہے۔ پھر انہوں نے منہ پھیر لیا

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ

تو ہم نے ان پر زور دار سیلاب بھیج دیا اور ہم نے ان کے دونوں باغوں کو بدل دیا دو (ایسے) باغوں سے جو بد مزہ پھلوں والے تھے

وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿١٦﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۭ وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿١٧﴾

اور (ان میں) جھاؤ کے درخت اور کچھ بیریاں بھی تھیں۔ یہ ہم نے انہیں ان کی ناشکری کا بدلہ دیا اور ہم ناشکروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ۭ

اور ہم نے بنا دیں ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جنہیں ہم نے برکت عطا فرمائی تھی نمایاں بستیاں اور ان میں چلنے کی منزلیں مقرر فرما دی تھیں

سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿١٨﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا

چلو پھرو ان (راستوں) میں راتوں کو اور دنوں کو امن سے۔ پس انہوں نے عرض کی کہ اے ہمارے رب! ہمارے سفروں کے درمیان دوری پیدا فرما

وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

اور انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو ہم نے انہیں کہانیاں بنا دیا اور ہم نے انہیں ریزہ ریزہ کر دیا یقیناً اس میں نشانیاں ہیں

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿١٩﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ

سب صبر شکر کرنے والوں کے لئے۔ اور یقیناً ابلیس نے ان کے بارے میں اپنا خیال سچ کر دکھایا تو ان لوگوں نے اُس کی پیروی کی

اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ

سوائے مومنوں کے ایک گروہ کے۔ اور اس (ابلیس) کا ان پر کچھ زور نہ تھا (اور یہ اس لئے ہوا) تاکہ ہم ظاہر کر دیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے؟

مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ۭ وَرَبُّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿٢١﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ ع ۱۲

اور کون اس بارے میں شک میں ہے؟ اور آپ کا رب ہر چیز پر نگران ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجئے ان کو پکارو جن کو تم اللہ کے سوا (معبود) سمجھ رہے ہو

لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ

وہ نہ آسمانوں میں ذرہ برابر (کسی چیز) کے مالک ہیں اور نہ زمین میں اور نہ ہی ان دونوں میں ان کا کوئی حصہ ہے

وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿٢٢﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ

اور نہ ان میں سے کوئی اس (اللہ) کا مددگار ہے۔ اور اس (اللہ) کے سامنے (کسی کی) سفارش کام نہیں آتی سوائے جس کے لئے وہ خود اجازت عطا فرمائے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ

یہاں تک کہ جب ان (فرشتوں) کے دلوں سے گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں حق (فرمایا) ہے

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٢٣﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ

اور وہی سب سے بلند بہت بڑا ہے۔ آپ (ﷺ) فرما دیجئے تمہیں کون رزق عطا فرماتا ہے آسمانوں اور زمین سے (خود ہی) فرما دیجئے کہ اللہ (عطا فرماتا ہے)

وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا

اور یقیناً ہم یا تم ضرور ہدایت پر ہیں یا واضح گمراہی میں ہیں۔ آپ (ﷺ) فرما دیجئے نہ ہمارے گناہوں کے بارے میں تم سے سوال ہو گا

وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ

اور نہ ہم سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا جو تم کرتے ہو۔ آپ فرما دیجئے ہمارا رب ہم سب کو جمع فرمائے گا پھر ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمائے گا

وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ

اور وہی فیصلہ فرمانے والا خوب جاننے والا ہے۔ آپ (ﷺ) فرما دیجئے مجھے وہ شریک تو دکھاؤ جنہیں تم نے اس (اللہ) کے ساتھ ملا رکھا ہے ہرگز نہیں!

بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا

بلکہ وہی اللہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اور ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام لوگوں کے لئے بھیجا ہے خوش خبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر

وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور وہ کہتے ہیں یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہو گا؟ اگر آپ سچے ہیں۔ آپ فرما دیجئے تمہارے لئے وعدہ کا دن مقرر ہے

ع ۳ ۹

لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ

نہ تم اس سے ایک گھڑی پیچھے رہو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے۔ اور کافر کہتے ہیں ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے

وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ

اور نہ اُن (کتابوں) پر جو اس سے پہلے ہیں اور کاش آپ دیکھیں کہ جب ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے

يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا

(تو) ایک دوسرے کو الزام لگا رہے ہوں گے جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ کہیں گے ان لوگوں سے جنہوں نے تکبر کیا

لَوْ لَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى

اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مومن ہوتے۔ کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے تکبر کیا ان لوگوں سے جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے کیا ہم نے تم کو ہدایت سے روکا تھا

بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا

اس کے بعد جبکہ وہ تمہارے پاس آئی تھی بلکہ تم تو خود ہی مجرم تھے۔ اور جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے وہ کہیں گے ان لوگوں سے جنہوں نے تکبر کیا

بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ

بلکہ یہ (تمہاری) رات اور دن کی مکاری تھی جب تم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم کفر کریں اللہ کے ساتھ اور اس کے لئے شریک بنائیں

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ

اور وہ ندامت کو چھپائیں گے جب عذاب دیکھ لیں گے اور ہم ان لوگوں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے جنہوں نے کفر کیا

هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۳۳ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ

انہیں ایسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے وہ کام کیا کرتے تھے۔ اور ہم نے کسی بستی میں جو کوئی بھی خبردار کرنے والا بھیجا تو اس کے خوشحال لوگوں نے کہا

اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۳۴ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ

بے شک ہم انکار کرتے ہیں اس چیز کا جو تم دے کر بھیجے گئے ہو۔ اور انہوں نے کہا کہ ہم مال اور اولاد میں بہت زیادہ ہیں

وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝۳۵ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ

اور ہمیں کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا۔ آپ (ﷺ) فرما دیجئے بے شک میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ فرماتا ہے اور تنگ کرتا ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۶ وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى ع ۴/۶

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور تمہارے مال اور اولاد ایسے نہیں جو تمہیں ہمارے ہاں قرب میں نزدیک کر دیں

اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۠ فَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ جَزَاۗءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا

ہاں مگر جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں پس ایسے ہی لوگوں کے لئے دوگنا بدلہ ہے اس وجہ سے جو انہوں نے عمل کیا

وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝۳۷ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ

اور وہ (جنت کے) بالاخانوں میں امن میں ہوں گے۔ اور جو لوگ ہماری آیات کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں

اُولٰۗىِٕكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝۳۸ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ

وہ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔ آپ فرما دیجئے بے شک میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے روزی کشادہ فرماتا ہے اپنے بندوں میں سے اور تنگ کرتا ہے

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝۳۹ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا

اور جو بھی چیز تم خرچ کرتے ہو تو وہ اس کی جگہ اور عطا فرماتا ہے اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ اور جس دن وہ ان سب کو جمع فرمائے گا

ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اَهٰٓؤُلَاۗءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝۴۰ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ

پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہی لوگ ہیں جو تمہاری پوجا کیا کرتے تھے۔ وہ (فرشتے) عرض کریں گے آپ پاک ہیں آپ ہی ہمارے دوست ہیں نہ کہ یہ لوگ

بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝۴۱ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ

بلکہ یہ لوگ جنّات کی پوجا کیا کرتے تھے ان میں سے اکثر انہی پر ایمان رکھتے تھے۔ پس آج تم میں سے کوئی کسی کے نفع اور نقصان کا مالک نہیں

وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝۴۲ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا

اور ہم ظالموں سے کہیں گے آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اور جب ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہے ہماری واضح آیات وہ کہتے ہیں

مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ

یہ شخص تو چاہتا ہے کہ تمہیں ان چیزوں سے روک دے جنہیں تمہارے باپ دادا پوجتے تھے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو بس ایک گھڑا ہوا جھوٹ ہے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٣﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ

اور کافروں کے پاس جب حق آیا تو اس کے بارے میں کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور ہم نے ان (مکہ والوں) کو نہ آسمانی کتابیں عطا کی تھیں

يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿٤٤﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ

جنہیں یہ لوگ پڑھتے ہوں اور نہ ہی ہم نے ان کی طرف بھیجا تھا آپ سے پہلے کوئی خبردار کرنے والا۔ اور ان لوگوں نے (بھی) جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے

وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٥﴾ ع ۵

اور یہ لوگ اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے جو کچھ ہم نے انہیں عطا فرمایا تھا پس انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا پس (دیکھ لو کہ) میرا عذاب کیسا تھا۔

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫

آپ فرما دیجئے کہ میں تمہیں صرف ایک ہی بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم لوگ اللہ کے لئے دو دو اور ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ پھر خوب غور کرو

مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿٤٦﴾

کہ تمہارے ساتھی (محمد ﷺ) میں جنون کی کون سی بات ہے؟ وہ تو تمہیں صرف خبردار کرنے والے (رسول) ہیں ایک سخت عذاب کے آنے سے پہلے۔

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٤٧﴾

آپ فرما دیجئے کہ (بالفرض) میں نے تم سے (اس تبلیغ پر) جو اجر مانگا ہو پس وہ تم ہی رکھو میرا اجر تو صرف اللہ کے ذمہ ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ

آپ فرما دیجئے بے شک میرا رب حق نازل فرماتا ہے وہ سب غیبوں کو خوب جاننے والا ہے۔ آپ فرما دیجئے حق آگیا ہے اور باطل نہ پہلی بار کچھ پیدا کر سکتا ہے

وَمَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰي نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ

اور نہ دوبارہ کر سکے گا۔ آپ فرما دیجئے اگر (بالفرض) میں گم راہ ہوں تو میری گم راہی کا نقصان مجھ ہی پر ہے اور اگر میں ہدایت پر ہوں

فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا

تو یہ اس لئے ہے کہ میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے بے شک وہ خوب سننے والا بہت قریب ہے۔ اور کاش آپ دیکھیں جب وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے

فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ

پس وہ بچ نہ سکیں گے اور قریب جگہ سے پکڑ لیے جائیں گے۔ (اس وقت) وہ کہیں گے کہ ہم اس (قرآن) پر ایمان لے آئے

وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ

اور ان کے لئے (ایمان کو) حاصل کرنا کیسے ممکن ہے (اتنی) دور کی جگہ سے؟ حالانکہ یقیناً انہوں نے اس سے پہلے اس کا انکار کیا تھا

وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ

اور دُور کی جگہ سے بغیر دیکھے (تیر) چلاتے تھے۔ اور رکاوٹ ڈال دی جائے گی ان کے درمیان اور ان چیزوں کے درمیان جن کی وہ خواہش کریں گے

كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿٥٤﴾ ع ۶

جیسا کہ اس سے پہلے ان جیسے لوگوں کے ساتھ کیا گیا بے شک وہ لوگ بھی بڑے بے چین کرنے والے شک میں پڑے ہوئے تھے۔

NOT FOR SALE

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ کائنات کے ایک ایک ذرہ، اس سے بڑی یا اس سے چھوٹی ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ (آیت:۳)

۲- محنت میں عظمت ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے لوہے کی زرہیں اور زنجیریں بناتے تھے۔ (آیت:۱۱)

۳- ہمیں اللہ ﷻ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا اور اللہ ﷻ کی فرماں برداری کرتے رہنا چاہیئے۔ (آیات:۱۰-۱۳)

۴- اللہ ﷻ کی ناشکری پر نعمت چھین لی جاتی ہے۔ (آیات:۱۶،۱۷)

۵- ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ قیامت کے دن کسی شخص سے کسی دوسرے کے جرائم کے بارے میں پرس نہیں کی جائے گی۔ (آیت:۲۵)

۶- انبیاء کرام علیہم السلام کا انکار کرنے والے اکثر و بیشتر خوشحال اور کھاتے پیتے لوگ تھے جو دنیا کی نعمتوں میں کھو کر آخرت سے غافل ہو چکے تھے۔ (آیات:۳۴،۳۵)

۷- مال و اولاد اللہ ﷻ کی رضا کی نشانی نہیں بلکہ دنیا کی زندگی کا امتحان ہیں۔ (آیت:۳۷)

۸- قرآن حکیم کی واضح آیات انسان کو شرک سے روکتی ہیں اور دین کا صحیح تصور عطا کرتی ہیں۔ (آیت:۴۳)

۹- ہمیں اخلاص کے ساتھ بغیر کسی دنیاوی لالچ کے لوگوں کو اللہ ﷻ کے دین کی طرف بلانا چاہیئے۔ (آیت:۴۷)

۱۰- جھوٹے معبود نہ کسی کو پہلی بار پیدا کر سکتے ہیں اور نہ دوسری بار پیدا کریں گے۔ (آیت:۴۹)

NOT FOR SALE

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۂ سبا کے پہلے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ اہلِ علم کی قرآنِ حکیم کے بارے میں کیا رائے بیان کی گئی ہے؟

(الف) قرآنِ حکیم اللہ ﷻ کی طرف راستہ دکھاتا ہے (ب) قرآنِ حکیم علم کا خزانہ ہے

(ج) قرآنِ حکیم سابقہ امتوں کی تاریخ بیان کرتا ہے

(۲) حضرت داؤد علیہ السلام پر اللہ ﷻ کی کس نعمت کا ذکر کیا گیا ہے؟

(الف) ان کے ہاتھوں سے کوڑھ کے مریض کو شفا دینا (ب) ان کے ہاتھ کا چمکنا (ج) لوہے کو ان کے ہاتھوں میں نرم کر دینا

(۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کے حکم پر ہوا ایک دن میں کتنی مسافت طے کرتی تھی؟

(الف) ایک مہینے کی مسافت (ب) دو مہینوں کی مسافت (ج) تین مہینوں کی مسافت

(۴) حضرت سلیمان علیہ السلام کے انتقال کا علم جنّات کو کیسے ہوا؟

(الف) فرشتوں کے بتانے سے (ب) جنّات کے علمِ نجوم سے (ج) دیمک کے عصا کھا جانے سے

(۵) اللہ ﷻ کی ناشکری کرنے پر قومِ سبا کا کیا انجام ہوا؟

(الف) ان کے باغات اور تجارت تباہ ہو گئی (ب) وہ زلزلہ سے ہلاک کر دیے گئے (ج) ان پر پتھروں کی بارش ہوئی

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۂ سبا کے پہلے رکوع کی روشنی میں وسعتِ علمِ باری تعالیٰ کے متعلق چار باتیں تحریر کریں؟

۲- سورۂ سبا کے پہلے رکوع میں قیامت کا انکار کرنے والوں کا کوئی ایک اعتراض اور اللہ ﷻ کی طرف سے اس کا جواب بیان کریں؟

NOT FOR SALE

۳- سورۂ سبا کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جنّات کے کوئی دو کام تحریر کریں جو وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے کرتے تھے

۴- سورۂ سبا کے چوتھے رکوع میں گمراہ لوگوں کو لیڈر بنانے کا کیا انجام بیان کیا گیا ہے؟

۵- سورۂ سبا کے آخری رکوع میں اللہ ﷻ نے نبی کریم ﷺ کو کفار کو دعوت دینے کے لئے پانچ بار "قُلْ (اے نبی ﷺ آپ فرما دیجئے)" فرما کر کیا کیا ہدایات فرمائیں؟

گھریلو سرگرمی

۱- اپنے گھر والوں کی مدد سے دس باتوں پر مشتمل ایک فہرست بنائیں کہ قومِ سبا کے ملک طرح اللہ ﷻ نے ہمارے ملک کو کیا نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔

۲- پاکستان کی زراعت اور نظام آب پاشی کے بارے میں کوئی دس باتیں تلاش کر کے لکھیں۔

دستخط استاد بمع تاریخ: _____ دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

سُوْرَۃُ فَاطِر

تعارف: سورۂ فاطر مکی سورت ہے۔ سورت کا نام "فَاطِرِ" پہلی آیت سے لیا گیا ہے جس کے معنی ہیں پیدا کرنے والا۔ اسی سورت کا دوسرا نام "ملائکہ" بھی ہے، کیونکہ اس کی پہلی آیت میں فرشتوں کا بھی ذکر آیا ہے۔ اس میں کثرت سے اللہ ﷻ کی قدرتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ زندگی کے دھوکے اور شیطان کی دشمنی سے انسان کو خبردار کیا گیا ہے۔ شرک کی ہلاکت خیزی اور جھوٹے معبودوں کی بے بسی کا ذکر کیا گیا ہے۔ قرآنِ حکیم کی عظمت و صداقت کا ذکر فرماتے ہوئے قرآنِ حکیم کی خدمت کرنے والوں کو بشارت دی گئی۔ سورت کے آخر میں مشرک اور اللہ ﷻ کی نافرمان قوموں کا عبرت ناک انجام بیان کیا گیا ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا پیدا فرمانے والا ہے جو فرشتوں کو قاصد بنانے والا ہے

اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

جو دو دو اور تین تین اور چار چار پروں والے ہیں وہ (اپنی) مخلوقات میں جو چاہتا ہے اضافہ فرماتا ہے بے شک اللہ ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ

جو اللہ لوگوں کے لئے (اپنی) رحمت میں سے جو کھول دے تو کوئی اس کو روکنے والا نہیں اور جو وہ (اللہ) روک دے تو اس کے بعد کوئی اسے کھولنے والا نہیں

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ

اور وہ بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ اے لوگو! یاد کرو اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو کیا اللہ کے سوا کوئی اور پیدا فرمانے والا ہے؟

يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ

جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہو اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بہکے چلے جا رہے ہو؟ اور اگر یہ لوگ آپ (ﷺ) کو جھٹلائیں

فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

تو یقیناً آپ سے پہلے بھی کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے اور تمام کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ○

تو کہیں (یہ) دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے اور کہیں وہ دھوکے باز (شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے میں نہ ڈال دے۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ○

بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو بے شک وہ اپنے گروہ والوں کو اس لئے بلاتا ہے تاکہ وہ لوگ جہنم والوں میں سے ہو جائیں۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

ع ۱

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے۔

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ۭ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ

بھلا جس کے لئے اس کا بُرا عمل خوشنما کر دیا گیا ہو پس وہ اسے اچھا بھی سمجھنے لگے (کیا وہ نیک آدمی جیسا ہو سکتا ہے؟) تو بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے

وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۡ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝

اور جس کو چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے پس آپ (ﷺ) کی جان ان پر حسرتوں کی وجہ سے نہ جاتی رہے بے شک اللہ خوب جانتا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔

وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ

اور اللہ ہی ہے جو ہوائیں چلاتا ہے پھر وہ بادل اٹھاتی ہیں پھر ہم اُس (بادل) کو مُردہ زمین کی طرف لے جاتے ہیں

فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۝ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ

پھر ہم اس سے زمین کو زندہ فرماتے ہیں اس کے مُردہ ہونے کے بعد اسی طرح دوبارہ اٹھایا جانا ہے۔ جو شخص عزت چاہتا ہے

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ

تو ساری عزت اللہ ہی کے لئے ہے اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور نیک عمل اسے بلند کرتا ہے اور جو لوگ بُری چالیں چلتے ہیں

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ

ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کی چال ہی برباد ہونے والی ہے۔ اور اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا فرمایا پھر نطفے سے پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنایا

وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ

اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ وہ (بچہ) جنتی ہے مگر اس کے علم سے (ہوتا ہے) اور نہ کسی بڑی عمر والے کی عمر بڑھائی جاتی ہے

وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۚ

اور نہ اس کی عمر میں کمی کی جاتی ہے مگر (یہ) ایک کتاب میں ہے بے شک یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔ اور دونوں سمندر برابر نہیں ہیں

هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَاۗىِٕغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا

یہ (ایک) میٹھا ہے پیاس بجھانے والا جس کا پانی خوشگوار ہے اور یہ (دوسرا) کھارا سخت کڑوا ہے اور ہر ایک میں سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو

وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ

اور زیور نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور تم اِن (سمندروں) میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ (پانی کو) پھاڑتی چلی آتی ہیں

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ

تاکہ تم اس کے فضل (یعنی رزق) میں سے تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔ وہ رات کو دن میں داخل فرماتا ہے اور دن کو رات میں داخل فرماتا ہے

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۙ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ

اس نے سورج کو اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے ہر ایک وقتِ مقرر تک چل رہا ہے یہی اللہ تمہارا رب ہے اسی کے لئے بادشاہی ہے

NOT FOR SALE

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿١٣﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ

اور جنہیں تم اس کے سوا پوجتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے ایک چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنیں گے

وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ

اور اگر سن بھی لیں تو تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے

وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿١٤﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿١٥﴾

اور آپ کو خبر دینے والے (اللہ) کی طرح (کوئی اور) خبر نہیں دے سکتا۔ اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز بہت تعریفوں والا ہے۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿١٧﴾

اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق لے آئے۔ اور یہ (بات) اللہ پر کچھ مشکل نہیں ہے۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا

اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی بوجھ والا کسی کو بلائے گا اپنے بوجھ (اٹھانے) کی طرف

لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ

تو اس کا ذرا سا بھی بوجھ نہیں اٹھایا جائے گا اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو آپ تو صرف خبردار کر سکتے ہیں انہیں جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ

اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو شخص بھی (اپنے نفس کو) پاک کرتا ہے تو وہ اپنے (فائدے کے) لئے اپنے نفس کو پاک کرتا ہے

وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿٢٠﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿٢١﴾

اور اللہ ہی کی طرف واپس جانا ہے۔ اور برابر نہیں ہو سکتے اندھا اور دیکھنے والا۔ اور نہ اندھیرے اور نہ روشنی۔ اور نہ ہی سایہ اور نہ دھوپ۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَاۗءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾

اور برابر نہیں ہو سکتے زندہ لوگ اور نہ مُردے بے شک اللہ جسے چاہتا ہے سنا دیتا ہے اور آپ انہیں نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں۔

اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ

آپ تو صرف خبردار کرنے والے (رسول) ہیں۔ بے شک ہم نے آپ (ﷺ) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا (رسول) بنا کر

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿٢٤﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ

اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ گزرا ہو۔ اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو یقیناً ان سے پہلے کے لوگ (بھی) جھٹلا چکے ہیں

جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ان کے پاس ان کے رسول لے کر آئے تھے واضح نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب۔ پھر میں نے ان لوگوں کو پکڑ لیا جنہوں نے کفر کیا

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٢٦﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ

پس (دیکھ لو) میرا عذاب کیسا تھا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بے شک اللہ نے آسمان سے پانی نازل فرمایا پھر ہم نے اس کے ذریعے پھل نکالے

NOT FOR SALE

مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾

جن کے رنگ مختلف ہیں اور پہاڑوں میں سے کچھ سفید اور سرخ گھاٹیاں ہیں جن کے رنگ مختلف ہیں اور کچھ بالکل کالے سیاہ ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ

اور انسانوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی اسی طرح مختلف رنگ ہیں اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

بے شک اللہ بہت غالب بڑا بخشنے والا ہے۔ بے شک جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾

اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور علانیہ طور پر وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جس میں ہرگز خسارہ نہ ہوگا۔

لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾

تاکہ وہ (اللہ) انہیں ان کا پورا پورا اجر عطا فرمائے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا فرمائے بے شک وہ بڑا ہی بخشنے والا نہایت قدردان ہے۔

وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ

اور جو کتاب ہم نے آپ (ﷺ) کی طرف وحی فرمائی ہے وہی حق ہے اور ان (کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے کی ہیں

اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ

یقیناً اللہ اپنے بندوں سے باخبر خوب دیکھنے والا ہے۔ پھر ہم نے کتاب کا وارث بنایا انہیں جنہیں ہم نے چن لیا اپنے بندوں میں سے

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ

پس ان میں سے کوئی تو اپنے آپ پر ظلم کرنے والا ہے اور ان میں سے کوئی درمیانی راہ چلنے والا ہے اور ان میں سے کوئی نیکیوں میں آگے نکل جانے والا ہے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ

اللہ کے حکم سے یہی بہت بڑا فضل ہے۔ وہ ہمیشہ رہنے والے باغات میں داخل ہوں گے اور وہاں انہیں پہنائے جائیں گے سونے کے کنگن

وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ

اور موتی اور اس میں ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔ اور وہ کہیں گے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم سے غم دور فرما دیا

اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ

یقیناً ہمارا رب بڑا ہی بخشنے والا نہایت قدردان ہے۔ جس نے ہمیں ہمیشہ رہنے کے مقام میں اتارا اپنے فضل سے نہ ہمیں اس میں کوئی تکلیف پہنچے گی

وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا

اور نہ ہی ہمیں اس میں کوئی تھکاوٹ پہنچے گی۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے جہنم کی آگ ہے وہاں نہ ان پر فیصلہ کیا جائے گا کہ وہ مر جائیں

وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿۳۶﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ

اور نہ ہی ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اسی طرح ہم ہر ناشکرے کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور وہ اس (جہنم) میں چلائیں گے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ

کہ اے ہمارے رب! ہمیں (یہاں سے) نکال دے (اب) ہم نیک عمل کریں گے ان (بُرے اعمال) کے خلاف جو پہلے کیا کرتے تھے

اَوَ لَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ

(کہا جائے گا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی جس میں نصیحت حاصل کر سکتے تھے جو کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا

وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾ ع ۱۱

اور تمہارے پاس خبردار کرنے والے بھی آئے تھے تو (اب عذاب کا) مزہ چکھو پس ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾

بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے بے شک وہ سینوں کے رازوں کو بھی خوب جاننے والا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ

وہی تو ہے جس نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا پس جو کوئی کفر کرے تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور کافروں کا کفر اضافہ کرتا ہے

عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ

ان کے رب کے یہاں ناراضگی میں اور کافروں کا کفر اضافہ کرتا ہے صرف نقصان میں۔ آپ فرما دیجئے کیا تم نے اپنے شریکوں کو دیکھا ہے

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ

جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھا دو کہ انہوں نے زمین سے کیا چیز پیدا کی ہے؟ یا آسمانوں میں ان کا کوئی حصہ ہے؟

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾

یا ہم نے انہیں کوئی کتاب عطا فرمائی ہے کہ وہ اس کی کسی دلیل پر قائم ہیں؟ بلکہ یہ ظالم وعدہ کرتے ہیں ایک دوسرے سے دھوکے (کی باتوں) کا۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ

بے شک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ (اپنی جگہ سے) ہٹ نہ جائیں اور اگر یہ دونوں ہٹ جائیں

اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ

تو اس کے سوا کوئی ان دونوں کو تھام نہیں سکتا بے شک وہ بڑا تحمل والا بڑا بخشنے والا ہے۔ اور یہ اللہ کی سخت قسمیں کھاتے تھے

لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ

کہ اگر ان کے پاس کوئی خبردار کرنے والا آیا تو وہ ہر ایک امت سے زیادہ ہدایت پر ہوں گے پس جب ان کے پاس خبردار کرنے والا (رسول) آیا

مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ﴿۴۲﴾ اِسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ

تو ان کی نفرت ہی میں اضافہ ہوا۔ زمین میں تکبر کی وجہ سے اور بُری چالیں چلنے کی وجہ سے اور بُری چال اُس کے چلنے والے پر ہی آپڑتی ہے

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ

پس کیا یہ لوگ اس دستور کا انتظار کر رہے ہیں جو پہلی قوموں کے ساتھ رہا ہے پس آپ اللہ کے دستور (سنت) میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَوَ لَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

اور نہ ہی اللہ کے دستور (سنت) کو ہر گز پھرتا ہوا پائیں گے۔ کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں تو وہ دیکھتے کہ کیسا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے

وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ

اور وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز اس کو عاجز کر سکے آسمانوں میں اور نہ زمین میں

اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا

بے شک وہ خوب جاننے والا بڑی قدرت والا ہے۔ اور اگر اللہ لوگوں کو پکڑنے لگتا ان کے (بُرے) اعمال کی وجہ سے

مَا تَرَكَ عَلٰي ظَهْرِهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

تو زمین پر ایک بھی چلنے پھرنے والا نہ چھوڑتا لیکن وہ انہیں مہلت عطا کر دیتا ہے ایک مقررہ وقت تک

فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًۢا ﴿٤٥﴾

ع ۵ ۸

تو جب ان کا مقررہ وقت آجائے گا (تو وہ ٹل نہ سکے) تو بے شک اللہ اپنے بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔

NOT FOR SALE

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ جب کسی کو کچھ عطا فرمائے تو کوئی اسے روکنے والا نہیں اور جب اللہ ﷻ کسی سے کچھ روک لیتا ہے تو کوئی ا
دلانے والا نہیں ہے۔ (آیت:۲)

۲- اللہ ﷻ ہی رازق ہے۔ ہمیں اس کے احسانات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ (آیت:۳)

۳- آخرت کا وعدہ سچا ہے۔ ہمیں ہر وقت چوکنّا رہنا چاہیئے کہ کہیں دنیا کی زندگی ہمیں دھوکے میں نہ ڈال دے
(آیت:۵)

۴- ہمیں ہمیشہ اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیطان ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے جو ہمیں جہنم میں لے جانا چاہتا ہے۔ (آیت:۶)

۵- کلمہ توحید کو اختیار کرنے اور نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ ﷻ عزت عطا فرماتا ہے جب کہ شرک کرنے اور سازشیں
کرنے والوں پر اللہ ﷻ عذاب نازل کرتا ہے۔ (آیت:۱۰)

۶- تمام انسان اللہ ﷻ کے محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔ (آیت:۱۵)

۷- قیامت کے دن کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکے گا۔ ہر ایک کو اپنے گناہوں کا بوجھ خود اٹھانا ہو گا۔ (آیت:۱۸)

۸- قرآن حکیم کی تلاوت کرنا، نماز قائم کرنا اور اللہ ﷻ کی راہ میں خرچ کرنا ایک ایسی تجارت ہے جس میں کسی نقصان کا
اندیشہ نہیں ہے۔ (آیت:۲۹)

۹- قرآن حکیم اچھی طرح تھامنے والوں کے لئے جنت اور اس کی اعلیٰ نعمتوں کی بشارت ہے۔ ہمیں قرآنِ حکیم پر ایمان
لاکر، روزانہ تلاوت کرنے، سمجھنے، عمل کرنے اور اِسے دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ (آیات:۲۹-۳۳)

۱۰- اللہ ﷻ گناہوں پر فوراً سزا نہیں دیتا بلکہ مہلت عطا فرماتا ہے تاکہ انسان بُرے اعمال سے توبہ کرلے۔ (آیت:۴۵)

NOT FOR SALE

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورت کے آغاز میں اللہ ﷻ کی قدرتوں کی کیا مثال بیان کی گئی ہے؟

(الف) انسانوں کی تخلیق کی (ب) جنّات کی تخلیق کی (ج) فرشتوں کی تخلیق کی

(۲) سورۂ فاطر کے تیسرے رکوع میں نبی کریم ﷺ کی کن دو صفات کا ذکر فرمایا گیا ہے؟

(الف) بشیر اور نذیر (ب) صادق اور امین (ج) مصطفیٰ اور مجتبیٰ

(۳) سورۂ فاطر کے چوتھے رکوع میں اہلِ جہنم کی اللہ ﷻ سے کس درخواست کا ذکر ہے؟

(الف) ہمیں موت دے دیجیے تاکہ ہمیں عذاب سے نجات مل جائے (ب) ہمیں جہنم سے نکالیے تاکہ ہم نیک اعمال کر سکیں

(ج) ہمارا عذاب ہلکا کر دیجیے تاکہ ہماری تکلیف کچھ کم ہو جائے

(۴) سورۂ فاطر کے چوتھے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ مشرکین کے رسولوں کا انکار کرنے کی کیا وجوہات بیان کی گئی ہیں؟

(الف) مشرکین کی کفر اور بتوں سے محبت (ب) مشرکین کا تکبر اور سازشیں

(ج) مشرکین کی سرداری اور دولت سے محبت

(۵) سورۂ فاطر کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ اللہ ﷻ مجرموں کو فوراً سزا کیوں نہیں دیتا ہے؟

(الف) کیونکہ اللہ ﷻ صرف آخرت میں سزا دیتا ہے (ب) تاکہ مجرم دنیا میں مزہ کر لیں

(ج) کیونکہ اللہ ﷻ توبہ کی مہلت دیتا ہے

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۂ فاطر کے پہلے رکوع میں انسانوں کو شیطان سے خبردار کرنے کے لئے کون سی تین باتیں بیان کی گئی ہیں؟

۲- سورۂ فاطر کے دوسرے رکوع میں اللہ ﷻ کی جن نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے پانچ تحریر کریں؟

NOT FOR SALE

۳- سورۂ فاطر کے دوسرے رکوع میں جھوٹے اور من گھڑت خداؤں کے بارے میں کیا چار باتیں بیان کی گئی ہیں؟

۴- سورۂ فاطر کے تیسرے رکوع میں ایک اللہ ﷻ کو ماننے والے مومن اور مشرک کے لئے کیا تقابلی مثالیں دی گئی ہیں

۵- سورۂ فاطر کے چوتھے رکوع میں قرآن حکیم کے اچھے وارثوں کو کون سی چار بشارتیں دی گئی ہیں ؟

گھریلو سرگرمی

۱- سورۂ فاطر کی آیت:۲۷ میں ذکر ہے کہ اللہ ﷻ بارش برساتا ہے اور اس کے پانی سے پھل پیدا فرماتا ہے۔ بارش سے نازل ہونے اور پھلوں کے پکنے کے عمل کی وضاحت کریں۔

۲- سورۂ فاطر کے دوسرے رکوع میں بیان کی گئیں اللہ ﷻ کی پانچ نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے ہر ایک کے دو، دو فوا لکھیں۔

دستخط استاد بمع تاریخ: _____ دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

سُوْرَۃُ یٰسٓ

تعارف: سورۂ یٰس مکی سورت ہے۔ قرآن حکیم میں اس سورت کا مقام وہی ہے جو ایک انسانی جسم میں دل کا ہوتا ہے۔ دل کے دھڑکنے کی طرح اس سورت میں بھی تیزی سے مضامین بدلتے ہیں۔ پہلے دو رکوعوں میں ایمان بالرسالت کا ذکر ہے۔ تیسرے رکوع میں توحید کے حوالے سے بیان ہے۔ اللہ ﷻ کی نعمتوں اور قدرتوں کا بیان ہے۔ آخری دو رکوعوں میں قیامت کے حالات، نافرمانوں اور فرماں برداروں کے انجام کا ذکر ہے نیز قیامت کے واقع ہونے پر دلائل دیئے گئے ہیں اور نبی کریم ﷺ کی دل جوئی فرمائی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سورۂ یٰس کو مرنے والوں کے پاس پڑھنے کی ترغیب فرمائی ہے۔ (بیہقی، ابوداؤد، ابن ماجہ) جس کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرنے والوں کے سامنے ایمان کا بیان تازہ ہو جائے اور ان کا خاتمہ ایمان پر ہو سکے۔ بیہقی شریف کی ایک اور روایت میں نبی کریم ﷺ نے بشارت دی کہ "جو شخص اللہ ﷻ کی رضا کے لئے سورۂ یٰس پڑھتا ہے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں لہٰذا اس سورت کو اپنے مُردوں کے سامنے پڑھو"۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

يٰسٓ ۚ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ﴿۳﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ﴿۴﴾

یٰسٓ۔ قسم ہے قرآن حکیم کی۔ یقیناً آپ (ﷺ) رسولوں میں سے ہیں۔ سیدھے راستے پر ہیں۔

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۵﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ

(یہ قرآن) بہت غالب ہمیشہ رحم فرمانے والے (اللہ) کا نازل کیا ہوا ہے۔ تاکہ آپ خبردار کریں اس قوم کو جن کے باپ دادا کو خبردار نہیں کیا گیا

فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا

پس وہ غافل ہیں۔ ان میں سے اکثر پر بات پوری ہو چکی ہے پس وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ بے شک ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے

فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

جو ان کی ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں پس وہ سر اوپر اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے بنا دی ہے ان کے آگے ایک دیوار اور ان کے پیچھے (بھی) ایک دیوار

فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾

پھر ہم نے انہیں ڈھانپ دیا ہے پس وہ دیکھ نہیں سکتے۔ اور ان پر برابر ہے خواہ آپ انہیں خبردار کریں یا انہیں خبردار نہ کریں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ

آپ تو صرف اسی کو خبردار کر سکتے ہیں جو نصیحت کی پیروی کرے اور رحمٰن سے بغیر دیکھے ڈرے پس آپ اسے خوشخبری دے دیجئے مغفرت کی

وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ

اور عزت والے اجر کی۔ بے شک ہم ہی مُردوں کو زندہ کریں گے اور ہم (سب) لکھ رہے ہیں جو (اعمال) انہوں نے آگے بھیجے اور جو انہوں نے پیچھے چھوڑے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT F R SALE

ع ۱ ۱۲

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝١٢ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٣

اور ہم نے ہر چیز کو واضح کتاب (لوح محفوظ) میں محفوظ کر رکھا ہے۔ آپ ان کے لئے ایک مثال بیان کیجئے بستی والوں کی جب ان کے پاس رسول آئے۔

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ

جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے تو انہوں نے دونوں کو جھٹلایا پس ہم نے تیسرے (رسول) سے (ان کی) مدد فرمائی

فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝١٤ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ

تو انہوں نے فرمایا ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ (بستی والوں نے) کہا کہ تم تو بس ہماری ہی طرح کے انسان ہو اور رحمٰن نے کچھ نازل نہیں فرمایا

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝١٥ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝١٦

تم تو صرف جھوٹ بول رہے ہو۔ (رسولوں نے) فرمایا ہمارا رب جانتا ہے کہ بے شک ہم تمہاری طرف (رسول بنا کر) بھیجے گئے ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝١٧ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ

اور ہمارے ذمہ تو صرف واضح طور پر (پیغام) پہنچا دینا ہے۔ انہوں نے کہا ہم تو تمہیں منحوس سمجھتے ہیں اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم ضرور تمہیں رجم کر دیں گے

وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٨ قَالُوْا طَاۗىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ

اور ہماری طرف سے تمہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔ (رسولوں نے) فرمایا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا یہ (نحوست) ہے کہ تمہیں نصیحت کی گئی؟

بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝١٩ وَجَاۗءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝٢٠ۙ

بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔ اور شہر کے آخری کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا اے میری قوم! تم رسولوں کی پیروی کرو۔

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝٢١ وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ

ان کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اور مجھے کیا ہوا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا فرمایا

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٢٢ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ

اور اسی کی طرف تم (سب) واپس کئے جاؤ گے۔ کیا میں اس (اللہ) کے سوا ایسے معبود بنا لوں کہ اگر رحمٰن مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے

لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـــًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝٢٣ۚ اِنِّىْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٢٤

تو ان کی شفاعت میرے کسی کام نہ آئے گی اور نہ وہ مجھے بچا سکیں۔ یقیناً میں تو اس وقت واضح گمراہی میں ہو جاؤں گا۔

اِنِّىْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ۝٢٥ۭ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ

بے شک میں تو تمہارے رب پر ایمان لے آیا پس تم سب میری (بات) سن لو۔ (اُسے) کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ

قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۝٢٦ۙ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝٢٧

اس نے کہا اے کاش! کہ میری قوم جان لیتی۔ کہ میرے رب نے میری مغفرت فرما دی اور مجھے عزت والوں میں شامل فرما دیا۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۝٢٨

اور ہم نے نہیں نازل فرمایا اس کی قوم پر اس کے بعد آسمان سے کوئی لشکر اور نہ ہم نازل فرمانے والے تھے۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿٢٩﴾ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ

وہ تو صرف ایک زور کی چیخ تھی پس اچانک وہ بجھ کر رہ گئے۔ کتنا افسوس ہے (ایسے) بندوں پر کہ ان کے پاس جو بھی رسول آتے

اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٣١﴾

وہ اُن کا مذاق ہی اڑاتے تھے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر چکے ہیں جو ان کے پاس واپس نہیں آئیں گے۔

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا

اور وہ سب کے سب ہمارے پاس حاضر کئے جائیں گے۔ اور ان کے لئے ایک نشانی مُردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ فرمایا اور ہم نے اس سے اناج نکالا

فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾

جس سے وہ کھاتے ہیں۔ اور ہم نے اس میں باغات پیدا فرمائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے اس میں چشمے جاری فرمائے۔

لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ

تاکہ یہ اس کے پھل کھائیں اور اسے ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا تو پھر یہ شکر کیوں نہیں کرتے؟ پاک ہے وہ (اللہ) جس نے

خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾

ہر چیز کے جوڑے پیدا فرمائے ان چیزوں میں سے جنہیں زمین اگاتی ہے اور خود ان (انسانوں) میں سے اور ان چیزوں میں سے بھی جنہیں وہ نہیں جانتے۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾

اور ایک نشانی ان کے لئے رات ہے ہم اس میں سے دن کو کھینچ لیتے ہیں پس اس وقت وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ

اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا جا رہا ہے یہ بہت غالب خوب جاننے والے کا (مقرر کردہ) اندازہ ہے۔ اور ہم نے چاند کی منزلیں مقرر فرما دیں

حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ

یہاں تک کہ وہ واپس (کھجور کی) پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔ نہ سورج سے ہو سکتا ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لے اور نہ ہی رات دن سے پہلے آسکتی ہے

وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾

اور سب (اپنے اپنے) دائرے میں تیر رہے ہیں۔ اور ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو سوار کیا بھری ہوئی کشتی میں۔

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ

اور ہم نے ان کے لئے اسی طرح کی (اور سواریاں) پیدا فرمائیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں

فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾

پھر نہ کوئی ان کی فریاد سننے والا ہو اور نہ وہ کسی طرح بچائے جا سکیں گے۔ مگر (یہ) ہماری رحمت ہے اور ایک مدت تک کا فائدہ ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اس (عذاب) سے ڈرو جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

NOT FOR SALE

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْ

اور جو بھی نشانی ان کے پاس آتی ان کے رب کی نشانیوں میں سے تو یہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خر کرو

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْ مَهٗٓ ۖ

اس رزق میں سے اللہ نے جو تمہیں عطا فرمایا ہے تو کافر لوگ کہتے ہیں ایمان والوں سے کیا ہم انہیں کھلائیں؟ جنہیں اللہ اگر چاہتا تو ا دیتا

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْ ﴿٤٨﴾

تم تو واضح گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔ اور وہ کہتے ہیں کہ یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟ اگر تم (لوگ) ہو۔

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْ يَةً

وہ صرف ایک چیخ (کے عذاب) کا انتظار کر رہے ہیں جو انہیں پکڑ لے گی جب کہ وہ جھگڑ رہے ہوں گے۔ پس اس وقت نہ تو وہ وصیت کر سکیں گے

وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾

اور نہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس ہو سکیں گے۔ اور صور میں پھونکا جائے گا تو فوراً وہ قبروں سے (نکل کر) تیزی سے اپنے رب کی طرف دوڑ پڑیں گے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ ا حْمٰنُ

وہ کہیں گے ہائے ہماری خرابی! ہمیں ہماری خواب گاہوں سے کس نے اٹھا دیا؟ (جواب ہوگا) یہی ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ فرمایا تھا

وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْ شَيْـًٔا

اور رسولوں نے سچ کہا تھا۔ وہ تو ایک زوردار چیخ ہوگی تو وہ اچانک ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔ پس آج کسی جان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا

وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْ جُهُمْ

اور تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسے تم اعمال کیا کرتے تھے۔ بے شک اس دن اہل جنت مشغلوں میں خوش ہوں گے۔ وہ اور ان کی بیویاں

فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّ نَ ﴿٥٧﴾

چھاؤں میں تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے۔ ان کے لئے (جنت میں) ہر قسم کے میوے ہوں گے اور ان کے لئے وہ کچھ ہو گا جو وہ طلب کریں گے۔

سَلٰمٌ ۚ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِ وْنَ ﴿٥٩﴾

(اور) ہمیشہ رحم فرمانے والے رب کی طرف سے (انہیں) سلام کہا جائے گا۔ اور اے مجرمو! تم آج (نیک لوگوں سے) الگ ہو جاؤ۔

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّاَنِ اعْبُ وْنِيْ ۭ

اے اولادِ آدم! کیا میں نے تمہیں تاکید نہ کی تھی؟ کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور میری ہی عبادت کرنا

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ

یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور یقیناً اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا تو کیا تم سمجھتے نہیں تھے؟ یہی وہ جہنم ہے

الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ

جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ آج اس میں داخل ہو جاؤ اس وجہ سے جو تم کفر کیا کرتے تھے۔ آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے

NOT FOR SALE

وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ

اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں (اس کی) گواہی دیں گے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ اور اگر ہم چاہتے تو یقیناً ان کی آنکھیں مٹا دیتے

فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ

پھر یہ راستے کی طرف دوڑتے پھرتے لیکن انہیں کیسے دکھائی دیتا؟ اور اگر ہم چاہتے تو یقیناً ان ہی کی جگہوں پر ان کی صورتیں بدل دیتے

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾

پھر نہ یہ آگے چل سکتے اور نہ ہی پیچھے جا سکتے۔ اور جسے ہم بڑی عمر دیتے ہیں اسے بناوٹ میں (بچپنے کی طرف) الٹ دیتے ہیں پھر بھی کیا وہ سمجھتے نہیں؟

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾

اور ہم نے انہیں (یعنی نبی کریم ﷺ کو) شعر نہیں سکھائے اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو صرف ایک نصیحت اور واضح قرآن ہے۔

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ

تاکہ وہ اس شخص کو خبردار کریں جو زندہ ہو اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ بے شک ہم نے ان کے لئے پیدا کئے

مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ

مویشی جن کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا پس وہ ان کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے ان (مویشیوں) کو ان کے قابو میں کر دیا

فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

پس ان میں سے کچھ تو ان کی سواریاں ہیں اور ان میں سے بعض (کے گوشت) کو وہ کھاتے ہیں۔ اور ان کے لئے ان میں کئی فائدے ہیں

وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً

اور پینے کی چیزیں (بھی) پھر بھی کیا وہ شکر نہیں کرتے؟ اور انہوں نے اللہ کے سوا (دوسرے) معبود بنا لیے ہیں

لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾

شاید کہ ان کی مدد کی جائے۔ وہ ان کی مدد نہیں کر سکیں گے یہ ان کے ایسے لشکر ہیں جو خود بھی (اللہ کے سامنے) حاضر کئے جائیں گے۔

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ

پس ان کی باتیں آپ (ﷺ) کو غمگین نہ کریں بے شک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کیا انسان نے نہیں دیکھا

اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ

کہ بے شک ہم نے اسے ایک قطرے سے پیدا فرمایا پھر وہ کھلم کھلا جھگڑالو بن گیا۔ اور ہمارے لئے مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا

قَالَ مَنْ يُّحْىِ الْعِظَامَ وَهِىَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِىْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ

اُس نے کہا کہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا جبکہ وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی؟ آپ فرما دیجئے انہیں وہی زندہ فرمائے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا فرمایا تھا

وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾

اور وہ ہر طرح کا پیدا فرمانا خوب جانتا ہے۔ (وہی ہے) جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ پیدا فرمائی پھر اب تم اس سے آگ جلاتے ہو۔

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

اَوَ لَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۚ

کیا وہ جس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو اس بات پر قادر نہیں کہ ان جیسے (دوبارہ) پیدا فرما دے کیوں نہیں

وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ

اور وہ بہترین پیدا فرمانے والا خوب جاننے والا ہے۔ اس کی شان تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے اتنا ہی فرماتا ہے کہ ہو جا

فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ ع ١٦ ٥

تو وہ ہو جاتی ہے۔ پس پاک ہے وہ (اللہ) جس کے دستِ قدرت میں ہر چیز کا اختیار ہے اور اس کی طرف تم سب واپس کئے جاؤ گے۔

NOT FOR SALE

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ نے قرآنِ حکیم نبی کریم ﷺ پر اس لئے نازل فرمایا تاکہ آپ ﷺ غفلت میں پڑے لوگوں کو خبر دار کر سکیں۔ (آیات: ۲-۶)

۲- قرآنِ حکیم سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو نصیحت پر عمل کرنے اور اللہ ﷻ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں۔ (آیت: ۱۱)

۳- انبیاء کرام علیہم السلام کا ساتھ دینے والوں اور حق کی خاطر تکالیف اٹھانے والوں کو اللہ ﷻ بخش دیتا ہے اور عزت والا مقام عطا فرماتا ہے۔ (آیات: ۲۶، ۲۷)

۴- اللہ ﷻ کی نشانیوں میں سے سورج کا مقرر راستے پر چلنا اور چاند کا منزلیں طے کرنا بھی شامل ہیں۔ انہی کے ذریعے ہم ماہ و سال کا اندازہ بھی لگاتے ہیں۔ (آیات: ۳۸، ۳۹)

۵- قیامت کے دن سب لوگ اپنی قبروں سے نکل کر اللہ ﷻ کے حضور پیش ہوں گے۔ ہمیں آخرت میں کامیاب ہونے کی تیاری کرنی چاہیئے۔ (آیات: ۵۲، ۵۳)

۶- آخرت میں کامیاب ہونے والے جنت کی گھنی چھاؤں میں تختوں پر آرام کریں گے اور انہیں اللہ ﷻ کی طرف سے سلام کہا جائے گا۔ (آیات: ۵۵-۵۸)

۷- قیامت کے دن مجرموں کو ان کے کفر کے بدلے جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ (آیت: ۶۴)

۸- قرآن شاعری نہیں ہے بلکہ ایک واضح نصیحت ہے تاکہ نبی کریم ﷺ اس کے ذریعہ لوگوں کو خبردار کریں۔ (آیات: ۶۹، ۷۰)

۹- چوپائے اللہ ﷻ کی ایک بڑی نعمت ہیں جن پر ہم سواری کرتے ہیں، ان کا گوشت کھاتے اور دودھ پیتے ہیں نیز ان میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔ (آیات: ۷۲، ۷۳)

۱۰- اللہ ﷻ کے لئے کوئی کام دشوار نہیں ہے اللہ ﷻ جیسے ہی کسی کام کا حکم فرماتا ہے وہ کام فوراً ہو جاتا ہے (آیت ۸۲)

NOT FOR SALE

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۂ یٰس کے پہلے رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ نبی کریم ﷺ کی نصیحت سے کیسے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں؟

(الف) عقلمند اور اللہ ﷻ کی کائنات پر غور کرنے والے (ب) نصیحت پر عمل کرنے والے اور اللہ ﷻ سے ڈرنے والے

(ج) دولت مند اور اللہ ﷻ کی راہ میں خرچ کرنے والے

(۲) سورۂ یٰس کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو نافرمان قوم نے کیا دھمکی دی؟

(الف) قتل کرنے کی (ب) قید کر دینے کی (ج) رجم کرنے کی

(۳) سورۂ یٰس کے دوسرے رکوع میں انبیاء کرام علیہم السلام کی مدد کے لئے دوڑ کر آنے والے شخص کا کیا انجام ہوا؟

(الف) لوگوں نے اسے اپنا بادشاہ بنالیا (ب) اللہ ﷻ نے اسے جنت میں داخل فرمادیا (ج) لوگوں نے اس کی بات مان لی

(۴) سورۂ یٰس کے تیسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ قیامت کے دن جب اللہ ﷻ مجرموں کے منہ بند کر دے گا تو وہ اللہ ﷻ سے کیسے بات کریں گے؟

(الف) اشاروں سے بات کریں گے (ب) لکھ کر بات کریں گے (ج) ان کے ہاتھ پاؤں بات کریں گے

(۵) سورۂ یٰس کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ اللہ ﷻ نے درخت سے حاصل ہونے والی کس نعمت کا ذکر فرمایا ہے؟

(الف) آگ (ب) پھل (ج) لکڑی

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجئے:

۱- سورۂ یٰس کے پہلے رکوع میں نبی کریم ﷺ کے خبردار کرنے سے فائدہ نہ اٹھانے والوں کی کون سی چار کیفیات بیان کی گئی ہیں؟

۲- سورۃ یٰس کے دوسرے رکوع میں پیغمبروں کی مدد کے لئے دوڑ کر آنے والے شخص نے اپنی قوم کو جو نصیحتیں کیں ان میں سے پانچ تحریر کریں؟

NOT FOR SALE

۳- سورۃ یٰس کے تیسرے رکوع میں جب کفار سے کہا گیا کہ اللہ ﷻ کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرو تو انہوں نے اس کا کیا جواب دیا؟

۴- سورۃ یٰس کے چوتھے رکوع میں قیامت کے دن صور پھونکنے کا کیا نتیجہ بیان کیا گیا ہے؟

۵- سورۃ یٰس کے آخری رکوع کی روشنی میں شرک کی حقیقت پر تین باتیں تحریر کریں؟

گھریلو سرگرمی

۱- چوپائے اللہ ﷻ کی ایک بڑی نعمت ہیں۔ ان سے ہمیں جو فوائد حاصل ہوتے ہیں انہیں تصاویر کے ساتھ کتاب میں دیئے گئے سادہ صفحے پر لگائیں۔

۲- آخرت کی تیاری کے حوالے سے دس کام تحریر کریں۔

دستخط استاد بمع تاریخ: _____ دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

سُوْرَۃُ صٓ

تعارف: سورۂ صٓ مکی سورت ہے۔ سورت کے شروع میں ایمان بالرسالت کا ذکر ہے۔ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کی دعوت پر مشرکین مکہ کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ سابقہ نافرمان قوموں کے بُرے انجام کا تذکرہ کرکے نبی کریم ﷺ کو جھٹلانے والوں کو خبردار کیا گیا ہے۔ اس کے بعد سورت کے اختتام تک انبیاء کرام علیہم السلام کی عظمت اور ان کے معجزات کا ذکر فرما کر ایمانیاتِ ثلاثہ یعنی توحید، رسالت اور آخرت کے دلائل دیئے گئے ہیں۔

شانِ نزول:

سورت کی ابتدائی آیات کا پس منظر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے چچا ابو طالب جب ایک بیماری میں مبتلا ہوئے تو قریش کے بڑے بڑے سرداروں نے ایک مجلس مشاورت منعقد کی۔ مشورہ یہ ہوا کہ ابو طالب بیمار ہیں، اگر وہ اس دنیا سے گزر گئے اور اس کے بعد ہم نے محمد (ﷺ) کو ان کے نئے دین سے باز رکھنے کے لئے کوئی سخت اقدام کیا تو عرب کے لوگ ہمیں یہ طعنہ دیں گے کہ جب تک ابو طالب زندہ تھے، اس وقت تک تو یہ لوگ محمد (ﷺ) کا کچھ نہ بگاڑ سکے، اور جب ان کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے آپ (ﷺ) کو ہدف بنالیا۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم ابو طالب کی زندگی ہی میں ان سے محمد (ﷺ) کے معاملہ کا تصفیہ کرلیں تاکہ وہ ہمارے معبودوں کو بُرا کہنا چھوڑ دیں۔ چنانچہ یہ لوگ ابو طالب کے پاس پہنچے، اور جاکر ان سے کہا کہ آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کو بُرا بھلا کہتا ہے آپ انصاف سے کام لے کر اس سے کہیئے کہ وہ جس خدا کی چاہے عبادت کرے، لیکن ہمارے معبودوں کو کچھ نہ کہے۔ ابو طالب نے آپ ﷺ کو مجلس میں بلوایا، اور آپ ﷺ سے کہا کہ بھتیجے! یہ لوگ تمہاری شکایت کررہے ہیں کہ تم ان کے معبودوں کو بُرا کہتے ہو۔ تم انہیں ان کے مذہب پر چھوڑ دو۔ بالآخر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "چچا جان! کیا میں انہیں اس چیز کی دعوت نہ دوں جس میں ان کی بہتری ہے؟" ابو طالب نے کہا: "وہ کیا چیز ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا "میں ان سے ایک ایسا کلمہ کہلوانا چاہتا ہوں جس کے ذریعہ سارا عرب ان کے آگے سرنگوں ہو جائے اور یہ پورے عجم کے مالک ہو جائیں" اس پر ابو جہل نے کہا: "بتاؤ وہ کلمہ کیا ہے؟ تمہارے والد کی قسم! ہم ایسا ایک کلمہ نہیں دس کلمے پڑھنے کو تیار ہیں" اس پر آپ ﷺ نے فرمایا "بس لا الہ الا اللہ کہہ دو" یہ سن کر تمام لوگ کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے "کیا ہم سارے معبودوں کو چھوڑ کر صرف ایک کو اختیار کرلیں؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔" اس موقع پر سورۂ صٓ کی یہ آیات نازل ہوئیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝١ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝٢ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ

صٓ اس نصیحت والے قرآن کی قسم۔ بلکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تکبر اور مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں۔ ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر دیا

فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝٣ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۫ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ

پس وہ پکارنے لگے مگر وہ وقت رہائی کا نہ تھا۔ اور انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس انہی میں سے خبردار کرنے والا آیا ہے اور کافروں نے کہا

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝٤ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝٥

یہ تو ایک بڑا جھوٹا جادوگر ہے۔ کیا اس (نبی ﷺ) نے تمام معبودوں کو ایک ہی معبود بنا دیا بے شک یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ

اور ان کے سردار اُن کے پاس سے (یہ کہتے ہوئے) اُٹھ کر چل پڑے کہ چلو اور اپنے معبودوں (کی پوجا) پر جمے رہو

اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝٦ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝٧

یقیناً اس بات میں (اس شخص کی) کوئی (ذاتی) غرض ہے۔ یہ بات تو ہم نے پچھلے دین میں بھی نہیں سنی بے شک یہ تو ایک بنائی ہوئی بات ہے۔

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ

کیا ہم سب میں سے اِنہی پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا گیا ہے؟ بلکہ وہ میرے ذکر کے بارے میں ہی شک میں پڑے ہیں

بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝٨ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝٩

بلکہ انہوں نے ابھی تک میرا عذاب نہیں چکھا۔ کیا ان کے پاس آپ کے رب کی رحمت کے خزانے ہیں؟ جو بہت غالب ہے بہت عطا فرمانے والا ہے۔

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۡ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝١٠

یا ان کے پاس بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے (اگر ایسا ہے) تو ان کو چاہیئے کہ سیڑھیاں لگا کر (آسمانوں پر) چڑھ جائیں۔

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝١٢

ایک (چھوٹا سا) لشکر ہے لشکروں میں سے جو اس جگہ شکست کھانے والا ہے۔ ان سے پہلے بھی جھٹلایا تھا قوم نوح (علیہ السلام) نے اور عاد نے اور میخوں والے فرعون نے۔

وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الْاَحْزَابُ ۝١٣ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ

اور (قوم) ثمود نے اور لوط (علیہ السلام) کی قوم نے اور ایکہ والوں (یعنی قوم شعیب علیہ السلام) نے (بھی جھٹلایا) یہی وہ لشکر ہیں۔ ان سب نے ہی رسولوں کو جھٹلایا

فَحَقَّ عِقَابِ ۝١٤ وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَاۗءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝١٥

پس میرا عذاب (ان پر) واقع ہو گیا۔ اور یہ لوگ صرف ایک سخت چیخ (کے عذاب) کا انتظار کر رہے ہیں جس میں کوئی وقفہ نہ ہو گا۔

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝١٦ اِصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ

اور وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں ہمارا حصہ حساب کے دن سے پہلے ہی جلدی دے دے۔ آپ ان کی باتوں پر صبر کیجیے

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝١٧

اور ہمارے بندے داؤد (علیہ السلام) کو یاد کیجیے جو بڑی قوت والے تھے بے شک وہ (ہماری طرف) بہت رجوع کرنے والے تھے۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۝١٨ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ

بے شک ہم نے پہاڑوں کو (ان کے لئے) مسخر کر دیا تھا وہ صبح و شام ان کے ساتھ (مل کر) تسبیح کرتے تھے۔ اور پرندوں کو بھی جو جمع ہو جاتے تھے

كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝١٩ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ

وہ سب اسی (اللہ) کی طرف بہت رجوع کرنے والے تھے۔ ہم نے ان کی سلطنت کو مضبوط کیا اور اُن کو حکمت عطا فرمائی

ع ۱ ۱۴

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾

اور فیصلہ کن بات کہنے کی صلاحیت عطا فرمائی۔ اور کیا آپ کے پاس جھگڑنے والوں کی خبر پہنچی؟ جب وہ دیوار کود کر (داؤد علیہ السلام کی) عبادت گاہ میں داخل ہو گئے۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ

جب وہ داؤد (علیہ السلام) کے پاس آئے تو وہ (داؤد علیہ السلام) ان سے گھبرا گئے انہوں نے کہا گھبرائیے نہیں ہم دونوں ایک مقدمہ کے فریق ہیں

بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾

کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیجئے اور ناانصافی نہ کیجئے اور ہم کو سیدھا راستہ دکھا دیجئے۔

اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا

بے شک یہ میرا بھائی ہے اس کی ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دُنبی ہے تو یہ کہتا ہے یہ (بھی) میرے حوالے کر دو

وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ

اور گفتگو میں مجھ پر سختی کرتا ہے۔ انہوں نے فرمایا یقیناً اُس نے تم پر ظلم کیا تمہاری دُنبی اپنی دُنبیوں میں ملانے کا سوال کر کے اور بے شک اکثر شریک

لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۭ

یقیناً ایک دوسرے پر زیادتی ہی کیا کرتے ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں

وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿٢٤﴾ ۩

اور داؤد (علیہ السلام) کو خیال آیا کہ (اس مقدمہ سے) ہم نے ان کی آزمائش کی ہے پس انہوں نے اپنے رب سے بخشش مانگی اور سجدہ میں گر پڑے اور انہوں نے رجوع کیا۔

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۭ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٢٥﴾ يٰدَاوٗدُ

تو ہم نے ان (کی غلطی) کو معاف فرما دیا اور یقیناً ان کے لئے ہمارے پاس بڑا قُرب ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔ (ہم نے فرمایا) اے داؤد!

اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى

بے شک ہم نے آپ کو زمین میں (اپنا) نائب بنایا ہے تو آپ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیجئے اور خواہش کی پیروی نہ کیجئے

فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۢ

تو وہ آپ کو اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی بے شک جو اللہ کے راستے سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے

بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾ ع وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۭ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ

اس لئے کہ وہ حساب کے دن کو بھول گئے۔ اور ہم نے پیدا نہیں فرمایا آسمان و زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بے کار یہ تو صرف کافروں کا خیال ہے

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

پس کافروں کے لئے (جہنم کی) آگ سے تباہی ہے۔ کیا ہم کر دیں گے ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے

كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ

ان کی طرح جو زمین میں فساد کرنے والے ہیں کیا ہم پرہیزگاروں کو بُرے لوگوں جیسا کر دیں گے؟ (یہ) کتاب جو ہم نے آپ پر نازل فرمائی ہے بہت بابرکت ہے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

لِيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ

تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقل مند لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔ اور ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو سلیمان (علیہ السلام) عطا فرمائے

نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾

بہت اچھے بندے تھے بے شک وہ بہت رجوع کرنے والے تھے۔ جب شام کے وقت ان کے سامنے پیش کئے گئے عمدہ نسل کے تیز رفتار گھوڑے۔

فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾

تو (سلیمان علیہ السلام نے) فرمایا بے شک میں پسند کرتا ہوں مال (گھوڑوں) کی محبت کو اپنے رب کی یاد کے لئے یہاں تک کہ (گھوڑے) پردے میں چھپ گئے۔

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾

(پھر فرمایا) ان (گھوڑوں) کو میرے پاس واپس لاؤ تو انہوں نے ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر (ہاتھ) پھیرنا شروع کر دیا۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ

اور یقیناً ہم نے سلیمان (علیہ السلام) کی آزمائش فرمائی اور ان کے تخت پر ایک جسم ڈال دیا پھر انہوں نے (اللہ کی طرف) رجوع کیا۔ انہوں نے عرض کیا

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو بے شک آپ ہی بہت عطا فرمانے والے ہیں۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ

تو ہم نے ہوا کو ان کے لئے مسخر کر دیا وہ ان کے حکم سے نرمی سے چلتی تھی جہاں (بھی) وہ پہنچنا چاہتے۔ اور شیاطین (جنات) کو (بھی قابو میں کر دیا)

كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا

وہ سب عمارتیں بنانے والے اور (قیمتی پتھروں کے لئے) غوطہ لگانے والے تھے۔ اور دوسرے بھی جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ یہ ہماری عطا ہے

فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٠﴾ ع ۳ ۱۴

پس (اب چاہیں) کسی پر احسان کریں یا اپنے پاس رکھیں کوئی حساب نہیں۔ اور بے شک ان کے لئے ہمارے پاس بڑا قرب ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿٤١﴾

اور ہمارے بندے ایوب (علیہ السلام) کو یاد کیجئے جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ یقیناً شیطان نے مجھے بڑی اذیت اور تکلیف پہنچائی ہے۔

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ

(ہم نے ایوب علیہ السلام سے فرمایا) اپنا پاؤں (زمین پر) ماریئے یہ نہانے اور پینے کے لئے (پانی کا) ٹھنڈا چشمہ ہے۔ اور ہم نے انہیں ان کے گھر والے عطا فرمائے

وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٤٣﴾

اور ان کے برابر اور بھی (ایوب علیہ السلام کو عطا فرما دیئے) اپنی طرف سے رحمت کے طور پر اور عقل مندوں کے لئے نصیحت کے طور پر۔

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ

اور (ہم نے فرمایا) اپنے ہاتھ میں جھاڑو لیجئے اور اس سے ماریئے اور قسم نہ توڑیئے بے شک ہم نے انہیں صبر کرنے والا پایا بہت اچھے بندے تھے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾

بے شک وہ بہت رجوع کرنے والے تھے۔ اور ہمارے بندوں کو یاد کیجیے ابراہیم (علیہ السلام) اور اسحاق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) کو جو بڑی قوت والے اور بصیرت رکھنے والے تھے۔

اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا

بے شک ہم نے انہیں چُن لیا تھا (ان کی) ایک خاص صفت (آخرت کے) گھر کی یاد کی وجہ سے۔ اور یقیناً وہ ہمارے نزدیک

لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾

چُنے ہوئے بہترین لوگوں میں سے تھے۔ اور یاد کیجیے اسماعیل (علیہ السلام) کو اور الیسع (علیہ السلام) کو اور ذوالکفل (علیہ السلام) کو اور یہ سب بہترین لوگوں میں سے ہیں۔

هٰذَا ذِكْرٌ ۭ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾

یہ نصیحت ہے اور یقیناً پرہیز گاروں کے لئے اچھا ٹھکانا ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے دروازے ان کے لئے کُھلے ہوں گے۔

مُتَّكِـــِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾

وہ ان میں تکیہ لگائے (بیٹھے) ہوں گے وہ ان میں بہت سے پھل اور مشروب طلب کریں گے۔ اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی ہم عمر (عورتیں) ہوں گی۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا ۭ

یہی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے حساب کے دن کے لئے۔ بے شک یہ ہمارا رزق ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ یہ (پرہیز گاروں کا انجام تھا)

وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾

اور سرکشوں کے لئے بہت ہی بُرا ٹھکانا ہوگا۔ جہنم جس میں وہ داخل ہوں گے پس وہ بہت بُری جگہ ہے۔

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾

یہ ہے کھولتا ہوا گرم پانی اور پیپ پس وہ اس کے مزے چکھیں۔ اور اسی شکل کے اور بھی طرح طرح کے (عذاب) ہوں گے۔

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾

یہ ایک قوم ہے جو تمہارے ساتھ (آگ میں) جانے والی ہے ان کے لئے کوئی خوشی نہ ہوگی بے شک یہ آگ میں داخل ہونے والے ہیں۔

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۭ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾

وہ کہیں گے بلکہ تم ہی ہو تمہارے لئے کوئی خوشی نہیں تم ہی تو یہ (انجام) ہمارے سامنے لائے ہو پس وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا

وہ کہیں گے اے ہمارے رب! جو اس (عذاب) کو ہمارے سامنے لایا ہے پس اسے آگ میں دُگنا عذاب دیجیے۔ اور وہ کہیں گے

مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا

ہمیں کیا ہوا ہے؟ ہم (اُن) لوگوں کو نہیں دیکھ رہے جنہیں ہم بُرے لوگوں میں شمار کرتے تھے۔ کیا ہم نے یونہی ان کا مذاق بنائے رکھا

اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۚ ع ۴ ۲۴

یا ہماری آنکھیں اُن سے پھر گئیں؟ بے شک یہ اہل جہنم کا آپس میں جھگڑنا یقیناً حق ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجیے میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو ایک ہے سب پر غالب ہے۔ (وہی) رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بہت غالب بہت بخشنے والا ہے۔

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٧﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٦٩﴾

آپ فرما دیجئے کہ یہ بہت بڑی خبر ہے۔ تم اس سے منہ موڑتے ہو۔ (ان سے فرما دیجئے) مجھے تو عالم بالا (کے فرشتوں) کے متعلق کچھ علم نہ تھا جب وہ بحث کر رہے تھے۔

اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٠﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

میری طرف تو یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں صرف واضح طور پر خبردار کرنے والا (رسول) ہوں۔ (یاد کیجئے) جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا

اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿٧١﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ

کہ بے شک میں بنانے والا ہوں مٹی سے ایک انسان۔ پھر جب میں اسے پوری طرح بنا دوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾

تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔ پس سب کے سب فرشتوں نے اکٹھے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے اس نے تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ

(اللہ نے) فرمایا اے ابلیس! کس چیز نے تجھے منع کیا کہ تُو (آدم علیہ السلام کو) سجدہ نہ کرے جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا کیا تُو نے تکبر کیا؟

اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿٧٥﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿٧٦﴾

یا تُو اونچے درجے والوں میں سے ہے؟ (ابلیس نے) کہا میں اس سے بہتر ہوں تُو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور تُو نے اس کو مٹی سے پیدا کیا۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ

(اللہ نے) فرمایا تو یہاں سے نکل جا بے شک تو مردود ہے۔ اور بے شک تجھ پر میری لعنت رہے گی بدلے کے دن تک۔ (ابلیس نے) کہا اے میرے رب!

فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿٨٠﴾

پس تُو مجھے مہلت دے اس دن تک کے لئے (کہ جب) وہ اٹھائے جائیں گے۔ (اللہ نے) فرمایا پس بے شک تُو مہلت دیئے جانے والوں میں سے ہے۔

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٨١﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٢﴾

اس دن تک جس کا وقت مقرر ہے۔ (ابلیس نے) کہا پس تیری عزت کی قسم! میں ان سب لوگوں کو ضرور گمراہ کروں گا۔

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ۖ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿٨٤﴾ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ

سوائے ان کے جو تیرے چُنے ہوئے بندے ہیں۔ (اللہ نے) فرمایا حق بات یہ ہے اور میں حق ہی کہتا ہوں۔ تو میں ضرور جہنم کو بھر دوں گا تجھ سے

وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿٨٦﴾

اور ان سب سے جو تیری پیروی کریں گے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرما دیجئے میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں سے ہوں۔

ع ۴۴

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿٨٨﴾

یہ قرآن تو تمام جہان (والوں) کے لئے نصیحت ہے۔ اور کچھ مدت بعد تمہیں اس کا حال معلوم ہو جائے گا۔

NOT FOR SALE

علم و عمل کی باتیں

۱- قرآنِ حکیم سراسر نصیحت ہے جبکہ اس کا انکار کرنے والے محض تکبر اور مخالفت میں پڑے ہیں۔ (آیات: ۲)

۲- اللہ ﷻ کی راہ میں انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی ستایا گیا۔ ہمیں بھی دین کی راہ میں آنے والی تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ (آیت:۴)

۳- انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت کو جھٹلانے والوں کا دنیا و آخرت میں بُرا انجام ہوتا ہے۔ (آیات: ۱۲-۱۴)

۴- اس کائنات میں اللہ ﷻ نے کسی چیز کو بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ ہمیں بھی اپنا مقصدِ زندگی یعنی اللہ ﷻ کی عبادت کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ (آیت:۲۷)

۵- اللہ ﷻ کے نزدیک متقی اور گناہ گار برابر نہیں۔ اللہ ﷻ متقیوں کو انعام عطا فرمائے گا اور گناہ گاروں کو سزا دے گا۔ (آیت:۲۸)

۶- قرآنِ حکیم کو سمجھنے کے ۲ درجے ہیں۔ ایک تدبُّر یعنی قرآنِ حکیم کی آیات پر گہرا غور و فکر کرنا اور دوسرا تذکُّر یعنی قرآنِ حکیم سے نصیحت حاصل کرنا۔ (آیت:۲۹)

۷- ہمیں مشکلات اور بیماریوں میں اللہ ﷻ ہی کو پکارنا چاہیئے۔ وہی مشکلات کو دور فرمانے والا اور شفا عطا فرمانے والا ہے۔ (آیات: ۴۱-۴۴)

۸- اصل اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں جنت میں ہوں گی۔ ہمیں دنیا کی عارضی نعمتوں کے بجائے جنت کی دائمی نعمتوں کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔ (آیت:۵۲)

۹- قیامت کے دن دین سے غافل لیڈر اور ان کے پیروکار جہنم میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے اور ایک دوسرے کے لئے زیادہ عذاب کی بددعائیں کریں گے۔ (آیات: ۵۹-۶۳)

۱۰- شیطان ہمارا دشمن ہے جو ہمیں گم راہ کرنا چاہتا ہے ہمیں بھی اسے اپنا دشمن سمجھنا چاہیئے۔ (آیات: ۷۵-۸۵)

NOT FOR SALE

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۂ صٓ کے پہلے رکوع میں قریش کی طرف سے آپ ﷺ پر (معاذ اللہ) کیا تہمت لگائی گئی؟

(الف) آپ ﷺ شاعر ہیں (ب) آپ ﷺ کاہن ہیں (ج) آپ ﷺ جھوٹے جادوگر ہیں

(۲) اس سورت میں اللہ ﷻ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کس نعمت سے محبت کا ذکر فرمایا ہے؟

(الف) بھیڑوں (ب) گھوڑوں (ج) اونٹوں

(۳) کس نبی علیہ السلام نے بیماری میں اللہ ﷻ کو پکارا تو اللہ ﷻ نے ایک میٹھے پانی کے چشمے کے ذریعہ انہیں صحت عطا فرمائی؟

(الف) حضرت یعقوب علیہ السلام (ب) حضرت ایوب علیہ السلام (ج) حضرت ذوالکفل علیہ السلام

(۴) سورۂ صٓ کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ شیطان نے انسانوں سے متعلق اپنے کس عزم کا اظہار کیا؟

(الف) میں ان سب کو گمراہ کردوں گا (ب) میں ان سے جھوٹے وعدے کروں گا (ج) میں ان سے گناہ کراؤں گا

(۵) سورۂ صٓ کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ آپ ﷺ کی کیا صفتِ شان بیان کی گئی ہے؟

(الف) آپ ﷺ بدلہ لینے والوں میں سے نہیں ہیں (ب) آپ ﷺ غصہ کرنے والوں میں سے نہیں ہیں

(ج) آپ ﷺ تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہیں

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۂ صٓ کے پہلے رکوع کی روشنی میں رسولوں کا انکار کرکے تباہ و برباد ہونے والی قوموں کی نشاندہی کریں؟

۲- سورۂ صٓ کے دوسرے رکوع کی روشنی میں حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے دو جھگڑنے والے کیا مقدمہ لے کر آئے؟

۳- اس سورت کے تیسرے اور چوتھے رکوع کی روشنی میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کی دعائیں اور ان کے معجزات تحریر کریں؟

NOT FOR SALE

۴- سورۂ صٓ کے چوتھے رکوع کی روشنی میں جنت کی کوئی سی پانچ نعمتوں اور جہنم کے کوئی سے تین عذابوں کا ذکر کیجیے؟

۵- سورۂ صٓ کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیں کہ شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی کیا وجہ بیان کی

گھریلو سرگرمی

۱- قصہ آدم علیہ السلام و ابلیس قرآنِ حکیم میں سات بار بیان ہوا ہے ان مقامات کو تلاش کر کے حوالہ مندرجہ ذیل جدول میں لکھیں۔

نمبر شمار	سورت کا نام	آیت آغاز	آیت اختتام
۱	ص	۷۱	۸۵

۲- حضرت ایوب علیہ السلام کے قصہ پر غور و فکر کر کے ہر آیت کے حوالہ سے کم از کم تین رہنما اصول تحریر کریں۔

دستخط استاد بمع تاریخ: _____ دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

سُوْرَةُ الْاَحْقَاف

تعارف: سورۂ احقاف مکی سورت ہے۔ اَحقاف ریت کے ٹیلوں کو کہتے ہیں۔ یہ جزیرہ نمائے عرب کے جنوبی علاقے عمان کے قریب واقع ہے۔ احقاف قومِ عاد کا مسکن رہا ہے۔ سورت کے آغاز میں شرک کی مذمت کی گئی ہے نیز قرآن، رسالت اور آخرت پر مشرکین کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے نیز نیک اولاد کا اچھا انجام اور بُری اولاد کا بُرا انجام بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد تاریخ سے بُرے کردار کی مثال کے طور پر قومِ عاد کا قصہ ذکر کیا گیا ہے۔ سورت کے آخر میں جنّات کریم ﷺ سے قرآن سن کر ایمان لانے کے واقعہ اور آخرت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے — اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ

حٰمٓ۔ اس کتاب کا نازل کیا جانا اللہ کی طرف سے جو بہت غالب بڑی حکمت والا ہے۔ ہم نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ○ قُلْ

حق کے ساتھ اور ایک مقرر وقت کے لئے اور کافروں کو جس چیز سے خبردار کیا جاتا ہے اسی سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ آپ (ﷺ) فرما دیجئے!

اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ

کیا تم نے ان چیزوں کو دیکھا ہے جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کیا چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں میں ان کا کوئی حصہ ہے؟

اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب لاؤ یا کوئی علم (لاؤ) جو چلا آتا ہو اگر تم سچے ہو۔ اور اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے

مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً

جو اسے جواب نہیں دے سکتے قیامت کے دن تک اور وہ ان کی پکار سے بے خبر ہیں۔ اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوں گے

وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ○ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ

اور وہ ان کی عبادت کا انکار کرنے والے ہوں گے۔ اور جب ان پر تلاوت کی جاتی ہیں ہماری واضح آیات تو کافر حق کے بارے میں کہتے ہیں

لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ

جب کہ وہ ان کے پاس آچکا ہوتا ہے کہ یہ تو واضح جادو ہے۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کو انہوں نے گھڑ لیا ہے؟ آپ (ﷺ) فرما دیجئے

اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ

اگر (بالفرض) میں نے اسے گھڑا ہے تو تم میرے لئے اللہ کی طرف سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے وہ خوب جانتا ہے جو باتیں تم بنا رہے ہو

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا ۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْ

وہی گواہ کے طور پر میرے اور تمہارے درمیان کافی ہے اور وہ بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے

مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۚ

کہ میں کوئی نیا رسول نہیں آیا ہوں اور نہ میں یہ جانتا ہوں کہ میرے ساتھ کیا (معاملہ) کیا جائے گا؟ اور نہ (یہ کہ) تمہارے ساتھ (کیا ہو گا؟)

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ قُلْ

میں تو اسی چیز کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی فرمائی جاتی ہے اور میں تو صرف واضح طور پر خبردار کرنے والا (رسول) ہوں۔ آپ (ﷺ) فرما دیجیے

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ

بھلا دیکھو اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہے اور تم نے اس کا انکار کر دیا جب کہ بنی اسرائیل کے ایک گواہ نے اس جیسی (ایک کتاب) کی گواہی دی

فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع ۱۰

پس وہ ایمان بھی لے آیا اور تم (پھر بھی) تکبر کرتے رہے بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں عطا فرماتا۔ اور کافر کہتے ہیں ایمان والوں کے متعلق

لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ

کہ اگر یہ (دین) کچھ بہتر ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے پہلے نہ آگے بڑھتے اور جب انہوں (کافروں) نے اس سے ہدایت نہیں پائی تو اب یہ کہیں گے

هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ

کہ یہ پرانا جھوٹ ہے۔ اور اس سے پہلے موسیٰ (علیہ السلام) کی کتاب (تورات) رہنما اور رحمت تھی اور یہ کتاب (قرآن کی) تصدیق کرنے والی ہے

لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

عربی زبان میں ہے تاکہ انہیں خبردار کرے جنہوں نے ظلم کیا اور نیک لوگوں کو خوشخبری دے۔ بے شک جن لوگوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے

ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

پھر وہ (اس پر) قائم رہے پس ان کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ یہی لوگ جنت والے ہیں ہمیشہ اس میں رہنے والے ہیں

جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ

یہ (ان اعمال کا) بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔ اور ہم نے انسان کو حکم فرمایا اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ

اس کی ماں نے اسے تکلیف سے (پیٹ میں) اٹھائے رکھا اور اسے تکلیف سے جنا اور اس کے حمل (میں رہنے) اور دودھ چھوڑنے کی مدت تیس مہینے ہے

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ

یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ گیا اور (پھر) چالیس سال (کی عمر) کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے رب! مجھے توفیق دیجیے

اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

کہ آپ کی نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے آپ راضی ہو جائیں

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

اور میرے لئے میری اولاد کو نیک بنا دیجئے بے شک میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اور بے شک میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ

یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال ہم قبول فرماتے ہیں اور ان کی برائیوں سے درگزر فرماتے ہیں (یہی) جنت والے ہیں

وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ

(یہ اللہ کا) سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا تھا۔ اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا اف ہے تم دونوں کے لئے! کیا تم مجھے (اس بات) کا یقین دلاتے ہو؟

اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ

کہ میں (قبر سے زندہ کرکے) نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی قومیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں کہ (اے لڑکے!) تیری خرابی ہو

اٰمِنْ ۡ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ

تو ایمان لے آ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو وہ کہتا ہے یہ تو پچھلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر (عذاب کی) بات ثابت ہو چکی

فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝

(یہ شامل ہوگئے اُن) امتوں میں جو ان سے پہلے گزر چکی ہیں جنّات اور انسانوں میں سے بے شک وہ نقصان اٹھانے والے تھے۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

اور ہر ایک کے لئے درجے ہیں ان کے اعمال کے مطابق تاکہ وہ (اللہ) انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ

اور جس دن کافر پیش کئے جائیں گے آگ پر (کہا جائے گا) تم اپنی نعمتیں اپنی دنیا کی زندگی میں حاصل کر چکے اور تم ان سے فائدہ اٹھا چکے

ع ۲ ۱۰ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝

پس آج تمہیں سزا دی جائے گی ذلت کے عذاب کی اس وجہ سے کہ تم زمین میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس لئے کہ تم نافرمانی کیا کرتے تھے۔

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ

اور (قوم) عاد کے بھائی (ہود علیہ السلام) کو یاد کیجئے جب انہوں نے اپنی قوم کو احقاف میں خبردار کیا اور (ایسے ہی) خبردار کرنے والے گزر چکے تھے ان سے پہلے بھی

وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

اور ان کے بعد بھی (آتے رہے) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو بے شک میں ڈرتا ہوں تم پر ایک بڑے دن کے عذاب سے۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا

انہوں نے کہا کیا آپ ہمارے پاس (اس لئے) آئے ہیں کہ آپ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دیں پس لے آئیں ہم پر (وہ عذاب)

بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۡ

جس کا آپ ہم سے وعدہ کرتے ہیں اگر آپ سچوں میں سے ہیں؟ (ہود علیہ السلام) نے فرمایا کہ (اس کا) علم تو اللہ ہی کے پاس ہے

NOT FOR SALE

اہم نکات

NOT FOR SALE

وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٣﴾

اور میں تو تمہیں صرف وہ (پیغام) پہنچا رہا ہوں جسے دے کر مجھے بھیجا گیا ہے لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم دیکھتا ہوں۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ

پھر جب انہوں نے اس (عذاب) کو بادل کی طرح دیکھا اپنی وادیوں کے سامنے آتا ہوا تو انہوں نے کہا یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا

بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا

(نہیں) بلکہ یہ وہ عذاب ہے جسے تم جلدی مانگتے تھے (یہ) ایسی آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ جو ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے برباد کر دے گی

فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٥﴾

پس وہ اس طرح ہوگئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نہ دکھائی دیتا تھا اس طرح ہم بدلہ دیا کرتے ہیں مجرم لوگوں کو۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۭ

اور یقیناً ہم نے انہیں ان (چیزوں) میں قدرت دی تھی جن میں ہم نے تمہیں قدرت نہیں دی اور ہم نے انہیں کان آنکھیں اور دل بھی عطا فرمائے تھے

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۠

پس نہ تو ان کے کان ان کے کسی کام آئے اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ہی ان کے دل کچھ بھی (کام آئے) جب انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کر دیا

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى ع ۳ ۶

اور انہیں (اس چیز نے) گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔ اور یقیناً ہم نے ہلاک کر دیا تمہارے آس پاس جو بستیاں ہیں

وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ

اور ہم نے بار بار اپنی نشانیاں ظاہر کیں شاید وہ واپس آئیں۔ پھر (ان معبودوں نے) ان کی مدد کیوں نہ کی

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٨﴾

جنہیں انہوں نے اللہ کے سوا معبود بنایا تھا قرب حاصل کرنے کے لئے؟ بلکہ وہ تو ان سے گم ہوگئے اور یہ ان کا جھوٹ تھا اور جو وہ بہتان باندھتے تھے۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ

اور یاد کیجئے جب ہم نے آپ (ﷺ) کی طرف متوجہ فرمایا جنات کی ایک جماعت کو کہ وہ غور سے قرآن سنیں تو جب وہ اُن کے پاس حاضر ہوئے

قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ

(تو) کہنے لگے کہ خاموش رہو پھر جب (قرآن) پڑھا جا چکا تو وہ واپس آئے اپنی قوم کی طرف خبردار کرنے والے بن کر۔ انہوں نے کہا اے ہماری قوم!

اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

بے شک ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد نازل کی گئی ہے (یہ) تصدیق کرنے والی ہے (ان کتابوں کی) جو اس سے پہلے ہیں

يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٠﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ

ہدایت کرتی ہے حق کی طرف اور سیدھے راستے کی طرف۔ اے ہماری قوم! تم اللہ کی طرف بلانے والے (رسول ﷺ) کی بات قبول کر لو

NOT FOR SALE

وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣١﴾

اور ان پر ایمان لے آؤ وہ (اللہ) تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور دردناک عذاب سے تمہیں پناہ دے گا۔

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ

اور جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے کی بات قبول نہ کرے گا تو وہ زمین میں اُس (اللہ) کو نہ عاجز کر سکے گا اور نہ اُس کے سوا اس کے اور مددگار ہوں گے

اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٢﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

یہی لوگ واضح گم راہی میں ہیں۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ بے شک وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا

وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٣﴾

اور وہ ان کے پیدا فرمانے سے نہیں تھکا (وہ) اس بات پر (بھی) قادر ہے کہ وہ مُردوں کو زندہ فرما دے کیوں نہیں! بے شک وہ تو ہر چیز پر بڑی قدرت والا ہے۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ

اور جس دن کافر پیش کیے جائیں گے آگ پر (تو ان سے پوچھا جائے گا) کیا یہ حق نہیں؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں! ہمارے رب کی قسم (یہ حق ہے)

قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

(اللہ) فرمائے گا تو چکھو عذاب کا مزہ اس کے بدلہ جو تم کفر کیا کرتے تھے۔ پس (اے رسول ﷺ!) آپ صبر کیجیے جیسے ہمت والے رسولوں نے صبر کیا

وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ

اور ان کے بارے میں جلدی نہ کیجیے گویا جس دن وہ اس (قیامت) کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے

لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ ع ۴

تو (سمجھیں گے) جیسے (دنیا میں) دن کی ایک ہی گھڑی رہے (یہ قرآن) پہنچا دینا ہے پس (اب) وہی ہلاک ہوں گے جو نافرمان لوگ ہیں۔

NOT FOR SALE

علم و عمل کی باتیں

۱- اللہ ﷻ کے سوا لوگ جن جھوٹے معبودوں کو پکارتے اور پوجا کرتے ہیں وہ نہ تو ان کی پکار سن سکتے ہیں اور نہ قیامت تک ان کی پکار کا کوئی جوب دے سکتے ہیں۔ (آیت:۵)

۲- قیامت کے دن مشرکین کے بنائے گئے جھوٹے معبود اُن کے دشمن ہوں گے۔ (آیت:۶)

۳- قرآن حکیم ظالموں کو اللہ ﷻ کے عذاب سے خبر دار کرتا ہے اور نیک لوگوں کو جنت اور اس کی نعمتوں کی خوشخبری دیتا ہے۔ (آیات:۱۲-۱۴)

۴- اللہ ﷻ نے انسانوں کو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (آیت:۱۵)

۵- والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والی صاحبِ ایمان اور نیک اولاد کو اللہ ﷻ بخش دے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔ (آیت:۱۶)

۶- آخرت میں اللہ ﷻ کافروں کی نیکیاں قبول نہیں فرمائے گا۔ ان کی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں مل جاتا ہے۔ (آیت:۲۰)

۷- قرآن حق اور سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ (آیت:۳۰)

۸- جب جنّات نے نبی کریم ﷺ سے قرآن سنا تو نہ صرف وہ ایمان لے آئے بلکہ انہوں نے اپنی قوم کے پاس جا کر انہیں بھی ایمان لانے کی دعوت دی۔ (آیت:۳۱)

۹- ہمیں بھی عالی ہمت انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح دین کی راہ میں آنے والی مشکلات پر صبر کرنا چاہیئے۔ (آیت:۳۵)

۱۰- آخرت میں اللہ ﷻ کے عذاب کی شدت دیکھ کر لوگوں کو ایسا محسوس ہو گا کہ وہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ (آیت:۳۵)

ہم نے کیا سمجھا؟

سوال ۱: صحیح جواب پر درست کا نشان (✓) لگائیں:

(۱) سورۃ الاحقاف کے پہلے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیئے کہ قیامت کے دن کون لوگ مشرکین کے دشمن ہوں گے؟

(الف) جنّات (ب) اہل ایمان (ج) ان کے جھوٹے معبود

(۲) سورۃ الاحقاف کے دوسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیئے کہ کافروں کو ان کی نیکیوں کا بدلہ کہاں ملے گا؟

(الف) صرف دنیا میں (ب) صرف آخرت میں (ج) دنیا و آخرت میں

(۳) سورۃ الاحقاف کے تیسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیئے کہ قوم عاد نے عذاب کے بادل کو آتے دیکھ کر کیا کہا؟

(الف) اللہ ﷻ ہمیں معاف فرمادے (ب) بھاگو عذاب آرہا ہے (ج) یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا

NOT FOR SALE

(۴) سورۃ الاحقاف کے آخری رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ اللہ ﷻ نے آپ ﷺ کو کس بات کی ہدایت فرمائی؟

(الف) اللہ ﷻ کی راہ میں جہاد کیجیے (ب) اللہ ﷻ کی راہ میں مال خرچ کیجیے (ج) اللہ ﷻ کی راہ میں صبر کیجیے

(۵) سورۃ الاحقاف کے آخری رکوع میں کس کے ایمان لانے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے؟

(الف) جنّات (ب) فرشتے (ج) قوم عاد

سوال ۲: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

۱- سورۃ الاحقاف کے پہلے رکوع میں شرک کی مذمت میں بیان کئے گئے کوئی پانچ دلائل تحریر کریں؟

۲- سورۃ الاحقاف کے پہلے رکوع کی روشنی میں منکرین قرآن کے دو اعتراضات اور ان کے جوابات تحریر کریں؟

۳- سورۃ الاحقاف کے دوسرے رکوع میں نیک اولاد کی کیا دعا بیان کی گئی ہے اور ان کا کیا انجام ذکر فرمایا گیا ہے؟

NOT FOR SALE

۴- سورۃ الاحقاف کے تیسرے رکوع کی روشنی میں جواب دیجیے کہ حضرت ہود علیہ السلام کی دعوت کا ان کی قوم نے کیا جواب دیا؟

۵- سورۃ الاحقاف کے آخری رکوع میں جنّات نے اپنی قوم سے قرآنِ حکیم کا جو تعارف کرایا اس سے متعلق تین باتیں تحریر کریں؟

گھریلو سرگرمی

۱- جنّات کے بارے میں قرآنِ حکیم کی دو اور سورتوں سے کم از کم دس باتیں تلاش کر کے تحریر کریں۔
۲- قرآنِ حکیم کی پانچ سورتوں کے نام لکھیں جن میں قوم عاد کا ذکر کیا گیا ہے۔

دستخط استاد بمع تاریخ: _____

دستخط والدین بمع تاریخ: _____

NOT FOR SALE

مشکل الفاظ کے معنی

قصہ حضرت زکریا علیہ السلام

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اسباب	سبب کی جمع، باعث، وجہ، لئے، واسطے	صفحہ: ٦، پیراگراف: ٣، سطر: ٦
.2	آل	اولاد، بیٹا بیٹی، بچے، خاندان، کنبہ	صفحہ: ٦، پیراگراف: ٤، آخری سطر
.3	ائمہ	امام کی جمع (امام: پیشوا، آگے چلنے والا، ہادی، رہبر، رہنما)	صفحہ: ٦، پیراگراف: ٢، سطر: ٤
.4	بانجھ	وہ عورت جس میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہو	صفحہ: ٧، پیراگراف: ٢، سطر: ١
.5	سرکش	باغی، نافرمان، حکم نہ ماننے والا	صفحہ: ٧، پیراگراف: ٥، سطر: ٥
.6	کامل	پورا، تمام، سب، سارا، ماہر، پُرہنر، پُہنچا ہوا	صفحہ: ٧، پیراگراف: ١، سطر: ٣
.7	کفالت	ذمہ داری، ضمانت، نان نفقہ اور خرچ وغیرہ کی ذمہ داری	صفحہ: ٦، ہیڈنگ: ١
.8	مَنّت	نیت، نذر، عہد، نیاز	صفحہ: ٦، پیراگراف: ٢، سطر: ١
.9	نذر	کسی بات یا عہد کو اپنے اوپر لازم کر لینا، منّت ماننا، نیت کرنا	صفحہ: ٩، پیراگراف: ٤، پہلی سطر
.10	وارث	میراث لینے والا، حقدار، مردے کے مال میں حصے لینے والا	صفحہ: ٦، پیراگراف: ٤، آخری سطر
.11	وقف	وہ چیز جو کسی کی ملکیت نہ ہو اور خدا کی راہ میں دے دی جائے	صفحہ: ٦، پیراگراف: ٢، سطر: ٢

قصہ حضرت مریم علیہا السلام

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اندیشہ	فکر، خیال، ڈر، کھٹکا، خوف، خطرہ	صفحہ: ١١، پیراگراف: ٢، سطر:
.2	برس پڑنا	ڈانٹنا، پھٹکارنا، غصہ کرنا، جھڑکنا	صفحہ: ١١، پیراگراف: ٥، سطر:
.3	پاک دامنی	باعِصمت رہنا، پارسائی، بُرائیوں سے بچنا	صفحہ: ١١، پیراگراف: ٣، سطر:
.4	تخلیق	پیدائش، پیدا کرنا، وجود میں لانا	صفحہ: ١٠، پیراگراف: ٥، آخر سطر
.5	حاملہ	وہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہو	صفحہ: ١١، سطر: ٣
.6	حَمل	بچہ جو عورت کے پیٹ میں ہو، بوجھ، وزن	صفحہ: ٢٠، آیت: ٢٢
.7	دائی	دایہ یا خادمہ جو پیدا ہونے والے بچے اور اس کی ماں کی دیکھ بھال کرے	صفحہ: ١١، پیراگراف: ٣، سطر
.8	دنگ رہ جانا	حیران ہو جانا، ششدر رہ جانا، ہکا بکا ہونا	صفحہ: ١٣، پیراگراف: ٢، سطر

NOT FOR SALE

.2	اکسانا	آمادہ کرنا، کسی کام کی جانب توجہ دلانا، ابھارنا، جوش پیدا کرنا	صفحہ:۲۶، آیت: ۸۳	
.3	بدکار	بد فعل، فاسق، برائی کرنے والا	صفحہ:۱۸، آیت: ۲۰	
.4	بُھولی بِسری	گئی گزری، بھولی ہوئی	صفحہ:۲۰، آیت: ۲۳	
.5	پیروی کرنا	تقلید، کسی کے عمل کو نمونہ بنا کر ویسا ہی کام کرنے کا عمل، کسی کی نقل کرنا، اطاعت کرنا، فرمان برداری کرنا	صفحہ:۲۲، آیت: ۴۳	
.6	ثلاثہ	عربی میں تین "۳" کو کہتے ہیں	صفحہ:۱۶، پیراگراف: ۲، سطر: ۱	
.7	جانشین	قائم مقام، نائب، وارث	صفحہ:۲۳، آیت: ۵۹	
.8	دردِزہ	بچہ پیدا ہونے کا درد	صفحہ:۲۰، آیت:۲۳	
.9	رَجم	کسی کو پتھر مار مار کر ہلاک کرنے کی سزا، سنگسار کرنا	صفحہ:۲۲، آیت:۴۶	
.10	شق ہو جانا	پھٹ جانا، شگاف پڑ جانا، دراڑ پڑ جانا	صفحہ:۲۶، آیت:۹۰	
.11	عرصہ حیات	زندگی کی مدت، زندگی کا زمانہ، دور، زندگی کا دورانیہ	صفحہ:۱۶، سطر:۲	
.12	عنقریب	بہت جلد، نزدیک، قریب	صفحہ:۲۳، آیت:۵۹	
.13	ناخلف	وہ بیٹا جو باپ کے اوصاف نہ رکھتا ہو، نالائق لڑکا یا اولاد	صفحہ:۲۳، آیت:۵۹	
.14	ہانک	آواز، شور و غل	صفحہ:۲۶، آیت:۸۶	

سُوْرَۃُ طٰہٰ

نمبر شمار	الفاظ	معنی:	حوالہ	
.1	اعراض کرنا	منہ پھیر لینا، انکار کرنا، کنارہ کشی کرنا، پرہیز، اجتناب کرنا	صفحہ:۳۰، پیراگراف: ۲، سطر: ۴	
.2	بَرہنہ	عُریاں، ننگا، بغیر لباس کے ہونا	صفحہ:۳۴، آیت: ۱۱۸	
.3	پوشیدہ	مخفی، چھپا ہوا، خفیہ، در پردہ، پیٹھ پیچھے، بغیر دیکھے	صفحہ:۳۰، آیت: ۷	
.4	تحمل	بُردبار، برداشت، نرم دلی	صفحہ:۳۰، پیراگراف: ۳، سطر: ۲	
.5	معاش	روزگار، روزی، رزق، نوکری، کاروبار	صفحہ:۳۴، آیت:۱۲۴	
.6	جلوہ فرما ہونا	ظاہر ہونا، نمودار ہونا، متوجہ ہونا، شان و شوکت، حسن، قائم ہونا	صفحہ:۳۰، آیت:۵	
.7	خطا	غلطی، قصور، بھول چوک، لغزش	صفحہ:۳۴، آیت:۱۰۵	

NOT FOR SALE

سُوْرَۃُ النَّمْل

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اوندھے	اُلٹا، جس کا اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا اوپر ہو	صفحہ:۱۱۸، آیت:۹۰
.2	توفیق	اللہ ﷻ کا بندے کی کسی نیک خواہش کے موافق اسباب بہم پہنچانا، اللہ ﷻ کی طرف سے ہدایت یا تائید، فراخی، وسعت	صفحہ:۱۰۸، آیت: ۱۹
.3	حشمت	شان و شوکت، سامان لشکر، اسباب فوج	صفحہ:۱۰۶، پیراگراف:۱، سطر: ۱
.4	خوشنما	بھلا کر دکھانا، سجا دینا، آراستہ کر دینا	صفحہ:۱۰۶، آیت:۴
.5	سُلگنا	آگ پکڑنا، آہستہ آہستہ جلنا، دھواں دیتے ہوئے جلنا	صفحہ:۱۰۶، آیت:۷
.6	سینکنا	گرماہٹ، تپش، گرمائی، حرارت حاصل کرنا۔	صفحہ:۱۰۶، آیت:۷
.7	شوکت	قوت، زور، رُعب، دبدبہ	صفحہ:۱۰۶، پیراگراف:۱، سطر ۳
.8	قطعی	یقینی، بلاشبہ، آخری، حتمی، فیصلہ کن	صفحہ:۱۱۰، آیت:۳۲
.9	کاری گری	ہنر مندی، مہارت	صفحہ:۱۱۸، آیت:۸۸
.10	منحوس	نامبارکی، بدشگونی، ناسازگاری، ناموافقت، بُرا اثر، بد قسمتی، کم بختی	صفحہ:۱۱۴، آیت:۴۷

سُوْرَۃُ الْقَصَص

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اِترانا	گھمنڈ کرنا، غرور کرنا، شیخی مارنا، تکبر کرنا، اکڑ کر چلنا	صفحہ:۱۲۶، آیت: ۷۶
.2	تحقیق	چھان بین، دریافت، جستجو، حالات واقعات معلوم کرنا	صفحہ:۱۲۸، آیت: ۷۸
.3	ٹھاٹ باٹ	شان و شوکت، سامان عیش	صفحہ:۱۳۰، سوال: ۱ (۳)
.4	جمعیت	گروہ، سپاہ، فوج، دستہ، جتھا، افرادی قوت	صفحہ:۱۲۸، آیت: ۷۸
.5	معیشت	وہ چیزیں جن سے زندگی گزاریں، گزر بسر کا ذریعہ، روزگار، روزی، معاش، کاروبار	صفحہ:۱۲۴، آیت:۵۸
.6	مکالمہ	دو یا دو سے زیادہ اشخاص کی گفتگو، دو شخصوں کے مابین بات چیت یا سوال جواب	صفحہ:۱۲۲، پیراگراف:۱، س ۲:

NOT FOR SALE

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	جھوٹ گھڑنا	جھوٹ بنانا، خلاف حقیقت بات کرنا	صفحہ:۱۳۵، آیت:۱۷
.2	حَرم	قابل عزت شے، مقدس چیز، احترام کے لائق، محترم یا مکے مدینے اور ان کے ارد گرد کے چند میل کا علاقہ حَرم کہلاتا ہے	صفحہ:۱۴۰، آیت:۶۷
.3	حشرات	چھوٹے کیڑے مکوڑے	صفحہ:۱۴۳، گھریلو سرگرمی:۲
.4	رَنج	دکھ، درد، تکلیف، غم	صفحہ:۱۳۲، پیراگراف:۱، سطر:۵
.5	لعنت	اللہ ﷻ کی رحمت سے محرومی، عذاب، مصیبت، ذلت	صفحہ:۱۳۶، آیت:۲۵
.6	فساد مچانے والا	فتنہ پھلانے والا، جھگڑا کرنے والا، لڑا دینے والا، شریر	صفحہ:۱۳۶، آیت:۳۰

سُوْرَۃُ الرُّوْم

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اموال	مال و دولت، سامان، اثاثے	صفحہ:۱۵۰، آیت: ۳۹
.2	تری	خشکی کی ضد، نمی، رطوبت، گیلا پن	صفحہ:۱۵۰، آیت: ۴۱
.3	ٹلنا	جگہ سے ہٹنا، سرک جانا؛ کھسکنا، ملتوی ہو جانا	صفحہ:۱۵۲، آیت: ۴۳
.4	مذمت	بُرا کہنا، عیب بتانا، توہین کرنا	صفحہ:۱۴۴، پیراگراف:۱، سطر:۷
.5	مُرجھائی ہوئی	پھول پتوں وغیرہ کا سوکھنا اور خشک ہو جانا، اداس ہونا، افسردہ ہونا، غمگین ہونا، رنگ اُڑ جانا یا پھیکا پڑ جانا،	صفحہ:۱۵۲، آیت:۵۱
.6	مغلوب	جس پر غلبہ پالیا گیا ہو، دبایا ہوا، ہارا ہوا، شکست دیا ہوا	صفحہ:۱۴۴، آیت:۲
.7	وبال	سختی، عذاب، قہر الٰہی، گناہوں کی سزا، آفت، مصیبت	صفحہ:۱۵۲، آیت:۴۴
.8	وسط	بیچوں بیچ، عین درمیان، مرکز، بالکل وسط میں	صفحہ:۱۴۴، پیراگراف:۱، سطر:۱
.9	یکسوئی	دل جمعی، اطمینان، فرصت، پوری توجہ کے ساتھ	صفحہ:۱۴۸، آیت:۳۰

سُوْرَۃُ لُقْمٰن

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	سائبان	سایہ دینے والا، سہارا، امان، پناہ دینے والا	صفحہ:۱۶۴، آیت:۳۲
.2	شیخی بگھارنا	ڈینگ مارنا، بڑائی جتانا	صفحہ:۱۶۵، علم و عمل کی باتیں:۶

NOT FOR SALE

.3	مصائب	تکالیف، مصیبتیں، آفتیں، بلائیں، مصیبت کی جمع	صفحہ:۱۶۵، علم و عمل کی باتیں:۵

سُوْرَةُ السَّجْدَة

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	فراموش کرنا	بُھلا دینا، ذہن سے اُتار دینا، نظر انداز کرنا، چھوڑ دینا، بے رُخی کرنا	صفحہ:۱۷۳، علم و عمل کی باتیں:۴
.2	منصب	فرض، ذمہ داری، عہدہ، ملازمت، مقام	صفحہ:۱۷۴، سوال:۱ (۵)

سُوْرَةُ سَبَا

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	آب پاشی	چھڑکاؤ، پودوں کو پانی دینا، کھیتوں کو پانی دینا، سیر اب کرنا، پہنچنا	صفحہ:۱۷۶، پیراگراف: ۱، سطر:
.2	باز پرس کرنا	پوچھ گچھ کرنا، محاسبہ کرنا، سوالات کرنا	صفحہ:۱۸۷، علم و عمل کی باتیں:
.3	جنون	دیوانہ پن، پاگل پن، عقل کھو بیٹھنا	صفحہ:۱۷۸، آیت: ۸
.4	جھاؤ کا درخت	ایسا درخت جو دریا کے کنارے ہوتا ہے جس کے پتوں سے ٹوکریاں بنائی جاتی ہیں	صفحہ:۱۸۰، آیت:۱۶
.5	زراعت	کاشتکاری، زرعی کام، کھیتی باڑی	صفحہ:۱۸۹، گھریلو سرگرمی:۲
.6	طوق	وہ زنجیریں جو مجرم کے گلے میں پہنائی جاتی ہیں	صفحہ:۱۸۴، آیت:۳۳

سُوْرَةُ فَاطِر

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	تقابلی	مقابلہ، موازنہ	صفحہ:۲۰۱ سوال: ۱(۴)
.2	تھامنا	روکنا، باندھنا، ٹھہرانا، جانے نہ دینا، سنبھالنا، قابو میں رکھنا	صفحہ:۱۹۹، علم و عمل کی باتیں:
.3	خسارہ	نقصان، کمی، گھاٹا	صفحہ:۱۹۴، آیت:۲۹
.4	دستور	عادت، معمول، طور طریقہ، قانون، ضابطہ، رسم ورواج، قاعدہ	صفحہ:۱۹۶، آیت:۴۳
.5	گھاٹیاں	دو پہاڑوں کے بیچ کا دشوار گزار راستہ، درہ، وہ میدان یا نشیبی زمین جو پہاڑوں کے درمیان واقع ہو	صفحہ:۱۹۴، آیت:۲۷
.6	من گھڑت	خود سے بنایا ہوا، مصنوعی، فرضی، جعلی	صفحہ:۲۰۱، سوال:۱(۳)
.7	ہلاکت خیزی	تباہی، بربادی	صفحہ:۱۹۰، پیراگراف:۱، سط ۳
.8	جَننا	بچہ پیدا کرنا	صفحہ:۱۹۲، آیت:۱۱

NOT FOR SALE

سُوْرَۃُ یٰسٓ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	آنکھیں مٹانا	اندھا کرنا، بے نور کر دینا	صفحہ:۲۰۸، آیت:۶۶
.2	تصفیہ	فیصلہ، صلح، سمجھوتا	صفحہ:۲۱۴، پیراگراف: ۲، سطر: ۵
.3	ٹھوڑیاں	ٹھوڑی کی جمع، چہرہ کا نچلا حصہ، Chin	صفحہ: ۲۰۲، آیت: ۸
.4	دستِ قدرت	پورا اختیار ہونا، مکمل قابو ہونا، بھرپور قوت و طاقت ہونا، قابلیت	صفحہ:۲۱۰، آیت:۸۳

سُوْرَۃُ صٓ

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اَذیت	جسمانی تکلیف، دکھ، ذہنی کوفت، روحانی صدمہ	صفحہ:۲۲۰، آیت: ۴۱
.2	اقدام	پیش قدمی، تدبیر، عمل	صفحہ:۲۱۴، پیراگراف: ۲، سطر: ۳
.3	تکلف	ایسی بات دِکھانا جو اپنے میں نہ ہو، ظاہر داری، بناوٹ، زحمت اٹھا کر کوئی کام کرنا، اپنے اوپر تکلیف گوارا کرنا	صفحہ:۲۲۴، آیت: ۸۶ ۵
.4	سرنگوں	سَر کے بَل، شرمندہ، اوندھے منہ	صفحہ:۲۱۴، پیراگراف:۴، سطر:۲
.5	عالَمِ بالا	اس کائنات سے پرے روحوں اور فرشتوں کا جہاں یا کُرّہ زمین سے اوپر کا حصہ، فضائے آسمانی	صفحہ:۲۲۴، آیت:۶۹
.6	کپڑے جھاڑ کر اُٹھ کھڑے ہونا	اُٹھ کر چلے جانا، ناپسندگی اور ناراضگی کا اظہار کرنا،	صفحہ:۲۱۴، پیراگراف:۴، سطر:۴
.7	مجلس مشاورت	وہ کمیٹی یا مجلس جو مختلف امور پر باہم صلاح و مشورہ کرے	صفحہ:۲۱۴، پیراگراف:۲، سطر:۲
.8	مَشروب	پینے کی چیز	صفحہ:۲۲۲، آیت:۵۱
.9	ہدف	نشانہ، مقصد، Target	صفحہ:۲۱۴، پیراگراف:۲، سطر:۴

سُوْرَۃُ الْاَحْقَاف

نمبر شمار	الفاظ	معنی	حوالہ
.1	اُف	(محاورہ) افسوس	صفحہ:۲۳۲، آیت:۱۷
.2	ٹیلہ	تودہ، پہاڑی، اونچی زمین، مٹی پتھر وغیرہ کا انبار	صفحہ:۲۲۸، پیراگراف: ۱، سطر: ۱
.3	مسکن	رہنے کی جگہ، ٹھکانا، رہائش، جائے سکونت	صفحہ:۲۲۸، پیراگراف:۱، سطر:۲

NOT FOR SALE